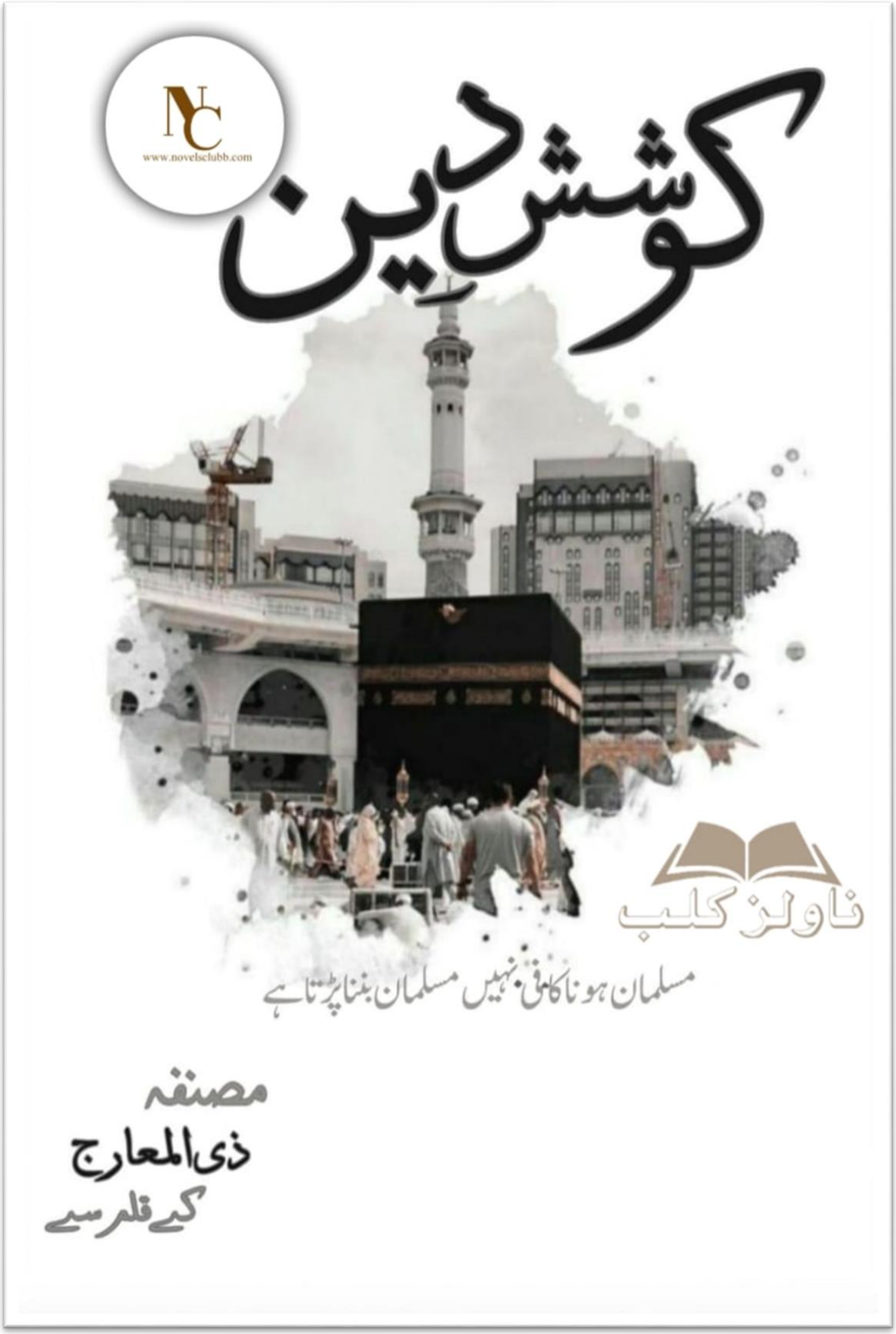

کوششِ دین
www.novelsclubb.com
ناولز کلب
مسلمان ہونا کافی نہیں مسلمان بننا پڑتا ہے
مصنفہ
ذی المعارج
کے قلم سے

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کوششِ دین

از قلم

ذی المعارج

www.novelsclubb.com

انتساب!

ایک ایسی داستان جس میں اسلامی طرزِ زندگی کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی کی مکمل منظر کشی

موجود ہے.

www.novelsclubb.com

مسلمان ہونا کافی نہیں

مسلمان بننا پڑتا ہے۔

پیشِ لفظ!

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے شکر اس پاک پروردگار کا جس نے مجھ ناچیز کو "کوششِ دین" جیسی خوبصورت کاوش لکھنے کا موقع دیا، کوششِ دین ایک ایسی کہانی ہے جس کی تکمیل میرے چند دوستوں کے بنا ادھوری تھی جس میں سرِ فہرست "سماویہ" ہیں جنکی انتھک محنت اور ساتھ کے بنا یہ کتاب اتنی خوبصورتی سے شائع نہ ہوتی انکی اور اپنے والدین سمیت دیگر کئی دوستوں کی میں بے حد مشکور ہوں جنہوں نے میرے پست پڑتے حوصلوں کو ٹوٹنے نہیں دیا اور لمحہ بہ لمحہ میری حوصلہ افزائی کی آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ۔

مصنفہ ذی المعارج

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوششِ دین

ایک ایسی کوشش جسے کرنے کی توفیق بھی

ملتی ہے لوگوں کو بہت کم

کیونکہ اس کوشش کے لیے

چنا جاتا ہے انسان وہ

جو ہوتا ہے پاک گناہ سے

جسے ملتا ہے سکون عبادت میں

جو خواہش مند ہوتا ہے تبلیغ کرنے کا

وہ دل سے ہر شیطانی

خواہشات کے نکال کر انبار کو

چل پڑتا ہے دینِ حق کی روشنی

کو واسطے پھیلانے کے

اور پھر وہ بنالیتا ہے اپنا مقصد

اصلاح لوگوں کی کرنے کا

یہی لوگ ہیں جن کے لیے

مقام ہے بلند آخرت میں

اور ٹھکانا ہے بہشت

www.novelsclubb.com

****

پنکھڑی لبوں پر کوئی گیت گنگنایا جارہا تھا۔ پاؤں مسلسل ہل رہے تھے جس میں پہنی پائل کی جھنکار عروہ کو نہایت بھدی معلوم ہو رہی تھی اس کا بس چلتا تو وہ اس پازیب کو مشایعم کے پاؤں سے اتار کر اتنی دور پھینک دیتی کہا سے کوئی چاہ کر بھی نہیں لا سکتا۔ پائل کی چھنکار اس کی نماز میں خلل پیدا کر رہی تھی اور اسے شدید نفرت تھی اس آواز سے۔

"مشایعم کتنی بار منع کیا ہے جب میں نماز پڑھ رہی ہوں تو مت آیا کرو کمرے میں یا آؤ تو اس بیہودہ شے کو کہیں پھینک کر آیا کرو خود تو نماز پڑھنی نہیں ہے میری بھی خراب کر دیتی ہو شرم نہیں آتی تمہیں نماز فرض ہے تم پر یہاں میں ایک بھی نہیں چھوڑتی اور تم ہو کہ پڑھتی ہی نہیں بلکہ مجھے تو تم مسلمان ہی نہیں لگتی بڑی آئی ہیروئین۔"

"اوہ شٹ اپ پوری پانچ منٹ بڑی ہوں تم سے سمجھی عزت سے بات کیا کرو اور مجھے شرم کا کہہ رہی ہو خود جائے نماز پر بیٹھ کر غرور کر رہی ہوا گر یہ عبادت ہے تو میں دور ہی اچھی تم رہو پارسا مجھے نہیں بننا تم جیسا مسلمان۔" عروہ کا پورا لیکچر سن کر اسے غصہ آگیا تھا۔

"توبہ استغفار کرو لڑکی کیا بکواس کر رہی ہو۔" عروہ نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

"بس اب شروع مت ہو جانا چلو شاباش اپنی نماز پڑھو بڑی آئی۔" شان بے نیازی سے خوبصورت سیاہ بالوں کو کندھے سے پیچھے دھکیلتے ہوئے وہ اب کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مشایعم اشفاق! خوبصورتی کی بات کی جائے تو قدرت نے بے شمار حسن سے نوازا تھا ہر ایک نقش تیکھا اور پر کشش تھا دوسری جانب عروہ اشفاق سانولی رنگت عام نقوش یوں تو دونوں بہنیں ٹوئینز تھیں مگر عروہ کے مقابلے میں مشایعم بہت زیادہ خوبصورت تھی۔

وہ لاہور میں تین مرلے کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ نگہت اشفاق ایک شریف اور دیندار خاتون تھیں اشفاق زبیر کی بے روزگاری کی وجہ سے خود گورنمنٹ اسکول میں بچوں کو تعلیم دے رہیں تھیں۔

وہ چاہتی تھیں انکی اپنی دونوں بچیاں اچھی تعلیم حاصل کر کے پیا دیس چلی جائیں۔ مگر جب گھر خرچ میں کمی پیشی آئی تو عروہ نے اپنی آگے کی تعلیم کا خرچہ خود اٹھانے کے لیے ٹیچنگ شروع کر دی جبکہ مشایعم نے بی اے کے بعد تعلیم کو خیر باد کہہ کر اب آسمانوں میں اڑنے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے تھے۔اور دوسری جانب بچیاں کیا کر رہی ہیں کہاں سے آ رہی ہیں کہاں جا رہی ہیں اشفاق زبیر کو اس سب سے کوئی سروکار نہ تھا اسے بس اپنی شراب نوشی کے لیے کچھ رقم چاہیے ہوتی تھی جو وہ نگہت بیگم سے کیسے بھی کر کے لے لیتا صبح کو گھر سے نکلنے کے بعد شام میں ہی شراب کے نشے میں دھت گھر لوٹتا۔

****

www.novelsclubb.com

کراچی دہی علاقہ

دوپہر کا وقت۔

اسکے قدم سست روی سے کچی زمین پر پڑ رہے تھے تازہ ہوا اور عین سامنے لہراتے سبز کھیت ماحول کو سرور بخش رہے تھے۔ مگر اس کی آنکھیں مسلسل بہہ رہی تھیں اس جگہ آنے کے لیے اس کا سب کچھ اس سے چھن گیا تھا مگر پھر بھی ایک دلکش سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقصاں تھی اور بہتے آنسوں میں خوشی بھرپور شامل تھی غم سب کچھ چلے جانے کا تھا اور خوشی کتنے لوگوں کی رہنمائی کی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اللہ پاک نے اس پر بہت بڑا احسان کیا ہے اسے اس لائق سمجھا کہ وہ اتنے لوگوں کو راہ راست پر لا سکے اب وہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی اس کے ساتھ چلتی نقاب میں لڑکی اس کے آنسوؤں کو نہیں دیکھ سکتی تھی نہ ہی اس کی خوشی کو، اس کے ٹوپی والے برقعہ میں صرف چند سوراخ ہی تھے جس سے صرف وہ دیکھ سکتی تھی۔

آج وہ خود کو کتنا محفوظ کتنا پر سکون محسوس کر رہی تھی سب ختم ہو جانے پر بھی اسنے بہت کچھ پا لیا تھا۔ آئیں آپ کو لے چلتے ہیں ماضی کی کچھ یادوں میں جو یادیں انعم کے لیے خوبصورت ہیں اور اس سے زیادہ اسکے لیے دردناک بھی کوئی یادیں نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

"بیگم صاحبہ! کل میری نانی آئی ہیں گاؤں سے میں نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں بیگم صاحبہ بس ایک بار ان سے مل لیں۔"رخشندہ نے چہرے پر معصومیت لاتے ہوئے اس سے التجا کی۔

"دیکھو رخشندہ! تم جانتی ہو امی جی کی نیچر اگر انہیں پتہ چلا تو غصہ ہو جائیں گی۔"انعم نے اپنا مدعا بیان کرتے ہوئے اسے ٹالنا چاہا۔

"انہیں غصہ کب نہیں آتا آئے دن تو گھر میں کہرام مچا کر رکھتی ہیں۔"وہ بھی رخشندہ تھی اتنی آسانی سے بات نہیں مانتی تھی۔

"ایسے نہیں بولتے اگر سن لیا تو تمہاری پکی چھٹی۔"

"کیا۔۔؟ چھٹی! کون سا مجھے روز ڈبل تنخواہ دے رہی ہیں جو کام یہاں کرتی ہوں کسی اور کے گھر کروں تو ڈبل تنخواہ پر رکھ لیں وہ تو بس میں آپ کی وجہ سے یہاں کام کر رہی ہوں"۔اسنے جتلانے والے لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا سچ میں تمہیں ڈبل تنخواہ مل جائے گی؟ یہ تو اچھی بات ہے تم ایسا کرو آج ہی دوسری جگہ کام ڈھونڈ لو یہاں کا کام راشدہ سنبھال لے گی۔" انعم جانتی تھی وہ جھوٹ بول رہی ہے اسے چھیڑنے کے لیے اسنے بات کو مزید طول دیا۔

"نہیں نہیں بیگم صاحبہ اب ایسی بھی بات نہیں ہے میں نے یہاں کا نمک کھایا ہے میں یوں کام چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔" رخشندہ تڑپ اٹھی تھی اسنے دیکھا جھوٹ تو مہنگا پڑ رہا ہے اس لیے جلدی سے اپنا دفاع کیا۔ اُس کے چہرے پر پھیلنے والی خوف کی لہر نے انعم کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"میں مذاق کر رہی تھی۔"

"مجھے پتا ہے ورنہ آپ کہاں مجھے یوں فائر کر سکتی ہیں۔" اسنے کچھ سنبھل کر کہا۔

"اوہ انگلش!" انعم نے اسے چھیڑا۔

"جی تو اور کیا ڈاکٹر صاحبہ سامنے ہیں تھوڑے تو نمبر بڑھا سکتی ہوں۔"

"نہیں تم سادہ اور صاف اردو بولتی ہو اور مجھ ڈاکٹر صاحبہ کو وہی بہت پسند ہے اچھا اب سامنے سے ہٹو میں یہاں پانی لینے آئی تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پر بیگم صاحبہ!" وہ جلدی سے انعم کے پیچھے لپکی۔

"ہاں بولو؟" انعم نے مڑ کر دوبارہ اسے دیکھا۔

"تو پھر کل میں اپنی نانی کو لے آؤں؟"

وہ بھی رخشندہ تھی جلد پیچھا چھوڑنے والی نہیں تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے لے آنا لیکن شام پانچ بجے کے بعد ہی میں ہاسپٹل سے آؤں گی اور امی جی کہیں چلی جائیں شاید۔"

"جی بیگم صاحبہ تسی گریٹ ہو۔" اسنے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔

"اچھا زیادہ مسکہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بتاؤ صبح فجر کے وقت میں نے ونڈو سے کوارٹر کی طرف دیکھا تھا تمہارے کمرے کی لائٹ آف تھی کیا تم نے نماز نہیں پڑھی؟" انعم نے آنکھوں کو قدرے چھوٹا کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

"وہ بیگم صاحبہ میری!" اسے کوئی بہانہ نہیں سوجھ رہا تھا ایک ہاتھ سے بالوں کو نوچتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔

"اچھا چلو قضا پڑھ لینا مگر تم بخوبی واقف ہو نماز چھوڑنے کا کتنا سخت عذاب ہے۔"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسنے اسے محبت سے سمجھایا۔

"بیگم صاحبہ غلطی ہو گئی۔" وہ کچھ شرمندہ ہوئی۔

"اچھا آئندہ دھیان رکھنا۔"

****

اس کے قدم آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے سرونٹ کوارٹر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ ہاسپٹل سے آتے ہی رخشندہ اس کے سر پر سوار ہو گئی تھی مجبوراً اسے ملنے جانا پڑا وہ اس کی نانی کو گھر نہیں بلا سکتی تھی اس لیے خود ہی ملنے چلی آئی وہ زبیدہ بیگم کی نیچر سے واقف تھی انہیں گھر میں کسی کا (یہ کسی صرف وہ غریب لوگوں کے لیے خاص استعمال کرتی تھیں) آنا پسند نہیں تھا نہ ہی وہ چاہتی تھیں کوئی غریب لوگوں سے زیادہ میل ملاپ کرے انہیں اپنے اسٹیٹس کے لوگ ہی انسان لگتے تھے باقی ان کی نظروں میں انسان نہیں تھے وہ مغرور قسم کی خاتون ڈاکٹر انعم کی ساس تھیں۔ اور روشان کی ماں جبکہ روشان کے فادر کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔ روشان گھر کا سارا کرتا دھرتا تھا اکلوتا ہونے کے باوجود اس کے کسی قسم کے خواہشات کے انبار نہیں تھے وہ ماں کے ہاتھوں چلنے والی کٹھ پتلی تھا۔ اسکی اپنی کوئی خاص پسند نہیں تھی شادی بھی اس نے ماں کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہنے پر ہی کی تھی انعم روشان کے فادر کے قریبی دوست کی بیٹی تھی اور امیر کبیر خاندان سے تعلق رکھنے کے ساتھ ہی خوبصورت اور ڈاکٹر بھی تھی زبیدہ نے تو انعم کو دیکھتے ہی اپنی بہو تسلیم کر لیا تھا پھر کچھ مہینے بعد ہی وہ روشان کے لیے انعم کو ہمیشہ کے لیے نکاح کے رشتے میں باندھ کر اپنے گھر لے آئیں۔

روشان کی اپنی کوئی خاص پسند نہیں تھی وہ ہمیشہ سے ماں کی پسند کو ترجیح دیتا آیا تھا اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

****

سامنے بلب کی مدھم روشنی میں وہ بیٹھی تھی۔منہ پھولا ہوا تھا اور ساتھ ہی تھوڑی تھوڑی دیر بعد چلا رہی تھیں جیسے عموماً پختہ عمر کی خاتون چلا رہی ہوتی ہیں۔

"بیگم صاحبہ آپ آئیں آئیں۔" رخشندہ جلدی سے مسکراتے ہوئے سامنے آئی تھی اسے دیکھتے ہی اس کی نانی بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

انعم نے بانو کو سلام کیا تو انہوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیا۔اُن کے سلام کرنے کا طریقہ انعم کے لیے نیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیگم صاحبہ! مان تسی وڈی تعریف سنی آھی پر تُسی تا اس سے بھی گھنو سٹھو آھی ماشاءاللہ منجھی وڈی چاہ سی مان تنجھن سان ملھیو۔" وہ اردو بولنے کی کوشش میں اپنی سندھی زبان بھی خراب کر رہی تھیں مگر انعم کو ان کی بات سمجھ آ رہی تھی۔

"جی مجھے بھی اچھا لگا آپ سے مل کر۔" انعم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیگم صاحبہ! مان گھنو مجبور آھی تو منجھی مدد کری منجھے لائے کوئی کام بدا ھیو مان توکھے گھر میں کام کرنا چاہتی۔" انعم کچھ وقت کے لیے تو بانو کو دیکھتی رہی وہ اتنی بھی زیادہ بڑی عمر کی نہیں لگ رہی تھیں مگر جیسا کہ رخشندہ کی نانی ہے تو واقعی عمر زیادہ ہو گی مگر اسے اپنی ساس کا خیال ستا رہا تھا وہ شاید نہ رکھیں یا رکھ بھی لیں وہ اِسی شش و پنج میں مبتلا تھی کہ رخشندہ کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"بیگم صاحبہ! وہ بڑی بیگم صاحبہ آگئی ہیں جلدی چلیں۔" رخشندہ نے گاڑی کی آواز سنتے ہی انعم کو اطلاع دی۔ انعم تھوڑی پریشان سی ہو گئی تھی کیونکہ اس کی ساس کو پتہ چلا وہ رخشندہ کی نانی سے مل کر آ رہی ہے تو پھر وہ آدھے گھنٹے کا لیکچر شروع کر دیں گی اور ابھی وہ بالکل ان کا لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے ہی اس نے گھر میں قدم رکھا سامنے ہی کاؤچ پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے زبیدہ بیگم کا میک اپ سے بھرپور ٹمٹماتا ہوا چہرہ اس کا منتظر دکھائی دے رہا تھا اسکے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے کیونکہ زبیدہ بیگم کے سوالات اسے سوچ کر ہی کوفت ہو رہی تھی۔

"کہاں گئی تھی اور کیوں گئی تھی تم اور یہ اتنی آہستہ کیوں چل رہی ہو؟ انسان کو ہر وقت ایکٹیو رہنا چاہیے تم تو ڈاکٹر ہو تمہیں خیال رکھنا چاہیے اتنی خوبصورتی پر موٹا پا بھلا اچھا لگتا ہے۔"

وہ بولتے بولتے تھوڑا سا رکیں شان بے نیازی سے اپنے ڈائی ہوئے بالوں کو پیچھے کیا اور ایک نظر اپنے بھاری بھر کم وجود پر ڈالی جو بھی تھا ان کی نصیحتیں صرف دوسروں کے لیے ہی ہوا کرتی تھیں بے تحاشہ کھانا آرام دہ رہنا ان کی عادت تھی مگر ان کے لیے ان کا بھاری وجود بہت ہی دبلا پتلا تھا جو صرف ان کی اپنی نظر کا دھوکا تھا۔

"وہ امی جی! میں بس یہیں گئی تھی۔" انعم کی عادت تھی وہ جھوٹ نہیں بولا کرتی تھی مگر یہاں مکمل سچ بتانا مطلب جلتے انگاروں پر اپنے پاؤں رکھنے کے مترادف تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے آؤ میرے پاس بیٹھو تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے کوئی دیو ہیکل تمہارے سامنے ہو۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انعم کا دل چاہ رہا تھا اس وقت کوئی ایسا گیجٹ مل جائے جو اسے غائب کر دے۔

زبیدہ بیگم نے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا تھا اور اب سب جانتے تھے وہ دو گھنٹے تک مسلسل انعم کو نصیحتیں ہی کرتی رہیں گی جس میں سب سے زیادہ کمزور ہونے کی اور دوسری غریبوں سے دور رہنے کی ہوں گی۔

****

صبح کی تازہ ہوا آہستہ آہستہ رخصت ہو رہی تھی کیونکہ سورج صاحب کے طلوع ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ وہ تینوں وسیع و عریض ڈائننگ ہال میں بیٹھے ناشتے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جس میں روشان اور انعم تو بس سلائس اور اورنج جوس لے رہے تھے جب کہ زبیدہ بیگم مکھن دیسی گھی سے اٹے پراٹھے نہاری پائے اور بھی کئی ہیوی چیزوں سے انصاف کر رہی تھیں۔

"امی جی آپ اس طرح روز کھائیں گی تو آپ کی طبیعت بگڑ سکتی ہے۔"

انعم سے رہا نہ گیا۔

"توبہ کرو انعم تمہیں میں زیادہ کھانے والی دکھائی دیتی ہوں مشکل سے دو چار نوالے حلق سے زہر مار کر رہی ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی بات پر جہاں انعم کوئی فائدہ نہ پا کر واپس اپنے کھانے میں لگ گئی وہیں روشان کے قہقہے بلند ہوئے۔

"انعم امی جی صرف تمہیں اور مجھے ہی سمارٹ دیکھنا چاہتی ہیں باقی خود وہ جتنی مرضی موٹی ہو جائیں"۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے تمہیں میں موٹی لگتی ہوں انعم سے تھوڑی سی ہی تو صحت مند ہوں۔" انہوں نے غصہ سے روشان کو گھورا۔ان کے کہنے پر انعم نے اپنی ہیزل براؤن آنکھوں کو پورا کھول کر اپنے سراپے کا جائزہ لیا جس میں گوشت کی مقدار تو نہ ہونے کے برابر تھی۔

اچانک ہی اسے رخشندہ کی نانی کا خیال آیا۔"امی جی آپ سے ایک بات کرنی تھی۔" اسنے جھجکتے ہوئے کہا۔

"ہاں کہو۔" وہ نیپکن سے منہ تھپتھپاتے عجلت بھرے انداز میں بول رہی تھیں۔

"وہ امی جی میرا خیال ہے ایک اور ملازمہ رکھ لینی چاہیے تاکہ وہ آپ کا ہر کام جلد سے جلد کر دے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں اتنے تو ملازم ہیں اور سب ہی میرا کام کر دیتے ہیں اب ایک اور رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"امی جی! رخشندہ کی نانی ہیں مجھے تو اچھی لگی سوچا یہیں کام پر رکھ لیتی ہوں۔" اسنے اپنا مدعا بیان کیا۔

"تم نے سوچا یا اس نانی نواسی نے مل کر تمہارے آگے اپنے دکھڑے سنا کر تمہیں اپنے جال میں پھنسا لیا؟"

"نہیں امی جی ایسی بات نہیں ہے"۔ انعم نے فوراً انکی بات کی نفی کی۔

"اچھا ٹھیک ہے رکھ لو اسے۔" وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

****

سورج کی ہلکی ہلکی سی کرنیں سفید جالی دار پردوں سے چھن کر اس کے دودھیا رخسار کو مزید خوبصورت بنا رہی تھیں وہ دور سے روشان کو دیکھ رہی تھی خوبصورت بڑی بڑی سی آنکھیں جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھاج سی پلکوں تلے وادی نیند میں کھوئی ہوئی تھیں لمبی کھڑی ناک گلاب کی مانند سرخ ہونٹ چوڑی پیشانی کسی قطری شہزادے کی مانند وہ خوبصورت تھا۔

آج چھٹی کا دن تھا اور روشان کے سونے کا وقت نو بجے تک تھا۔

جب کہ اس کی عادت صبح طلوع آفتاب سے پہلے ہی اٹھ کر نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی تھی اور اب وہ چائے کا مگ لیے اپنے پسندیدہ مشغلے یعنی ڈائری لکھنے میں مصروف تھی اور ساتھ ہی وقتاً فوقتاً وہ روشان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جس میں نہ تو کسی قسم کی فکر تھی اور نہ ہی پریشانی کی پیشانی پر پڑتی لکیریں وہ معصوم بچے کی طرح دنیا و مافیا سے بے خبر چین کی نیند سو رہا تھا۔

اچانک ہی اسے کچھ یاد آیا اور اپنے سر پر اچھی طرح دوپٹہ حجاب کی طرح سیٹ کر کے وہ باہر آگئی۔اس کا سامنا رخشندہ سے ہوا جو اپنے مخصوص انداز میں چھوٹے بالوں کی چوٹی پر لگے پراندے کو دائیں بائیں کرتی کچھ گنگناتی آ رہی تھی۔

"رخشندہ تمہاری نانی کہاں ہیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انعم کو دیکھتے ہی مجبوراً اسے اپنے سندھی گانے پر بریک لگانی پڑی۔ ”وہ تو کوارٹر میں ہیں۔“ اسنے کچھ شرمندگی بھرے لہجہ میں کہا اسکا گانا انعم نے سن لیا تھا۔

"اچھا انہیں لے آؤ میں کام سمجھا دیتی ہوں۔“ انعم نے اسکے تاثرات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

”کیا بڑی بیگم صاحبہ مان گئیں؟“ اسنے سر کھجاتے ہوئے انعم سے سوال کیا۔

”ہاں مان گئیں اب جلدی جاؤ۔“

یوں کچھ ہی دنوں میں بانوان کے گھر کا کام سمجھنے لگی تھیں وہ اپنی پوری ایمانداری سے کام کرتی تھیں۔اور ہر چھٹی میں وہ اپنے گاؤں سے آنے کے بعد انعم کو اپنے گاؤں اور وہاں کے لوگوں کا بتاتی اس کی اس عادت سے زبیدہ بیگم بہت غصہ ہوتیں اور کبھی کبھی تو خوب کھری کھوٹی بانو کو سنا بھی دیتیں۔

****

”شناور ساری تصویریں وغیرہ تیار کر لو تم اچھی طرح جانتے ہو مجھے کام میں دیر برداشت نہیں۔“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں سر آپ فکر نہیں کریں آپ کا کام ہو گیا سمجھیں آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔"

"سب کچھ اصلی لگنا چاہیے تم تصویریں صحیح سے ایڈٹ کرنا اور یاد رہے اس بات کی بھنک کسی کو نہیں لگنی چاہیے ورنہ اسکا انجام تم اچھی طرح جانتے ہو کیا ہو سکتا ہے۔" وہ رات کے اندھیرے میں نائیٹ بلب کی دھیمی روشنی میں دبی دبی آواز میں کسی سے فون پر بات کر رہے تھے۔

"سر! آپ کو کب تک چاہیے؟" شناور نے کچھ جھجکتے ہوئے سوال کیا۔

"کب تک چاہیے کا کیا مطلب کل ہر حال میں پہنچ جانا چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔

اس آدمی کا اوپر کا سانس اوپر نیچے کا سانس نیچے ہی رہ گیا تھا دوسری جانب سے آنے والی آواز چاہے جتنی بھی دھیمی کیوں نہ ہو رعب اور دبدبہ بھرپور شامل تھا جو شناور کو پوری رات جگا کر وہ کام کرنے پر مجبور کرنے والا تھا۔

"جی سر کل پہنچ جائے گا پارسل۔"

****

"بیگم صاحبہ! منجھو ہک گل کرنی آھی پر منجھے لائے اردو وڈی مشکل آھی مان رخشدہ کو ساری گل ڈسیو وہ تو کھے بدا ھیوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں دو دن کے لیئے گاؤں گئی تھیں اور کل ہی وہاں سے لوٹی تھیں اب وہ دونوں زبیدہ کو گھر میں نہ پاکر فوراً انعم کے کمرے میں آگئی تھیں۔

''جی جی اندر آجائیں۔'' انعم نے انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔

وہ کمرے میں آکر نیچے فرش پر بیٹھ گئی تھیں۔

''یہ آپ کیا کر رہی ہیں آپ آئیں یہاں کاوچ پر بیٹھیں۔''

''نہیں بیگم صاحبہ آپ اتنی عزت دیتی ہیں وہی بہت ہے ورنہ تو ہم غریب لوگوں کو کون پوچھتا ہے آج کل کے دور میں تو صرف دولت مند لوگوں کی عزت اور قدر ہے ہم جیسے لوگوں کو تو راستے کا ناکارہ پتھر سمجھ کر ٹھوکر مار دیتے ہیں یا راستے سے ہی ہٹا کر پھینک دیتے ہیں۔''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے رخشندہ وہ پتھر لوگ اس لیے پھینکتے یا ہٹاتے ہیں کیونکہ وہ راستے میں پڑا لوگوں کی تکلیف کا باعث بنتا ہے جبکہ آپ دونوں تو مدد کرتے ہیں دیکھیں کتنا کام آتی ہیں آپ ہمارے۔''

''بس بیگم صاحبہ ! یہ تو آپ کا بڑا پن ہے اوہ ہو میں بھی کہاں کی باتیں لے کر بیٹھ گئی وہ بیگم صاحبہ میری نانی چاہتی ہیں !''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں بتاؤ؟" انعم نے اسے دیکھا۔

"وہ کہہ رہی ہیں! آپ نماز قرآن سب جانتی ہیں پر بیگم صاحبہ ہمارے گاؤں میں ہیں تو سب مسلمان مگر نماز قرآن کے بارے میں نہیں جانتے وہاں تو کلمہ کے علاوہ اور کچھ آتا ہی نہیں وہاں کی لڑکیاں تو دوپٹے تک کا مطلب نہیں جانتی۔"

"بغیر دوپٹے کھیتوں میں کام کرتی ہیں زمیندار لوگ چند رقم دے کر ہم غریبوں سے پورے دن کولہو کے بیل کی طرح کام کرواتے ہیں اور کوئی اللہ والے لوگ ہمارے لیے صدقہ خیرات راشن لاتے ہیں تو وہ بھی ان سے اپنا گودام بھر لیتے ہیں اور بس چند اشیا ہمیں دیتے ہیں خیر اسے تو چھوڑیں پیٹ بھرنے والا تو اللہ ہے اس کا شکر ہے اگر وہ ہمیں پانی بھی پلاتا ہے تو۔"

"بیشک!" انعم نے اثبات میں سر ہلایا وہ بہت غور سے رخشندہ کی بات سن رہی تھی۔

"بیگم صاحبہ میری نانی صرف اتنا چاہتی ہیں آپ ہمارے گاؤں آئیں وہاں لوگوں کو تھوڑا سا اسلام کے بارے میں بتائیں وہاں کی عورتیں کم از کم دین کے بارے میں جان جائیں میں اور نانی جب یہاں سے گاؤں گئیں تو وہاں کی لڑکیوں کو نماز کا بتایا سچ بتاؤں تو بیگم صاحبہ انہوں نے برا نہیں مانا بلکہ خوش ہوئیں اور خوشی خوشی نماز سیکھی اور خاص آپ سے ملنے کی درخواست بھی کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ تو ہمارے ساتھ ہی آنا چاہ رہی تھیں مگر نانی نے ہی کہہ دیا ایک دن بیگم صاحبہ خود ہمارے گاؤں آئیں گی میں کیا کروں آپ ہی بتائیں؟"

"بیگم صاحبہ منجھی وڈی خواہش آھی۔" بانو نے رخشندہ کی بات ختم ہونے کے بعد ایک بار اور انعم سے التجا کی۔

"ٹھیک ہے میں آپ کو سوچ کر بتاتی ہوں۔"

اسنے پر سوچ لہجے میں کہا۔

****

رات آسمان صاف تھا اکا دکا بادل دھوئیں کی صورت آسمان میں تیر رہے تھے تارے ٹمٹمار ہے تھے ہلکی ٹھنڈی ہوا ادھر ادھر دوڑیں لگا رہی تھی وہ کافی کا مگ لیے ٹیرس پہ کھڑی تھی ساتھ روشان بھی کافی کے سپ لے رہا تھا۔

"روشان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔" انعم نے بھاپ اڑاتے مگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے بھی تمہیں کچھ بتانا ہے۔" روشان کو بھی کوئی بات یاد آ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دونوں کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا دونوں نے ہی اپنی اپنی باتوں کا تبادلہ کرنا تھا۔

"چلو پہلے تم بتاؤ؟" روشان نے اس سے پوچھنا چاہا۔

"نہیں ہزبینڈ فرسٹ۔" اسنے معصومیت سے کہا۔

"اب یہ کس کتاب میں لکھا ہے؟" روشان نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"پتا نہیں لوگ کہتے ہیں۔" اسنے مختصراً کہا۔

"تم کب سے لوگوں کی باتیں سننے لگی؟" اس نے مزید جاننا چاہا۔

"جب سے آپ نے باتیں شیئر کرنا چھوڑ دی ہیں۔" اسنے فوراً جواب دیا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے انعم۔" روشان نے آہستگی سے کہا۔

"نہیں یہی سچ ہے۔" وہ کہاں ماننے والی تھی۔

وہ یک ٹک اسے دیکھتا رہا واقعی دونوں اپنے اپنے کاموں میں اس قدر مصروف تھے کہ دونوں کے پاس ہی وقت بہت مختصر ہوتا تھا۔

"اچھا چلو میں ہی بتا دیتا ہوں مجھے کچھ کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جانا پڑے گا۔" "کتنے دنوں کے لیے؟" انعم نے اداسی سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاید بیس دن یا مہینہ بھی لگ جائے۔" وہ اِسی طرح باتیں کرتے ہوئے ساتھ وقتاً فوقتاً کافی کے سپ لے رہا تھا۔

"اوہ اچھا کب جانا ہے؟" اسنے روشان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کل کی فلائٹ ہے" اسنے بھی اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

"اور آپ آج بتا رہے ہیں؟" وہ کچھ خفا ہوئی۔

"پہلے بتانے کا موقع ہی نہیں ملا۔" اسنے اسی طرح اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" انعم نے سوالیہ آئبرو اچکائی۔

بس مجھے بھی اچانک جانا پڑ رہا ہے۔" اسنے ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو درست کیا جو ہوا کے باعث بکھر رہے تھے۔

"اچھا چلیں کوئی بات نہیں میں پیکنگ کر دوں گی آپ نے امی جی کو بتا دیا؟"

"ہاں انہیں تو سب سے پہلے بتانا تھا ورنہ وہ ناراض ہو جاتیں اور تم بتاؤ تمہیں کیا کہنا تھا؟" اسنے انعم کی بات جاننا چاہی۔

"آپ نہیں جائیں روشان!" وہ روشان کے جانے پر افسردہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانا بہت ضروری ہے انعم" اسنے محبت سے کہا۔

"صحیح! جو آپ بہتر سمجھیں وہ مجھے آپ سے اجازت لینی تھی۔"

"اجازت اور مجھ سے آج تک کبھی کسی چیز سے منع کیا ہے میں نے؟"

اسنے حیرانی کے عالم میں کہا۔

"نہیں اس بار بات کچھ اور ہے۔" انعم نے اسکی بات کی نفی کی۔

"مثلاً؟" روشان نے پوری بات جاننی چاہی۔

"وہ میں چاہتی ہوں! رخشندہ کے گاؤں جا کر وہاں کی بچیوں کو کچھ قرآن و حدیث کے مطابق بتاؤں۔"

www.novelsclubb.com

"میری طرف سے تو کوئی پرابلم نہیں تم امی جی سے بات کر لو اگر وہ اجازت دے دیتی ہیں تو چلی جانا۔ ویسے کیا کروں گی تم چھوٹے موٹے گاؤں جا کر؟"

"بس میں جانا چاہتی ہوں روشان" اسنے ضدی بچے کی طرح کہا۔

اچھا بھئی ! جیسی تمہاری مرضی جو چاہے کرو بس یاد سے پیکنگ کر دینا۔" وہ بول کر رکا نہیں تھا انعم کے ہاتھ میں کافی کا مگ تھما کر وہ چلا گیا تھا اور وہ وہیں اپنی بے شمار سوچوں کو اکھٹا کیے کھڑی آسمان کو تک رہی تھی۔

****

روشان کے جانے کے دو دن بعد تک وہ اسی کشمش میں مبتلا رہی آخر کیسے اور کس طرح امی جی سے بات کی جائے اس کی طبیعت بھی کچھ ناساز تھی اس وجہ سے اس نے ہاسپٹل سے دو دن کی چھٹی لی تھی اور آج وہ امی جی کے سامنے کھڑی تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ آج امی جی سے بات ضرور کرے گی۔

"اوہ ہو یہ کس ٹائپ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں؟ تھوڑی تو فیشن ایبل ہو جاؤ لڑکی۔" انعم کو دیکھتے ہی اسکے لائٹ سے کلر کے پرنٹڈ لان کے سوٹ اور سر پر رکھے دوپٹے جس سے انہیں ہمیشہ کوفت محسوس ہوتی تھی اور ہر بار کی طرح اس بار بھی انہیں انعم کی ڈریسنگ پسند نہیں آئی تھی۔اس لیے دیکھتے ہی انہوں نے انعم پر چوٹ کر دی۔

وہ ہائر کلاس لوگوں کے بیچ رہنے والی خاتون تھیں مگر ان کا نقطہ نظر اور بول چال کا طریقہ کار بالکل لوئر مڈل کلاس گھرانوں میں رہنے والی خواتین جیسا ہی تھا وہ چاہتی تھیں انعم خوب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کڑھائیوں والے تیز رنگ کے کپڑے پہنے اور ویسے بھی کون اپنی پرانی عادتیں جلد چھوڑا کرتا ہے۔ان کا بچپن مڈل کلاس لوگوں کے بیچ گزرا تھا ان کا اپنا گھر بھی کوئی بنگلہ نہیں تھا پانچ مرلہ کا سادہ سا گھر تھا بس سارا کھیل قسمت کا تھا جو بادشاہ کو پل بھر میں روڈ پر لا سکتی ہے اور جھونپڑی والوں کو محل میں۔ان کی قسمت بھی شاید ان پر ضرورت سے زیادہ مہربان تھی اور رہی سہی کسر انعم کے ڈیڈ نے پوری کر دی تھی۔

""خیر تم سے کیا بحث کرنی تم سنتی ہی نہیں ہو اتنے امیر باپ کی اکلوتی اولاد ہو اوپر سے ڈاکٹر ہو مگر مجال ہے جو ذرا سا بھی فیشن کرنا آتا ہو۔"" انہوں نے طنزیہ کہا۔

""امی جی! چھوڑیئے نہ مجھے نہیں پسند یہ فالتو کے بناؤ سنگھار مجھے سادگی پسند ہے۔"" انعم نے انکے لیکچر سے تنگ آکر مختصراً کہا۔

""توبہ ہے انعم!"" انہوں نے ناک چڑھائی۔

""امی جی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔"" اسنے اس موضوع کو تبدیل کرنے میں ہی عافیت جانی۔

""تو کرو نہ کب سے ویسے ہی میرا وقت برباد کر رہی ہو۔"" انھوں نے ایک ادا سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انعم کا دل چاہا وہ اپنا سر دیوار سے دے مارے ان کی باتیں اکثر اسے اسی طرح زچ کیا کرتی تھیں۔

"وہ امی جی بات بہت ضروری ہے۔"

"تو تم اتنی لمبی چوڑی تمہید کیوں باندھ رہی ہو جو کہنا ہے جلدی کہو ویسے بھی میں نے اپائنٹمنٹ لی ہوئی ہے پارلر سے اس کا ٹائم ہو رہا ہے اوپر سے مسز عمیر کی برتھ ڈے پارٹی بھی ہے اس میں بھی تو جانا ہے۔" وہ سرخ رنگ کی نیل پینٹ اپنے لمبے ناخنوں پر لگا رہیں تھیں۔

"امی جی میں رخشندہ کے گاؤں جانا چاہتی ہوں۔" اسنے جھجکتے ہوئے بول ہی دیا۔

"یہ کیا بکواس ہے انعم؟" نیل پینٹ سے نظریں ہٹا کر زبیدہ نے انعم کو گھورا۔

"امی جی! مجھے جانا ہے اور میں جانا چاہتی ہوں میں نے آج تک آپ کی ہر بات نہ چاہتے ہوئے بھی مانی ہے مگر آج میں آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گی اگر آپ نے اجازت نہیں دی تو میں ڈیڈ سے بات کروں گی۔" نہ جانے اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی مگر آج وہ پہلی بار اپنی ساس کے سامنے اتنا بول پائی تھی۔

"انعم تم اچھی طرح جانتی ہو مجھے یہ سب پسند نہیں کیا کرو گی تم اس قدر گندے سے گاؤں جا کر۔" زبیدہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر لیں۔

www.novelsclubb.com

"میں وہاں کی لڑکیوں کو دین کی کچھ باتیں سکھانا چاہتی ہوں۔" انعم نے مزید صفائی پیش کی۔

اب وہ پوری طرح انعم کی جانب متوجہ ہوئیں تھیں اور ٹرانس کی سی حالت میں اس کا جملہ سنا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟ تم اور تبلیغ نہ تو تم کوئی عالم ہو نہ مفتی اور یہ کام کوئی مولوی مفتی کرتا ہوا اچھا بھی لگے تم لڑکی ذات ہو۔"

"امی جی! پہلے آپ کہتی ہیں میں ہائی کلاس فیملی سے بلونگ کرتی ہوں تو اب یہ لڑکی اور لڑکا کہاں سے بیچ میں لے آئی ہیں اور رہی بات عالم مفتی اور مولوی کی تو میں نماز قرآن اور احادیث کی چند باتیں لڑکیوں کو سکھانے جا رہی ہوں اور اس کے لیے مجھے نہیں لگتا میرا عالمہ ہونا ضروری ہے میں مسلمان ہوں جو مجھے آتا ہے اتنا تو میں ان لڑکیوں کو سکھا ہی سکتی ہوں۔"

وہ غصہ سے انعم کو دیکھ رہی تھیں کچھ بولنا چاہتی تھیں مگر انعم نے مسلسل اپنی بات جاری رکھی ہوئی تھی۔

"اور اگر وہ زیادہ سیکھنا چاہیں گی تب میں وہاں مدرسہ بنواؤں گی یہاں سے علماء لڑکیاں وہاں بھیج دوں گی مگر فی الحال جتنا مجھے آتا ہے میں انہیں سکھاؤں گی میں نے روشان سے بات کر لی ہے

انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے بس انہیں آپ کی اجازت کی فکر تھی مگر میں اس بات سے بخوبی واقف تھی کہ آپ ہر گز اجازت نہیں دیں گی۔اس لیے آج مجھے آپ سے اس طرح بات کرنی پڑ رہی ہے جبکہ میں بالکل اس طرح بات کرنا نہیں چاہتی تھی اور اب میرا آخری فیصلہ یہی ہے کہ میں کل ہی گاؤں جاؤں گی اور آپ مجھے روک نہیں سکتیں۔"وہ بضد تھی زبیدہ بیگم کو وہیں چھوڑ کر حتمی فیصلہ سنا کر وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔اور وہ کسی بت کی طرح اسی حالت میں بیٹھیں اس کی باتوں پر غور کر رہی تھیں اور آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔"آج تک نہ تو میرے بیٹے نے میرے سامنے بولنے کی جرأت کی نہ ہی میرے شوہر نے کی تھی یہ کل کی آئی لڑکی کی اتنی ہمت یہ ہوتی کون ہے مجھ سے زبان لڑانے والی۔"

www.novelsclubb.com

کچھ منزلیں نہیں ہوتیں آسان

خود کو توڑنا پڑتا ہے

اپنا آپ منوانے کے لیے

کہیں جھکنا پڑتا ہے

کہیں اونچا ہونے کے لیے

پھر مل جاتا ہے وہ راستہ

جس پر چلنا چاہتے ہیں ہم

"اسلام و علیکم!" کمرے میں آئے اسے ابھی بیس منٹ ہوئے تھے کہ روشان کی کال آگئی۔

"انعم مجھے تم سے ایسی کسی حماقت کی توقع نہیں تھی۔" روشان کی آواز میں غصہ تھا۔

"مطلب میں سمجھی نہیں۔" انعم پریشان ہوئی۔

"تم نے امی جی سے بدتمیزی سے بات کی جب انہوں نے منع کر دیا تھا تو تم نے جانے کی ضد کیوں کی۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا تو امی جی نے سب بتا دیا!" اس نے ایک سرد آہ بھری اور کہیں کچھ برا بھی لگا اب تک سائنس کی تمام ٹیکنالوجی میں سے اسے موبائل فون اچھا لگا کرتا تھا مگر آج اسے اس ٹیکنالوجی سے نفرت محسوس ہو رہی تھی واقعی انتہائی تیز سروس ہے۔

"بولو انعم؟" اس نے انعم کو خاموش پا کر پھر پکارا۔

"روشان اس میں آخر حرج ہی کیا ہے اگر میں جانا چاہتی ہوں تو۔"

"تو تم پیار سے بھی انہیں راضی کر سکتی تھی تم نے بدتمیزی کیوں کی؟" روشان کے ہر لفظ سے غصہ جھلک رہا تھا جسے انعم صاف محسوس کر سکتی تھی اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں تھیں۔

"روشان میں امی جی سے معافی مانگ لوں گی۔" اس نے بول کر اپنے رخسار پر آئے نمکین آنسوؤں کے قطروں کو صاف کیا تھا مگر ہارا بھی بھی نہیں مانی تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ جائے گی سو جائے گی۔

****

ابھی زبیدہ بیگم پارٹی سے لوٹیں تھیں آتے ہی عادت کے مطابق وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کا جائزہ لے رہی تھیں کہ اپنے پیچھے انعم کو دیکھ کر اپنا منہ دوسری سمت پھیر لیا۔ یہ ان کی ناراضگی ظاہر کرنے کا طریقہ تھا جو عموماً بہت سے لوگوں کا ہوتا ہے۔

"امی جی وہ مجھے آپ سے!" اس کے الفاظ دانتوں تلے ہی رہ گئے تھے جب زبیدہ بیگم نے اسکی بات کاٹ دی۔

"میں بہت تھک چکی ہوں اور کسی سے بات کرنے کا فی الحال میرا کوئی موڈ نہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی جی پلیز مجھے معاف کر دیں آئی ایم ریلی سوری۔" اس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر التجائی نظروں سے انہیں دیکھا۔ "امی جی آپ میری بڑی ہیں میں نے آپ سے جس لہجے میں بات کی میں شرمندہ ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مگر آپ میری بات سمجھیں نا میں وہاں جانا چاہتی ہوں۔"

"تم کیوں بچوں کی طرح ضد کر رہی ہو سوچو ہمارا اسٹیٹس ہے ایک نام ہے کسی کو پتہ چلا کہ اتنی بڑی فیکٹری کے مالک کی بیوی اس طرح گاؤں میں جا رہی ہے کتنی بے عزتی ہو گی اور اگر تمہیں کسی نے اغوا کر لیا تو۔" انہوں نے انعم کو ڈرانے کی کوشش کی۔

"امی جی آپ مجھے اپنی بیٹی کہتی ہیں اگر آج وہ آپ کے سامنے ہوتی تو کیا آپ اسے بھی نہیں جانے دیتیں؟" اسنے بات کا رخ دوسری سمت پھیرا۔

"میری بیٹی تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوتی انعم" انہوں نے چڑتے ہوئے کہا۔

"امی جی پلیز نا۔" وہ بضد تھی۔

"اچھا کسی کو پتہ نہ چلے ورنہ اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔" انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''جی میں خاموشی سے جایا کروں گی۔''اس کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا مسلسل چار روز سے اس نے یہی رٹ لگائی ہوئی تھی بس میں چھٹی لے لوں پھر ہم گاؤں جائیں گے۔

رخشندہ اور بانو پہلے تو بہت حیران ہوئیں کہ بڑی بیگم صاحبہ مان کیسے گئیں۔ مگر جب انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی انعم بیگم صاحبہ کو اجازت مل گئی ہے وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں۔ مگر انہیں جو تبدیلی دیکھنے کو ملی تھی وہ تھی ان کے ساتھ بڑی بیگم صاحبہ کا رویہ پہلے بھی وہ ملازمین سے زیادہ کوئی اچھی طرح بات نہیں کرتی تھیں مگر اب تو ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر وہ رخشندہ بانو کو ٹھیک ٹھاک سنا دیا کرتی تھیں لیکن انہیں زیادہ فرق نہیں پڑا ان کے نزدیک یہی بہت تھا کہ انعم ان کے ساتھ جائے گی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کی سیاہی میں سرمئی پن سرایت کر رہا تھا سڑک پر اب اکا دکا گاڑیاں آجا رہی تھی فجر ہونے والی تھی مگر اسٹریٹ پول کی مدھم روشنی میں وہ زمانے سے بے نیاز گم سم سا بیٹھا تھا وہ ہارا ہوا سا لگتا تھا زمانے سے نہیں غربت سے نہیں مگر پھر بھی وہ ہارا تھا ہاں محبت سے۔

محبت عزت دیتی ہے سنا تو ہو گا مگر اسے تو بے عزتی دی گئی تھی اس کے پاک جذبوں کو پاؤں کی مٹی کی مانند روندا گیا تھا اس نے کبھی کچھ غلط نہیں چاہا تھا مگر دوسری جانب تو کچھ چاہا ہی نہیں گیا

تھا بھرے ہجوم میں اس کے پاکیزہ جذبوں کی تذلیل کی گئی تھی وہ چاہتا تو اس وقت بہت کچھ کہہ کر آجاتا مگر اس نے صبر کرنا ہی ضروری سمجھا جو عورت دین سے اس قدر دور ہو کہ وہ دولت شہرت رتبہ کے لیے دین کو ہی نہ مانتی ہو اس سے بحث بے معنی ہے

• ”مسلمان ہونا اور مسلمان کہلوانا دونوں ایک سا نہیں ہوتا فرق ہوتا ہے مسلمان روح سے پاک ہوتا ہے اسکے دل میں خدا بستا ہے جبکہ خود کو مسلمان ظاہر کرنے والا زبان سے ہی پاک بننے کی کوشش کرتا ہے اور ایسے لوگ ہی نقصان اٹھاتے ہیں زبردست۔“

مگر وہاں تو مسلمان ہوتے ہوئے بھی کوئی پرواہ نہیں تھی وہ صرف دولت کو ترجیح دیتی آئی تھی اور دے رہی تھی۔

وہ اس پل کو کوس رہا تھا جب پہلی بار اسنے وہ غزل لکھی تھی ہاں وہ شاعر تھا یہ شاعری بھی محبت کی دین تھی ورنہ ایک وکیل کو کیا خبر شاعری کس شے کا نام ہے اس نے لکھا تھا:

ہائے وہ شب جب تجھے دیکھا میں نے

گویا چاند کو قریب سے دیکھا ہو میں نے

کئی سو چہرے آئے ہوں گے نظروں کے سامنے

مگر تیرے جیسا بشر پہلا دیکھا میں نے

وہ کھلی زلفیں وہ مسکراتے لب اور ادب کا پیکر

سب ایک ساتھ جو دیکھ لیا تھا میں نے

یوں تجھے چھپ کر دیکھنا میرا

جیسے دیکھنی ہو کوئی شہزادی میں نے

لہجہ بھی نرم اور سب سے ملنا بھی

لگتا تھا ایسا کے کہیں پہلے دیکھا ہے اسے میں نے

لوگ پوچھتے ہیں میری محبت کی وجہ مجھ سے

اب کیا بتاؤں انہیں زمین پہ جو دیکھ لی حور میں نے

اس نے زندگی میں پہلی بار یہ غزل کسی کے لیے لکھی تھی ایسا نہیں تھا وہ خوبصورت چہروں سے آشنا نہیں تھا اس نے بے شمار خوبصورتی دیکھی تھی مگر وہ لڑکی اس میں کچھ الگ سی بات تھی اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا حسن بے مثال تھا الفاظ کا چناؤ مشکل ہے وہ ماہ رو ہر لحاظ سے خوبصورتی میں چھا جانے کے قابل تھی۔

وہ پہلی لڑکی تھی جو اسے پچیس سالہ زندگی میں پہلی بار اچھی لگی تھی مگر آج وہ ہارا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں بکے تھا جس کے پھول اب مرجھا رہے تھے بالکل اسی طرح وہ بھی مرجھایا ہوا سا لگ رہا تھا مگر اذان کی آواز نے اسے ہلا دیا تھا۔ وہ جو سبز آنکھوں میں سُرخی لیئے مسلسل ایک ہی جگہ ایک ہی انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اب اس بُکے کو وہیں چھوڑ کر جا رہا تھا۔

اس جگہ جہاں ہر ہارے ہوئے انسان جاتے ہیں سکون کی تلاش میں۔ جہاں محبت کے بدلے ٹھکرایا نہیں جاتا۔ جہاں آپ کی محبت کے پرپوزل کو ریجیکٹ نہیں کیا جاتا۔

وہاں تو محبت کے بدلے میں بے شمار محبت سے نوازا جاتا ہے۔ جہاں ٹوٹے دلوں کو پل بھر میں جوڑ دیا جاتا ہے۔ جہاں ایک بار معافی مانگنے پر معاف کر دیا جاتا ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں صرف وہ لوگ جایا کرتے ہیں جو خود کوشش کرتے ہیں۔ خود انگلی کی پور کو سامنے کرتے ہیں کہ میرا رب میرا ہاتھ تھام لے "تو بیشک میرا رب انہیں رسوا نہیں کرتا وہ ہاتھ تھام لیتا ہے وہ اپنی طرف بلاتا ہے وہ توفیق دیتا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے بھی دنیاوی محبت کو آزمانے کے بعد اپنے قدم حقیقی محبت کی جانب بڑھا دیے تھے وہ مسجد جا رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ نماز نہیں پڑھتا تھا مگر اب وہ نماز چھوڑنے والا نہیں تھا۔

"واہ رے محبت تجھے پا کر کبھی سجدوں سے دور ہوئے تو کبھی تجھے کھو کر سجدوں کے قریب۔"

****

"مشایعم! عروہ سے کچھ سیکھو سارا دن تم نہ تو کوئی کام کرتی ہو نا ہی پڑھائی کر رہی ہو وہ بچوں کو اسکول میں پڑھا کر آئے اوپر سے سارے گھر کا کام بھی کرے اور تم ہو کہ تمہیں سونے سے فرصت نہیں اٹھو اب شام کے پانچ بج رہے ہیں۔"

"امی سونے دیں نہ۔" نیند سے بوجھل آنکھیں اس نے ہلکی سی کھولیں اور پھر بند کر دیں۔

"کیا بنے گا لڑکی تمہارا۔" انھوں نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"بن جائے گا بہت کچھ اب سونے دیں میں نے نہیں کرنے یہ گھروں کے کام اور پڑھائیاں۔"

"اگر یہ دونوں نہیں کرنے تو کم از کم نماز تو پڑھ لو۔" انہوں نے پھر ٹوکا۔

"بس نا امی! میں تنگ آ گئی ہوں آپ دونوں ماں بیٹی سے اپنی عبادت کرو مجھے کیوں تنگ کرتی ہو میری مرضی میں نہیں پڑھ رہی تو نہیں پڑھ رہی۔" اسنے تنگ آتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بس مشایعم ماں ہوں تمہاری اور فرض بنتا ہے میرا۔'' انہوں نے غصے سے ٹوکا۔

''اچھا ٹھیک ہے اب آپ جائیں میں اٹھ گئی ہوں۔'' سونے بھی نہیں دیتے اس گھر میں تو کیا عذاب ہے چادر کو زور سے بیڈ پر پھینک کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

****

''اُٹھ گئی ہیروئن۔'' عروہ نے اسے دیکھتے ہی طنز کے تیر چلائے۔

''جب جب تم مجھے ہیروئن کہتی ہو نہ سچ میں بہت لاڈ آتا ہے تم پر۔'' وہ بھی مشایعم تھی بندوں کو ہینڈل کرنا اچھے سے آتا تھا اسے۔

''فضول باتیں دنیا جہاں کی کروا لو اس میں تو پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے تم نے۔'' منہ بنا کر اس نے چولہے کی آنچ تھوڑی آہستہ کی تھی جس پر اب وہ رات کا کھانا بنا رہی تھی۔

''تمہارا دین تمہیں غصے میں رہنے کا حکم دیتا ہے کیا؟'' اسنے ایک آنکھ دبا کر عروہ کو چھیڑنا چاہا۔

''کیا بکواس کر رہی ہو کچھ اچھا نہیں کہہ سکتی تو برا بھی مت بولا کرو اور یہ تمہارا دین کیا تم بھی مسلمان ہو فارغ رہ رہ کر پتہ نہیں تمہارے دماغ میں کیا خرافات بھرتے جا رہے ہیں تمہیں تو کسی غیر مسلم فیملی میں ہی پیدا ہونا چاہیے تھا۔'' عروہ سے اسکی بات سن کر رہا نہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو اور کیا تم سے تو اچھی ہوتیں ہیں وہ کتنی دولت ہوتی ہے ان کے پاس کتنی شہرت واہ واہ۔" اسنے ہاتھ اٹھا اٹھا کر عروہ کے سامنے لہرائے۔

"جاؤ یہاں سے مشایعم میرے منہ مت لگو اچھی خاصی تسبیح کر رہی تھی پتہ نہیں کہاں سے آگئی عذاب۔" وہ اچھا خاصہ زِچ ہوگئی تھی

"چاہے جتنی مرضی تسبیح کرلو رہنا تمہیں ہمیشہ لوئر مڈل کلاس ہی ہے اور ایک دن بنا تسبیح کے میں تمہیں ایک ستارہ بن کر دکھاؤں گی۔" اس نے سیٹی بجاتے ہوئے اسے مزید چھیڑا۔

"تم یہاں سے جارہی ہو یا میں امی کو بلاؤں وہ ہی تمہاری طبیعت صاف کریں گی۔" عروہ کا صبر اب برداشت سے باہر ہورہا تھا مشایعم کی باتیں اسے ایسے ہی زِچ کیا کرتی تھیں۔

"بہت غرور ہے نا تمہیں تمہاری عبادت پر عروہ اور تم دیکھو گی یہ غرور تمہیں ایک دن لے ڈوبے گا۔" اس کی آنکھوں میں چیلنج تھا لبوں پر فخریہ مسکراہٹ۔

"تمہیں تمہارے حسن پر ناز ہے نہ مشایعم تو یاد رکھو حسن کو زوال آتے دیر نہیں لگتی جبکہ میرا ایمان لازوال ہے۔" اسنے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا ایمان نہیں غرور ہے تم پچھتاؤ گی عروہ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''وہ تو وقت بتائے گا۔'' وہ کہتی ہوئی کچن سے چلی گئی۔

دونوں کی بحث بازی روز کا معمول بن چکی تھی عروہ نماز قرآن تسبیح میں اپنا زیادہ وقت گزارا کرتی سر سے دوپٹہ بھی نہ اترنے دیتی کوئی سامنے گالی بھی دے دیتا تو توبہ استغفار کرتی نہ تھکتی چھوٹی عمر میں بھی وہ بہت دیندار تھی مگر اس کی عبادت اپنی جگہ پر جو عادت مشایعم کو بری لگتی وہ تھی اس کی اسلام کا طعنہ دینے والی وہ عبادت گزار تھی مگر عبادت میں غرور شامل تھا اسے لگتا تھا ساری دنیا گنہگار ہے اور وہ عبادت گزار وہ اپنی ماں پر گئی تھی اس کی ماں بھی دیندار تھی مگر اس کی طرح غرور نہیں کرتی تھی کم بولتی اور اپنے کام سے کام رکھتی۔

اور اشفاق زبیر یوں تو مسلمان تھا مگر نام کا ہی شراب جو اس کا کام تھا کچھ بھی ہو جائے اسے اپنے نشے جتنی رقم مل جانی چاہیے شروع شروع میں تو اشفاق زبیر ایک ایجنسی میں ملازم تھا نا جانے کیا ہوا آہستہ آہستہ کام چھوڑ دیا شراب نوشی کرنے لگا اور اب تو یہ اس کی روز کی عادت بن گئی تھی اگر پیسے نہ ملتے تو وہ مار پیٹ کرتا۔

مشایعم بھی باپ پر گئی تھی مگر فرق صرف اتنا تھا کہ وہ نشہ نہیں کرتی تھی باقی وہ باپ کی طرح دین سے کوسوں دور تھی۔

وہ مسلمان نہیں بننا چاہتی تھی وہ اپنی ماں کو دیکھ کر عروہ سے کہتی تھی!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم تو بڑی دین دار عبادت کرتی پھرتی ہو! امی بھی تو بہت عبادت گزار ہیں پھر ان کے ساتھ یہ سب کیوں ہوتا ہے کیوں ان کے جسم پر اکثر نیل کے نشان پائے جاتے ہیں کیوں ان کی مانگی دعا قبول نہیں ہوتی وہ تو ہر دعا میں ابو کے بدل جانے کی دعا مانگتی ہیں نا پھر کیوں وہ اتنی محنت کرتی ہیں آخر کیا حاصل ہوا ہے یہ دین اس سے اچھے تو وہ لوگ ہیں جو اسلام کو نہیں مانتے کتنی شہرت کتنی دولت ہے ان کے پاس۔"

"مشایعم یہ تم کس قسم کی باتیں کرنے لگی ہو کیا تم نہیں جانتی اللہ کے نیک بندوں پر ہی آزمائشیں زیادہ آتی ہیں۔"

"بس کرو تم آزمائش مجھے مت سکھاؤ نہ تو میں تمہاری طرح مسلمان بننا چاہتی ہوں جسے اپنی عبادت پر غرور ہو نہ امی کی طرح جو جرم کے خلاف آواز اٹھانا ہی نہ جانتیں ہوں۔ کوئی اسٹیپ ہی نہیں لے سکتی ہوں۔ ابو کے ظلم و ستم کو کسی جانور کی طرح برداشت کرتی ہوں اور نہ ہی میں ابو کی طرح بننا چاہتی ہوں جو بظاہر تو مسلمان ہیں لیکن نام کے۔ کیا تمہارا اسلام شراب پینا سکھاتا ہے؟ بیوی کو پیسے نہ دینے پر مارنا پیٹنا سکھاتا ہے بولو جواب دو؟"

"مشایعم تم پاگل ہو گئی ہو تمہیں کچھ نہیں پتا تم نہ جانے کیا پڑھنے لگی ہو اسلام جیسا کوئی مذہب نہیں، اسلام ایسا مذہب ہے جو ہر عیب سے پاک ہے یہ تو انسان اچھے برے ہوتے ہیں تم انسانوں کو دیکھ کر مذہب کو کیوں جج کر رہی ہو بلکہ تم شکر کرو تم مسلمان ہو۔"

"مسلمان ہو کر تم نے کیا کیا ہے؟ تمہاری طرح بہت سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے لوگ دیکھے ہیں میں نے جو صرف اپنے مفاد کے بارے میں سوچتے ہیں خود جتنے مرضی گناہ کرتے رہیں نظر نہیں آئیں گے کوئی ایک بندہ سرِ عام چھوٹا ہی گناہ کیوں نہ کر لے توبہ استغفار کرتے نہیں تھکتے اپنے لیے کوئی حدیث کوئی نصیحت یاد نہیں آتی مگر دوسروں کے لیے پل میں حدیثیں اور ہدایتیں تیار رکھتے ہیں۔"

"یہ ہیں آج کل کے مسلمان اور تم کہتی ہو میں بھی ان جیسی بن جاؤں اگر مسلمان بن کر گناہ ہی کرنا ہے تو میں ایسی مسلمان نہیں بن سکتی۔ میں تمہاری طرح نماز نہیں پڑھ سکتی جسے پڑھنے کے بعد لوگوں کو طعنے دیتی رہوں نہ میں تمہاری طرح چوبیس گھنٹے دین کی باتیں کر سکتی ہوں میں گنہگار ہی اچھی ہوں۔"

"تو میں نے کب کہا تم مجھ جیسی بن سکتی ہو تم کبھی مجھ جیسی نہیں بن سکتی مشایعم۔" اسنے افسوس سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور میں بننا بھی نہیں چاہتی عروہ۔"

****

صبح کے دس بجے وہ گھر سے نکلے تھے انعم نے بڑی سی چادر لی ہوئی تھی جب کہ وہ دونوں بھی گاڑی میں ساتھ بیٹھیں بہت خوش تھیں۔

انعم کی روز کی عادتوں میں شامل تھی تہجد کی نماز وہ روز تہجد پڑھنے کی عادی تھی جس سے اس کا چہرہ خوبصورت اور چمکدار ہو جاتا تھا اس کے نین نقوش تیکھے تھے اور جس شے نے اسکی خوبصورتی میں اضافہ کیا تھا وہ تھی تہجد۔

("بے شک اللہ پاک کی لاڈلی عبادتوں میں سے ایک ہے تہجد کی نماز")۔

وہ گاڑی سے اتری تو بڑے سے پتھر سے اس کی ٹھوکر ہوئی جس سے اسکے انگھوٹے میں ہلکی سی ٹھیس آ گئی۔

"بیگم صاحبہ سنبھل کے!۔" رخشندہ نے فوراً اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میں ٹھیک ہوں رخشندہ۔“ اسے تکلیف ہوئی تھی مگر جو خوشی اس کے دل میں تھی اس نے اس تکلیف کو بہت دور بہت پیچھے چھوڑ دیا تھا اگلے رکھتے قدموں کے ساتھ وہ وہاں کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی وہاں بہت سے لوگ ٹولیوں کی صورت بیٹھے تھے آدمی پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے جیسے وہ عورت نہیں عجوبہ ہو دنیا کا آٹھواں عجوبہ جسے دیکھنے بلکہ غور غور سے دیکھنے کے لیے وہ تیار بیٹھے ہیں ان کی آپس میں کی جانے والی سرگوشیاں انعم تک تو نہیں پہنچ رہی تھیں مگر ان کے اسے اس طرح دلچسپی سے اوپر سے نیچے تک دیکھنے کا انداز بہت ہی عجیب لگا تھا۔

ایک پل کو اس نے سوچا یہاں آکر کوئی غلطی تو نہیں کر دی مگر دوسرے ہی لمحے اس کی یہ سوچ غلط ثابت ہوئی جب بہت سی عورتیں اس کے پاس بیگم صاحبہ کی رٹ لگائے آ رہی تھیں اور اس کے ہاتھ چوم کر سلام کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سب کو دیکھتے ہوئے ان کے سلام کا جواب دیا اور آگے بڑھنے لگی ابھی چند قدم ہی رکھے تھے کہ سامنے سے ایک نوجوان بڑی دیدہ دلیری سے ان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اب وہ بڑی دلچسپی سے انعم کا جائزہ لے رہا تھا وہاں موجود کسی بھی عورت نے اس سے اس طرح راستہ روکنے کی وجہ نہیں پوچھی تھی ان کی زبان انکے حلق میں اٹک چکی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی کیا میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں اس قسم کی بد تمیزی کی وجہ اسے اس طرح اس شخص کا سامنے آکر کھڑا ہونا زہر لگا تھا۔

"میڈم صاحبہ! جانتی ہیں یہ ہمارا علاقہ ہے اور یہاں آنے سے پہلے آپ کو ہم سے وہ کیا کہتے ہیں ہاں پرمیسن وہ لینی چاہیے تھی۔"

انعم نے ایک نظر اس کے منہ کی جانب ڈالی جس پر لمبی لمبی سی مونچھیں اور منہ میں بھرا پان یا کچھ اور وہ نہیں جانتی تھی البتہ دونوں ہی اسے اچھے نہیں لگے تھے۔

"مجھے یہاں آنے کے لیے کسی سے پرمیشن لینے کی کوئی ضرورت نہیں میں اپنی مرضی سے جب چاہے تب آسکتی ہوں اور اگر آپ کو کوئی پریشانی ہے یا یہ کہ یہ علاقہ آپ کا ہے تو ابھی مجھے اس علاقے کے پیپرز دکھائیں۔"

وہ ایک پل کو کچھ بول ہی نہیں سکا اور دوسرے لمحے ان کے راستے سے ہٹ گیا۔

انعم عورتوں کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی وہاں گھر تو تھے مگر سہولتیں نہیں تھی انہیں دیکھ کر لگتا تھا انہیں ضرورت بھی نہیں انہیں بس ضرورت تھی دو وقت کی روٹی کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(”یہ ساری خواہشات تو ہم جیسے ناشکرے لوگ کرتے ہیں ان سے پوچھو جن کے پاس ان چار دیواروں کے علاوہ کچھ نہیں“)۔

اب وہ رخشندہ کے گھر گئی تھی چھوٹے چھوٹے بچے اسے کچے مکان کے سامنے ہی کھڑے نظر آئے تھے جن کے بدن پر صرف شلوار تھی قمیض کا مطلب شاید وہ نہیں جانتے تھے یا پھر پہننا ضروری نہیں سمجھتے تھے اور ساتھ ہی بچیاں بھی کھڑی تھیں جن کے کپڑے بہت زیادہ گندے اور جگہ جگہ سے پیوند لگے ہوئے تھے اس نے ان بچوں سے نظر ہٹا کر آس پاس کا جائزہ لیا ساتھ ہی اسے بڑا سا کچرے کا ڈھیر نظر آیا رخشندہ کی کوئی اولاد نہیں تھی وہ اپنے شوہر کے ساتھ ان کے کوارٹر میں ہی رہتی تھی یہ تو اسکی دیورانی جیٹھانی تھیں مگر ان کی مسکراہٹ اور ان کا میل جول کا انداز انعم کو اچھا لگا تھا۔ وہ بہت زیادہ عزت کر رہے تھے اس کی۔

www.novelsclubb.com

وہاں چاروں اطراف کچی زمین پر کیچڑ ہی کیچڑ تھا اور اس کے سائیڈ میں کچرے کا انبار لگا ہوا تھا جس میں سے بدبو آ رہی تھی اس کے لیے وہاں رکنا مشکل ہو رہا تھا مگر وہ وہاں آئی تھی لوگوں کی اصلاح کرنے پھر وہ کیسے پیچھے ہٹ سکتی تھی اسے اللہ پاک کے پیغام کو آگے پہنچانا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیگم صاحبہ! ہم جانتے ہیں آپ کا یہاں رکنا مشکل ہو رہا ہے پر بیگم صاحبہ آپ فرشتہ بن کر ہمارے پاس آئی ہیں آپ واپس نہیں جانا۔" انعم جس طرح ماحول کا جائزہ لے رہی تھی اس کے انداز سے وہاں کھڑی عورتوں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ وہ واپس جانا چاہتی ہے۔

"آپ فکر نہیں کریں میں نے ایک بار فیصلہ کر لیا ہے اب میں یہاں روز آتی رہوں گی۔" انعم نے انہیں تسلی دی۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔" وہ ہاتھ اوپر کر کے بہت ہی پیار سے اللہ پاک کا شکر ادا کر رہی تھی۔

"آئیں بیگم صاحبہ!" وہ انعم کو لے کر ایک خستہ حال گھر میں داخل ہوئیں وہاں کچھ برتن تھے پانی کی بوتلیں تھیں کپڑے تھے اور ایک چارپائی بچھی تھی۔ انہوں نے جلدی سے اس چارپائی پر موجود گندی چادر ہٹا کر دوسری چادر بچھائی تھی جو انعم کے نزدیک تو گندی تھی مگر ان کے لیے شاید وہ سب سے صاف اور نئی چادر تھی انعم خوش اخلاقی سے اس چادر پر بیٹھ گئی اسے وہاں کے لوگوں کا اخلاق ان کا عزت دینا سب ہی بہت پسند آ رہا تھا۔ اتنے امیر باپ کی اکلوتی اولاد ہو کر بھی اس میں کہیں تھوڑا سا بھی غرور نہیں تھا ویسے بھی

("جو پانچ وقت کی نماز کا پابند ہو جائے وہ خود ہی بہت سی بُرائیوں سے محفوظ رہتا ہے"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آدی (بہن) وہ حویلی میں ادھم مچا ہوا ہے سب بول رہے ہیں کیوں آئی ہے یہ شہر سے میڈم اسے بلانے کی ہمت کس نے کی۔''

****

کچھ لوگ ہوتے ہیں بے خبر

مکمل طور پر دین سے

وہ چھوڑ کر اپنا سب کچھ۔

بھاگتے ہیں دولت

اور شہرت کے پیچھے

ان کے لیئے کوئی معنی نہیں رکھتا

ایمان ان کا اور بیشک

ایسے لوگ ہی اٹھاتے ہیں

www.novelsclubb.com

نقصان زبردست

"وہ مالک کہہ رہے ہیں اسے بلا کر لاؤ۔" وہ رخشندہ کا چھوٹا بھائی تھا اور اسے ان کی آمد کا پتہ چل گیا تھا وہ حویلی میں مالی تھا اور اب پھولے سانس کے ساتھ بھاگتا ہوا آیا تھا۔ سب گھبرا سے گئے تھے مگر انعم اسی طرح بیٹھی اسے سن رہی تھی اس کے چہرے پر ایک شکن تک نہیں آئی تھی وہ پہلے ہی یہ سب ذہن نشین کر کے آئی تھی کہ اس کے ساتھ وہاں کیا ہو سکتا ہے بلاشبہ وہ مکمل تیاری سے آئی تھی اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا ویسے بھی خوف انہیں ہوتا ہے جو غلط کام میں انوالوڈ ہوں جبکہ انعم جس کام سے وہاں آئی تھی وہ کام اصلاح کا تھا جسے کرنے سے اسے اب دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی وہ یہی سوچ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"آپ مجھے حویلی لے جائیں۔" اسنے وہاں موجود عورتوں سے کہا۔

سب عورتیں اسے حیرت زدہ سی دیکھ رہیں تھیں۔ مگر رخشندہ بڑی تابعداری سے اس کے ساتھ جانے کے لیے کھڑی ہو گئی تھی۔

وہ اب حویلی کی جانب بڑھ رہی تھی سبز لہراتے کھیت دانہ چگتی مرغیاں گھاس کھاتی بھیڑ بکریاں گائے کے گوبر کو گول شکل دیتی عورتیں دھوپ میں کپاس چنتی لڑکیاں مرد سب ہی وہاں کسی نہ کسی کام میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ انعم ہر شے کو بڑی غور و فکر سے دیکھ رہی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے بڑی سی چادر سے خود کو اچھی طرح کور کیا ہوا تھا جبکہ وہاں گاؤں میں خواتین کے پاس دوپٹہ تو تھا لیکن وہ پیچھے کی جانب تھا کچھ الگ انداز سے دوپٹہ لیا ہوا تھا جیسے اگر وہ نہ بھی لیں تب بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔وہ حویلی میں پہنچ گئی تھی اب نظریں گھما کر حویلی کا جائزہ لے رہی تھی حویلی بہت شاندار تھی اسنے دل ہی دل میں اعتراف کیا۔

اسے دیکھتے ہی کسی نے اسے کچھ نہیں کہا تھا ایک طرف تخت پر ایک ادھیڑ عمر خاتون بیٹھی پان پر چونا لگانے میں مصروف تھیں کچھ عورتیں سبزیاں کاٹ رہی تھیں ہر طرف چہل قدمی تھی لوگوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا جیسے وہاں کسی امپورٹنٹ پروجیکٹ پر کام چل رہا ہو۔

جب انہیں کھڑے کچھ وقت ہو گیا تو سامنے سے وہی آدمی آتا دکھائی دیا جو کچھ وقت پہلے ان کا راستہ روک رہا تھا۔

"اوہ! تو آپ آئی ہیں۔امّاں دیکھو ہمارے مہمان آئے ہیں شہر سے اور تم پان بنانے میں لگی ہو۔" اسنے تخت پر بیٹھی اپنی ماں کو مخاطب کیا جو بڑی مہارت کے ساتھ پان کو منہ میں رکھ کر چباتے ہوئے انعم کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہے کون؟" پان منہ میں اس قدر بھرا ہوا تھا کہ بولتے ہوئے بھی کچھ منہ سے باہر نکل رہا تھا انعم نے اپنی پوری لائف میں کبھی کسی کو یوں پان کھاتے نہیں دیکھا تھا یہ پہلی بار تھا اسے ان کا پان کھانا برا نہیں لگا تھا اسے انکا عجیب نظروں سے دیکھنا برا لگا تھا۔

"اے رخشندہ! کہاں سے لائی ہے اس ننھی چڑیا کو؟" وہ اب انعم کو مکمل نظرانداز کر کے رخشندہ سے مخاطب تھیں۔

"مالکن یہ بیگم صاحبہ ہے میں ان کے گھر ہی کام کرتی ہوں اور یہ ڈاکٹر بھی ہیں۔" اس کے قریب کھڑے آدمی نے کچھ دلچسپی سے رخشندہ کی بات سنی تھی۔

"واہ کیا بات ہے! ڈاکٹرنی صاحبہ آئی ہیں یعنی اماں تمہارا مسئلہ تو حل ہوا وہ کیا ہوتا ہے تمہیں ہاں بلڈ پریسر وہ تم اسی سے چیک کروالینا۔"

"میں یہاں کسی کا بلڈ پریشر چیک نہیں کرنے آئی اور میں نے سنا تھا حویلی میں شور مچا ہوا ہے سب غصہ کر رہے ہیں لیکن مجھے تو یہاں سب ٹھیک لگ رہا ہے اینی وے آپ لوگ جو بھی ہیں میں یہاں جس کام سے آئی ہوں میں وہ کر کے چلی جاؤں گی نہ تو میں یہاں آپ کی فصل تباہ کرنے آئی ہوں نہ ہی آپ کے مزدوروں کو شہر لے جانے میرا مقصد کچھ اور ہے اور ہاں مجھے کس نے بلایا تھا؟۔" اب وہ چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو بابا جان نے بلایا تھا وہ ابھی نماز پڑھنے گئے ہیں۔" نائل نے جواب دیا۔

"نماز پڑھنے مطلب یہاں مسجد ہے؟"

"کیوں نہیں ہے خود بابا جان نے بنوائی ہے مگر ہے بہت دور کوئی جاتا ہی نہیں خالی پڑی رہتی ہے بس بابا جان اکیلے ہی جا کر پڑھ آتے ہیں اور وہیں کے کچھ لوگ آجاتے ہیں۔" نائل نے تفصیل بیان کی۔

"کیوں تم اور باقی سب نہیں پڑھتے؟" انعم نے ایک اور سوال کیا۔

"لو کر لو بات اب مزدور اپنا کام چھوڑ کر بھلا کیوں جائیں گے نماز پڑھنے۔ کام کیا انکا باپ کرے گا اور رہی بات میری تو میں نائل چوہدری میرے پاس سب کچھ ہے اچھا کھاتا ہوں اچھا رہتا ہوں اچھا پہنتا ہوں مجھے کیا ضرورت نماز کی۔" بول کر وہ فخریا ہنسا تھا۔

"آہ اگر یہاں زوحان ہوتا تو یقیناً آج میں اس کے ہاتھوں مر چکا ہوتا میرا ہٹلر بھائی۔" اسنے دل ہی دل میں اپنے بھائی کو یاد کیا۔

اتنے میں سفید امامہ سفید شلوار قمیض پہنے داڑھی اور لمبی لمبی مونچھوں والا آدمی دروازے سے اندر داخل ہوا۔ حویلی میں جہاں اب تک شور مچا ہوا تھا اب ایک پل میں خاموشی چھا گئی تھی انعم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ وقت ان کے چہرے کو دیکھتی رہی پھر اپنا سر نیچے کر لیا اور حبیب عدنان چوہدری نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا انعم جو اس پورے وقت میں انکے دبدبے اور رعب سے تھوڑا سا گھبرائی تھی لیکن ان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی اس کی گھبراہٹ سکون میں بدل گئی تھی اسے لگا تھا اسے کوئی ساتھی مل گیا ہے۔

****

"میڈم جی! اس فلم کی پروڈیوسر اور ڈائریکٹر آپ خود ہوں گی؟"

"آف کورس ڈیئر اور تم دیکھنا یہ فلم سپر ہٹ جائے گی۔" اسنے ایک ادا سے کہا۔

"تو اور کیا میڈم جی آپ کی فلم اور سپر ہٹ نہ جائے ایسا بھلا کب ممکن ہے آپ کا تو نام ہی کافی ہے آپ کے فین آپکا نام سنتے ہی دیوانے ہو جاتے ہیں۔"

"ہاں صحیح! مگر تم ذرا جلدی آخری ٹچ دو مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں۔"

وہ ڈریسنگ روم میں آئینے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی وہ بالکل تیار تھی۔ نکی اس کا میک اپ آرٹسٹ اور اسسٹنٹ تھا۔

"میڈم جی آپ نظر کا ٹیکہ لگا لیں آپ کو نظر نہ لگ جائے آپ آج قیامت لگ رہی ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”اتنی کسی آنکھ میں بصارت کہاں جو مجھے نظر لگا سکے۔“اس کی ہر ایک ادا میں شاہانہ پن تھا وہ قدرت کا ایک خوبصورت شاہکار تھی۔

****

”ابو مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔“عروہ اور نگہت دونوں پڑھانے گئی تھیں گھر پر بس وہ اور اشفاق ہی موجود تھے۔

”ہاں جلدی کر پھر مجھے جانا بھی ہے۔“اشفاق نے عجلت بھرے انداز میں کہا۔

”ابو میں ہیر وئن بننا چاہتی ہوں۔“اسنے جلدی سے اپنی بات مکمل کی۔

”کیا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے تجھے کوئی ماسی بھی نہ رکھے۔“اشفاق نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ابو سمجھنے کی کوشش کرو بہت فائدہ ہے اس میں ہم راتوں رات امیر ہو سکتے ہیں پھر آپ جتنی مرضی چاہے شراب پینا جتنے مرضی جوئے میں پیسے ہارنا۔“

”لے پاگل لڑکی بھلا میں کیوں ہارنے لگا تیرا باپ جیتتا ہے صرف سمجھی۔“اشفاق کو اسکی ہارنے والی بات کھٹکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی جی میرا مطلب بہت جیتنا ڈھیر سارے پیسے ہو جائیں گے ہمارے پاس بس امی کو سنبھالنا ہے کسی طرح اگر انہیں پتہ چلا تو وہ کبھی نہیں مانیں گی۔"

"ارے پر تجھے کون ہیروئن بنائے گا؟ ایسے تھوڑی بن جاتے ہیروئن۔"

"ابو آپ اس کی فکر مت کریں وہ سب میں دیکھ لوں گی بس آپ میرا ساتھ دیں پھر دیکھنا کیسے پیسوں کی بارش ہو جائے گی۔" اسنے پیسوں کا لالچ دے کر باپ کو مزید منانے کی کوشش کی۔

"ہاں کہہ تو ٹھیک رہی ہے پیسہ تو خوب ہے اس کام میں کرنا پڑے گا کچھ۔" اشفاق احمد مان گیا تھا۔

اس نے جو سوچا تھا ویسا ہی ہوا تیر عین نشانے پر لگا اب وہ آڈیشن کے لیے جا سکتی ہے امی کو تو ابو سنبھال لیں گے وہ ایکٹریس بننا چاہتی تھی دولت اور شہرت کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

****

"نہیں ایسے نہیں جا سکتے آپ! میں مر جاؤں گی ارحم میرا کوئی نہیں آپ کی سوا پلیز مت جائیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاہاہاہاہابڑی آئی تم اور تمہاری دولت میرے سامنے یہ محض کاغذ ہے اور تم ننھی بے جان چیونٹی کی مانند ایک سیکنڈ کے اندر تمہیں مسل کر رکھ سکتا ہوں۔"

"واہ زبردست گڈ جاب۔" لائٹس بند ہو گئی تھیں سامنے موجود دو آدمی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"کمال لڑکی خوبصورتی کے ساتھ ایکٹنگ بھی کمال کی ہے۔"

اسے ڈائیلاگ دیے گئے تھے جو اس نے بڑی محارت سے اس کریکٹر میں ڈھل کر بول دیے تھے وہ آڈیشن کے لیے آئی تھی۔اب ان دونوں میں سے ایک آدمی اس کے قریب آیا۔

"ایکٹنگ کے علاوہ اور کیا کر سکتی ہیں آپ؟" اسنے اسکے قریب آکر دلچسپی سے اسے دیکھا۔اس آدمی کی عجیب طرح سے گھورتی نظریں اسے زہر لگی تھیں۔

"میں ایکٹنگ کے علاوہ انسانوں کو قتل بھی کرنا جانتی ہوں۔ سو مسٹر تھوڑا پیچھے کیونکہ مشایعم اشفاق ان لڑکیوں کی طرح نازک نہیں ہے جو تم جیسے ٹھرکی مردوں سے ڈر جائے۔" اسی طرح اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔وہ شخص کچھ مسکرایا ہونٹوں کو او شیپ میں گھما کر تھوڑا پیچھے ہو گیا۔

"سلیم چھوڑ تنگ نہیں کر سر آتے ہی ہوں گے اس کی ایکٹنگ اچھی ہے شکل صورت بھی میرا خیال ہے سلیکٹ کر لیتے ہیں باقی سر خود دیکھ لیں گے۔" وہ شخص اب مشایعم کی طرف سے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر آ گیا تھا۔

"جالڑکی معاف کیا تجھے۔" اسنے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

وہ مسکرائی تھی گہری مسکراہٹ مگر اگلے ہی پل اندر داخل ہونے والے شخص کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ قدرے کم ہو گئی تھی۔

"برحان سر! آپ آ گئے" وہ دونوں فوراً سے اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے جبکہ مشایعم اسی طرح وہیں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی گندمی رنگت کھڑے نین نقش بلیک پینٹ کوٹ پہنے اک اداسے آنکھوں سے گلاسز اتارتا ہوا وہ مشایعم کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ لڑکی؟" اس نے مشایعم کو دیکھتے ہوئے ساتھ موجود شخص سے سوال کیا تھا۔

"سر یہ آڈیشن کے لیے آئی ہے ابھی دو سے تین لڑکیوں کا ہی لیا ہے یہ پھر بھی ٹھیک ہے۔"

"اچھا بس! اب اس سلسلے کو ختم کرو ویسے بھی میں لڑکی سلیکٹ کر چکا ہوں۔"

مشایعم کے چہرے پر ایک دم اداسی سی چھا گئی انتہائی فضول قسم کا انسان۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پر سر یہ لڑکی۔" ان دونوں میں سے ایک شخص نے مشایعم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کہنا تھا میں کہہ چکا۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے اپنے کیبن کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"سر پلیز! میری بات سنیں۔" مشایعم وہاں سے ہار کر نہیں لوٹنا چاہتی تھی مجبوراً اسے اس کے پیچھے چلنا پڑا۔

"دیکھئے میڈم! میں ہیروئن سلیکٹ کر چکا ہوں آپ اپنا اور میرا وقت برباد مت کریں۔" برحان نے پیچھے مڑتے ہوئے جواب دیا۔

"پر سر پلیز میری بات تو سن لیں۔"

"سوری!" وہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ لوگ بھی نہ جنہیں قدر ہے انہیں چھوڑ کر انکے پیچھے بھاگ رہے ہیں جنہیں قدر نہیں"۔ سلیم نے مشایعم کو یوں برحان کی منتیں کرتے دیکھ کر تیز آواز میں کہا۔

اسنے اسکی آواز سنی ان سنی کرتے ہوئے دوبارہ برحان کو پکارا۔"مجھے کوئی سائیڈ رول ہی دے دیں سر پلیز نا۔"

اپنے کیبن کا دروازہ کھولتے برحان نے واپس پلٹ کر اسے دیکھا۔

"او کے اندر آؤ۔"

اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا جو بھی تھا اسے فی الحال انڈسٹری میں قدم جمانے تھے۔اسے پہلی سیڑھی پر چڑھانے والے کی ضرورت تھی چڑھانے والا مل جائے تو آگے وہ خود چڑھ سکتی ہے اسے خود پر یقین تھا۔

****

"شام ہونے کو ہے اور اس لڑکی کا کوئی پتہ نہیں اللہ جانے کہاں گئی ہے۔" انھوں نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تجھے زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ گئی ہے اپنی سہیلی کی طرف مجھے بتا کر گئی ہے۔" تخت پر بیٹھے پلر سے ٹیک لگائے اشفاق نے صحن میں ادھر ادھر چکر لگاتی نگہت کو دیکھ کر کہا۔

"جوان بچی ہے کچھ ہو گیا تو آپ نے یوں کیسے جانے دیا؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی آپ فکر نہیں کریں آجائے گی آوارہ تو ہے ہی وہ، آپ کی ایسے ہی سوچ سوچ کر طبیعت خراب ہو جائے گی اسکا تو روز کا یہی ڈرامہ ہے نہ پردے کی نہ نماز کی جہنم میں جائے گی توبہ استغفار۔" عروہ نے ہمیشہ کی طرح اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔

"شرم کرلے بدبخت جائے نماز پر بیٹھی زہر اگل رہی ہے اس معصوم کے خلاف شرم، تو نہیں آتی تجھے بہن ہے تیری اسے جہنم میں بھیجے گی۔" اشفاق کو مشایعم کے بارے میں عروہ کا اس طرح بولنا پسند نہیں آیا تھا۔

"میں تو بس ابو۔"

"چپ ہو جاؤ عروہ اپنی نماز مکمل کرو نہیں ہوتی میری طبیعت خراب بس اللہ میری بچی کو حفظ و امان میں رکھے آج کل کا ماحول نہیں ہے یوں کنواری بچیوں کے گھر سے نکلنے والا۔" وہ ماں تھیں ان کی پریشانی بے معنی نہیں تھی۔

"ہائے ایوری ون!" دوپٹہ گلے میں ڈالے سیاہ فراک پہنے اپنے بالوں کو لہراتے ہوئے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ پکڑے وہ گھر میں داخل ہوئی چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اسکی مسکراہٹ دلکش تھی۔

"یہ لو امی جی آگئی آپ کی لاڈلی۔" عروہ نے اسے دیکھتے ہی منہ بنا کر نگہت سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

"آؤ بیٹا بیٹھ جاؤ۔" انھوں نے شاہی طرز کے عالیشان صوفے سیٹ کی جانب اشارہ کیا انعم مسکراتے ہوئے ایک طرف کو سمٹ کر بیٹھ گئی جبکہ یہ اجازت صرف انعم کو دی گئی تھی ساتھ کھڑی رخشندہ نیچے زمین پر ہی بیٹھی تھی۔

"تو بیٹا کیوں آئی ہو گاؤں گھومنے پھرنے؟" خود ہی جواب دیا گیا۔

"میں یہاں گھومنے نہیں آئی دراصل میں یہاں کسی کام سے آئی ہوں۔" انعم نے عادت کے مطابق سیدھی بات کہی۔

"اچھا تو کس کام سے آئی ہو آپ؟" چوہدری صاحب نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

"جی وہ میں یہاں کی لڑکیوں کو کچھ دین کی باتیں سکھانا چاہتی ہوں۔"

"لو یہ تو ایسے بول رہی ہے جیسے یہاں کی لڑکیاں جاہل ہیں گوار ہیں مسلمان نہیں ہیں۔" عجیب طنز بھرے لہجے میں تلخ نظروں سے انعم کو گھورتے ہوئے تخت پر بیٹھی رخسانہ نے کہا تھا۔

"تم تو چپ کرو۔" چوہدری صاحب نے دبے دبے غصے سے اپنی شریک حیات کو چپ کروایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماشاءاللہ بہت نیک خیال ہیں بچی تمہارے اور کیا کرتی ہو؟" چوہدری صاحب نے ایک اور سوال کیا۔

"جی میں ڈاکٹر ہوں۔" اسنے مختصر اًکہا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ کیا بات ہے اور والد صاحب کیا کرتے ہیں تمہارے؟"

"جی وہ لائر ہیں۔"

"اچھا کیا نام ہے ان کا؟" ایک اور سوال کیا گیا۔

"راؤ ہریرہ عزیز" اسنے سر اٹھا کر جواب دیا۔

ان کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی تھی۔

"اچھا! کیا بات ہے بہت سنا ہے ان کے بارے میں بڑے چرچے ہیں آئے دن خبروں میں روشن تارہ بنے جگمگا رہے ہوتے ہیں۔"

"جی بالکل" اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

"اور کیا کرتی ہو شادی ہو گئی تمہاری بچے وغیرہ کتنے ہیں شوہر کیا کرتا ہے؟" چوہدری صاحب نے بیک وقت کئی سوال کر دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انعم کو اب ان سوالوں سے کوفت محسوس ہو رہی تھی صرف اس کے بارے میں ہوتے تو ٹھیک تھا یہ کچھ زیادہ ہی پرسنل ہو رہے تھے۔

"جی ایک سال ہونے والا ہے بچے نہیں ہیں۔"

"اوہ اچھا! پھر تو شادی بھی کسی ٹاپ کلاس وکیل سے ہی ہوئی ہو گی۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے مزید دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں ان کا اپنا بزنس ہے۔"

"ارے آپ بھی نہ چوہدری صاحب کیسے سوال کرتے ہیں ہماری بچیوں کی طرح تھوڑی سات پردوں میں رہنے والی ہوتی ہیں۔ ذیہ پڑھی لکھی لڑکیاں خود پسند کرتی پھرتی ہیں شادی کے لیے لڑکوں کو اور پھر ماں باپ میں بھی کوئی شرم وحیا نہیں ہوتی فٹ سے شادی کروا دیتے ہیں۔"

چوہدری صاحب کی گھوریوں سے بھی ان کی زبان پر بریک نہیں لگی اپنا پورا خیال ظاہر کرنے کے بعد ہی وہ خاموش ہوئی تھیں۔

"نائل اپنی ماں کو میری نظروں سے دفع کردو۔" انہوں نے غصے سے ساتھ کھڑے نائل کو کہا جو اب تک کی ساری ہونے والی باتیں صرف خاموشی سے سن رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اماں چپ ہو جاؤ دیکھا نہیں بابا جان بات کر رہے ہیں۔'' نائل نے ماں کو چپ کروایا۔

''اچھا تو پھر ہم کہاں تھے؟'' وہ انعم کو دیکھ کر باتوں کا سلسلہ وہیں سے جوڑنا چاہتے تھے اور انعم اس سلسلے کو منقطع کرنا چاہتی تھی۔

''دیکھئے انکل جی باتیں تو ہوتی رہیں گی میں یہاں اب روز آتی جاتی رہوں گی لہٰذا ہم وہ بات کریں جو ضروری ہے۔'' اس نے سارے لحاظ کو بالائے طاق رکھ کر موضوع پر آنا ہی ضروری سمجھا۔

''ہاں کیوں نہیں۔'' چوہدری صاحب کچھ بدمزاہ ہوئے پر نائل کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی آج پہلی بار اس کے باپ کے مقابل کوئی بیٹھا تھا اور بیٹھنے والی بھی ایک نازک سی لڑکی چوہدری صاحب کا بس چلتا تو اسے اس گاؤں سے پل میں رخصت کر چکے ہوتے مگر وہ اس کے فیملی بیک گراؤنڈ سے متاثر ہوئے تھے دوسرا ان کے بے شمار مسائل تھے زمینوں کو لے کر جن کے کیس انعم کے فادر حل کروا سکتے تھے۔

''بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تم جب بھی آؤ جتنی بھی لڑکیوں کو نماز قرآن احادیث کچھ بھی سکھا سکتی ہو اور اگر میری کوئی مدد درکار ہو تو ضرور بتانا۔''

''جی بہت شکریہ۔'' وہ کہہ کر ایک نظر تخت نشین بی بی جی پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

''آپ یہ اچھا نہیں کر رہے چوہدری صاحب آپ کو اس لڑکی سے کیا حاصل؟''رخُسانہ کو یوں النعم کا آنا پسند نہیں آیا تھا۔

''کیا مطلب کیا حاصل بچی ہے اچھا کام کرنا چاہتی ہے بس اللہ اسے کامیاب کرے۔''انھوں نے النعم کو دعا دی اور بات ختم کرنی چاہی۔

''پر بابا جان!''

''بس میں جا رہا ہوں مجھے کچھ کام ہے۔''

نائل کچھ کہنا چاہتا تھا مگر اپنے الفاظ دانتوں تلے ہی دبانے پڑے چوہدری صاحب کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

****

''کہاں گئی تھی مشایعم؟اور یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا؟''نگہت نے پریشانی سے پوچھا۔

''امی جی ریلیکس اور یہ لو یہ مٹھائی کھاؤ۔''اسنے مسکراتے ہوئے مٹھائی کا ڈبہ انکے ہاتھ میں تھمایا۔

"کیوں تمھارے ہاتھ کیا قارون کا خزانہ لگا ہے جو مٹھائی کھلا رہی ہو۔" عروہ چوٹ کیے بغیر نہ رہ سکی۔

"اوہ! میری جل کڑ کڑی بہن بتاتی ہوں بتاتی ہوں اتنی جلدی بھی کیا ہے ابھی مجھے سانس تو لینے دو۔ جاؤ میرے لیے پانی لاؤ۔" وہ اب باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھ کر سینڈل کے اسٹریپ کھول رہی تھی۔

"زہر نہ ڈال لاؤں گلاس میں تمہارے لیے۔" اسنے چڑ کر کہا۔

"مجھے تم سے کسی اچھائی کی توقع بھی نہیں ہے۔ ابو دیکھ لوا سے میں تھکی ہاری گھر لوٹی ہوں اتنی محنت کر کے یہ مجھے پانی بھی نہیں پلا سکتی۔" منہ پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے وہ بچگانہ انداز میں بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عروہ جا جا کر پانی لے آ سنا نہیں تو نے کتنا تھک کر آئی ہے بہن ہے تیری۔" باپ کے بولنے پر عروہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔

"مشایعم ایسا بھی کیا ضروری کام تھا اور کیسی محنت تم تو دوست کے گھر گئی تھی۔" رفعت بیگم نے مزید جاننا چاہا۔

"جی امی جی بس دوست نے بتایا کہ اس کی امی کے رشتے دار میں کوئی بوڑھی عورت ہے جسے کیئر ٹیکر کی ضرورت ہے وہ تنخواہ بھی منہ مانگی دینے کو تیار ہیں تو میں نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اس آفر کو ضائع نہیں جانے دیا۔" جہاں نگہت نے حیرانی کے عالم میں مشایعم کو دیکھا وہیں پانی کا گلاس لاتی عروہ کے قہقہے بلند ہوئے۔

"امی جی ہائے صدقے واری جاؤ اپنی بیٹی پر حرکتیں ہیر ئنوں والی کرتی ہیں اور چلی ہیں محترمہ نوکرانی بننے ویسے مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا تم پیدا ہی نوکرانی بننے کے لیے ہوئی ہو۔" عروہ نے خوب مزاق اڑایا۔

"مشایعم تم کچھ اور بھی کر سکتی تھی یہ کوئی طریقہ ہے کسی کے گھر جا کر کیا کہیں گے سب۔" نگہت نے عروہ کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے مشایعم کو کہا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں کہتا کوئی! اور ان کے گھر کوئی نہیں ہوتا سب بیرون ملک سیٹل ہیں بس وہ گھر میں اکیلی رہتی ہیں اور ضعیف ہیں تو بس میں نے سوچا تھوڑا ثواب ہی کما لیا جائے۔"

"چلو جیسی تمہاری مرضی شکر تم نے بھی کوئی نیکی کرنے کا سوچا۔"

نگہت بیگم کو کم سے کم یہی بہتر لگا کہ وہ اب گھر میں فارغ تو نہیں رہا کرے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ مشایعم تھی ایکٹنگ میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا وہ ابھی نہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ ایکٹریس بننا چاہتی ہے ابھی اسے جھوٹ بولنے تھے۔

****

"ویسے پہلا لڑکا دیکھا ہے جو ناول پڑھتا ہے سچی اوپر سے راجپوت لڑکا اور حیرانگی۔" اسنے مسکراتے ہوئے میسج پڑھا۔

"پر کیوں راجپوت نہیں پڑھ سکتے کیا؟ جب ناول رائٹرز لڑکے ہو سکتے ہیں تو ریڈر بھی ہو سکتے ہیں۔" اسنے جوابا ٹائپ کیا اور بھیج دیا۔

"ہوتے ہیں پر میں نے پہلا بندہ دیکھا ہے اور زیادہ حیرانگی کی بات کہ راجپوت میں خود راجپوت ہوں آئی نو راجپوت لڑکے کیسے ہوتے ہیں کم سے کم ناول پڑھنے والے تو نہیں ہوتے۔" دوسری جانب سے اب تفصیلی میسج موصول ہوا۔

اس نے اپنی آنکھوں کو تھوڑا کھول کر موبائل کی اسکرین کو دیکھا اور مسکرا دیا یہ لڑکی تو پکا سیٹ ہونے کا ارادہ رکھتی ہے کتنی پاگل ہے ویسے۔

"میں جانتی ہوں میں آپ کا دماغ کھا رہی ہوں۔" اس لڑکی نے ایک اور میسج کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

But really shocking

اسکے کچھ ٹائپ کرنے سے پہلے ایک اور میسج آیا۔

"ہاں بالکل میں جانتا ہوں لڑکیاں سائیکو ہوتی ہیں۔" اس نے اپنے سر پر ہاتھ مار کر یہ ٹائپ کیا تھا۔

"اچھا تو کیسی ہوتی ہیں سائیکو لڑکیاں مسٹر؟" دوسری جانب سے لڑکی نے کچھ چڑتے ہوئے دوبارہ میسج کیا۔

"سچ میں میں بتاؤں آپ کو؟"

"ہاں بتاؤ اب بولا ہے تو بتاؤ مجھے بھی تو پتہ چلے۔"

"پر میرے بتانے سے کیا ہوگا؟" وہ جو بھی تھی مگر اسے تنگ کرنے میں اسے مزہ آرہا تھا۔

"دس دفعہ تو بولا میرے لیے نیا تھا لڑکے کا اوپر سے راجپوت لڑکے کا ناول پڑھنا تم فرسٹ پرسن ہو جسے میں نے دیکھا تو اس لیے دوبارہ میسج کیا اب آیا سمجھ تو اب بتاؤ لڑکیوں کی سائیکی؟" اسنے طویل میسج بھیجا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ شکریہ آپ کا کہ آپ نے مجھے دوبارہ میسج کیا اور کچھ؟" اسنے اسکی بات کو نظرانداز کر کے مختصراً کہا اور منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا آہ! اب رکھ دینا چاہیے موبائل یہ لڑکی تو صحیح چپکو ہے۔

"آپ مجھے بتا دیں؟" اسنے موبائل رکھ دیا تھا مگر نوٹیفیکیشن ٹون سے اسے پھر اٹھانا پڑا اُف یہ لڑکی پھر سے کیا مصیبت ہے۔

"سائیکو مطلب وہ دوبارہ اسے ہی میسج کرتی ہیں جو لڑکا انہیں اٹریکٹ کرتا ہو یا پھر وہ بندہ انہیں شریف لگتا ہو اور وہ سمجھتیں ہیں کہ ہم بہت خوبصورت ہیں جب کہ ایسا کچھ نہیں ہوتا۔" اسنے اب غصے میں ٹائپ کیا۔

"واقعی تم نے کتنی ریسرچ کی ہوئی ہے لڑکیوں پر گڈ، ناول کا اثر ہے یہ! پر دیکھو میں تم سے امپریس یا تمہاری طرف اٹریکٹ نہیں ہوئی۔"

اس کے لیے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا اگر امپریس یا اٹریکٹ نہیں ہوئی تو اتنی باتیں کیوں بنا رہی ہے یہ پاگل لڑکی۔

"میں صرف بتا رہا تھا سائیکو لڑکیاں کیسی ہوتی ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے کہا ہے لڑکیاں سائیکو ہوتی ہیں یعنی آپ نے سائیکو مجھے کہا ہے نا؟"

"جو آپ سوچیں اوکے گڈ نائٹ۔"

اسنے تنگ آکر آخری میسج کیا اور موبائل رکھ دیا۔

"'یا کر رہی ہو ہیروئن؟" عروہ اسکے پاس آئی۔

"تم سے مطلب" اسنے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں جان نہیں سکتی تمہاری بہن ہوں میں۔"

"اوہ تو آج خیال آیا تمہیں کہ میں تمہاری بہن ہوں؟"

"اچھا چھوڑو نا بتاؤ تم ہنس کیوں رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"اس لیے کہ آج تم جیسی سائیکو لڑکی کو بے وقوف بنانے میں مجھے بہت مزہ آرہا تھا۔"

"کیا مطلب وہ کیسے؟" عروہ اب اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی وہ جاننا چاہتی تھی رات کے ایک بجے وہ کس سے موبائل پر باتیں کر رہی ہے اور باتیں بھی ایسی جس سے وہ مسکرا رہی ہے۔

"بس میں نے آج تک لڑکوں کو لڑکیوں کا سر کھاتے اور تنگ کرتے دیکھا تھا مگر جب سے یہ لڑکے کے نام کی آئی ڈی بنائی ہے تب سے میں حیران ہوں لڑکیاں خود مجھ سے باتیں کرنے کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہانہ ڈھونڈتی ہیں پتہ نہیں کیوں جب کہ انہیں چاہیے میرا نام دیکھتے ہی دور ہو جائیں کہ کسی لڑکے کی آئی ڈی ہے کیا ہو گیا ہے آج کل کی لڑکیوں کو۔''

''توبہ توبہ بے حیا ہوتی ہیں ایسی لڑکیاں دین ایمان ہی مر جاتا ہے ان کا مجھے دیکھو مجال ہے جو فالتو موبائل کو ہاتھ بھی لگاؤں تو۔''

''ایک تو تمہیں اپنے علاوہ کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔'' مشایعم کو عروہ کی ہر بات میں اپنی تعریف کرنے والی عادت سے شدید چڑ تھی۔

''تو اور کیا نہیں دیتا، ویسے تمہیں کس نے کہا تھا لڑکوں کی آئی ڈی بناؤ تمھیں لڑکیوں کے نام نہیں ملے تھے کوئی۔''

''میرا دل چاہ رہا تھا اس لیے بنائی اور زیادہ سوال جواب کرنے کی ضرورت نہیں اب جاؤ یہاں سے مجھے سونے دو۔''

وہ بول کر اپنی جگہ پر لیٹ کر کمرے کی چھت کو گھورتے ہوئے ابھی بھی یہی سوچ رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے؟ کس سمت جا رہے ہیں لوگ؟ دین ایمان کرتے رہتے ہیں پھر کیوں عمل نہیں کرتے لڑکیاں کہہ رہی ہوتی ہیں لڑکے برے ہوتے ہیں وہ فلرٹ کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں وہ دھوکہ دیتے ہیں وہ نکاح کے وعدے کر کے پردے دار لڑکی کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ اس سب میں غلطی تو لڑکیوں کی ہوتی ہے وہ موقع ہی کیوں دیتی ہیں کیا ان کا دل اس قدر خالی ہوتا ہے کہ کسی بھی لڑکے کے دو پیار بھرے بول سن کر ان کی جانب مائل ہو جائیں یا ان کا ایمان اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ ان کے وعدوں پر اندھا اعتماد کر لیں کیوں اپنا معیار بلند نہیں رکھتی لڑکیاں؟ وہ یہی باتیں سوچتی ہوئی نیند کی وادیوں میں جا بسی تھی۔

****

سر کو سجدے میں جھکائے وہ اپنے پروردگار کی پاکی بیان کر رہا تھا اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ رو رہا تھا نہ جانے کیوں جبکہ اس کی محبت تو تھی ہی یک طرفہ پھر کیوں وہ اس قدر خود کو ٹوٹا ہوا محسوس کر رہا تھا کیا وہ ایک لڑکی کی چند باتوں سے اتنا ٹوٹ گیا تھا کہ اسے لگ رہا تھا وہ زمانے سے ہار گیا ہے وہ محبت سے ہار گیا ہے وہ دوبارہ محبت جیسے جذبے کو محسوس نہیں کر پائے گا۔ نا جانے کیا کھیل کھیل رہی تھی زندگی اس کے ساتھ۔

اس نے نماز پڑھی اس کا دل اب قدرے مطمئن ہوا تھا مگر ذہنی سکون ابھی اسے نہیں مل پایا تھا وہ کیوں سوچ رہا ہے اسے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے خود سے سوال کیا۔۔۔کیا کوئی مجھ سے زیادہ بد نصیب ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی مجھ سے زیادہ ٹوٹ سکتا ہے؟ کیا کوئی مجھ سے زیادہ بے بس اور مجبور ہو سکتا ہے؟ اس نے ہمیشہ سے جو چاہا تھا وہ پایا تھا۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ ٹوٹا تھا۔ سبز آنکھوں میں سرخی در آئی تھی چھاج سی پلکیں تر تھیں جیسے ابھی ابھی تازہ سبز گھاس پر بارش کی چند بوندیں اپنی نشانی چھوڑ گئی ہوں۔ دل نے ایک ہی آہ بھری تھی۔

"ایسے تو تجھے جینے کا ارادہ نہیں تھا اے زندگی۔"

****

www.novelsclubb.com

زندگی میں درد بہت

ملتے ہیں لوگوں کو

مگر بہت سے لوگ اس

درد میں جیا کرتے

ہیں بالکل اسی طرح

جس طرح جیتے آئے

تھے وہ زندگی

جبکہ کچھ لوگ ہار

جاتے ہیں ٹوٹ جاتے ہیں

کانچ کی مانند

مرجھا جاتے ہیں

گلاب کی مانند

مگر پھر بھی

وہ ہٹتے نہیں پیچھے اپنے مقصد سے

کچھ وقت وہ یونہی ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا پھر خود ہی باہر جانے کے لیے قدم بڑھا دیئے ابھی وہ مسجد سے کچھ دور چلا تھا کہ اسے رنگ برنگی ٹوپی سیاہ پاؤں تک آتے جُبّے میں ملبوس سامنے ایک بابا نظر آیا اس نے جیب سے کچھ پیسے نکال کر اس کے سیاہ باؤل میں ڈال دیے اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے ہاتھ میں موٹے موٹے دانوں کی تسبیح تھی اور ساتھ ہی تقریباً ہر انگلی میں رنگ برنگی انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں اس نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر ایک نگاہ اپنے ہاتھ پر ڈالی۔

"خالی ہاتھ مکمل خالی ہاتھ کیا میں اس بابا سے بھی زیادہ خالی ہوں اس کے ہاتھ میں کتنا کچھ ہے جبکہ میرے ہاتھ میں موجود میری تو قسمت کی لکیریں بھی مجھ سے کھیل رہی ہیں۔"

"کیا سوچ رہے ہو بچے زندگی سب کی امتحان لیتی ہے زندگی سب کو سبق دیتی ہے کیا ہوا جو آج تو ہار گیا مگر تیری قسمت میں جیت ہے یہ ہار تو عارضی ہے تو صبر رکھ تو وہ پالے گا جو تو چاہتا ہے۔" اس نے ہاتھوں سے نظریں ہٹا کر اس بابا کے چہرے کو دیکھا یہ کیسے جانتے ہیں مجھے انہیں کیسے پتا میں ٹوٹا ہوا ہوں انہیں کیسے معلوم میری زندگی مجھ سے امتحان لے رہی ہے۔ کیا میرے چہرے پر میرے دل میں موجود راز بھی نظر آنے لگے ہیں کیا اب ہر انسان جان جائے گا میں ہار چکا ہوں؟

"تو میرے ساتھ چل۔" اس بابا نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں مضبوطی سے پکڑ لیا۔

وہ پوچھنا چاہتا تھا کہاں لے جا رہے ہو مجھے مگر وہ بنا کچھ کہے ایک بے جان وجود کی طرح ساتھ چلتا رہا۔ وہ اب اسے اپنے ساتھ لیے بینچ پر بیٹھ گئے تھے سورج کی ہلکی ہلکی سی کرنیں صبح کے ڈھل جانے کی اور دوپہر کی آمد کی نوید سنا رہی تھیں مگر حسب معمول موسم آج زیادہ سرد نہیں تھا

www.novelsclubb.com

جنوری کی 3 تاریخ تھی دو تاریخ جا چکی تھی یہ دو تاریخ اس کی زندگی کی بدترین تاریخ اور دن تھا۔ جسے بیتے کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے۔

''تو کیوں اداس ہوتا ہے بچے دنیا کے ہر انسان میں بے وفائی ہے ہر انسان کسی نہ کسی غرض کے تحت ہی محبت کرتا ہے ہر رشتہ کسی نہ کسی شے سے تجھ سے جڑا ہے صرف ایک وہ ذات ہے اس نے انگشتِ شہادت فضا میں بلند کی وہ جو پاک ذات ہے نا ایک وہی ہے جو بے غرض محبت کرنے والا ہے تو صبر رکھ تیرے صبر کا بدلہ وہ دے گا۔ جب انسان صبر سے کام لے کر معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہے تو اللہ خود اس کا معاملہ حل کرتا ہے۔''

''تو میرے بچے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دے! تو خالی ہاتھ نہیں رہے گا تیری آنکھیں مجھے تیرا درد بتا رہی ہیں مگر تیرے ماتھے پر جو لکیریں ہیں یہ ہے وہ جو تجھے ملے گا۔'' وہ یک ٹک انھیں دیکھتا رہا کون تھے یہ کتنا پیارا بولتے ہیں اتنا صبر کیا میں اتنا صابر بن سکتا ہوں جبکہ میں تو اتنا دیندار بھی نہیں پھر کیسے اور کیوں کر۔

اب وہ بزرگ کوئی شعر پڑھتا ہوا وہاں سے جا رہا تھا اس کی نگاہیں دور تک انکا پیچھا کرتی رہیں

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

غم کو سہنے میں بھی قدرت نے مزا رکھا ہے

****

یہ اس کا پہلا ڈرامہ تھا جس کے لیے اسے سلیکٹ کیا گیا تھا۔اس کے ٹی وی پر آنے کی دیر تھی اور محلے میں موجود ہر عورت ان کے گھر پر بیٹھی نظر آرہی تھی وہ اس وقت گھر سے باہر تھی اشفاق بھی گیا ہوا تھا۔ مگر نگہت اور عروہ گھر ہی موجود تھیں۔

نگہت کو سن کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا نہیں ایسا نہیں ہے میری بچی تو کسی کی دیکھ بھال کو جاتی ہے وہ کیوں جانے لگی بھلا ڈرامے میں۔

"نگہت بیگم ہم تو آپ کو شریف ہی سمجھ رہے تھے اتنے سالوں سے ساتھ ہیں آپکے۔"

"محلے کی بات ہے ہمیں تو لگتا تھا آپ کی دونوں بچیاں دیندار ہوں گی آپ کی طرح شریف مگر آپکی چھوٹی والی نے تو توبہ استغفار کیا گل کھلا دیا اور دوسری عروہ اسے تو اپنے علاوہ کوئی نظر ہی نہیں آتا۔"

عروہ کو گھورتے ہوئے برا سامنہ بنا کر پڑوس کی آنٹی نازو نے اپنی رہی سہی کسر پوری کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اگر ہماری بیٹی ایسی ہوتی تو ٹانگیں توڑ دیتی اس کی۔''ریشما بیگم نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

آنٹی جی آپ یہ سب کیا بول رہی ہیں دِکھ نہیں رہا آپکو امی کی طبیعت خراب ہو رہی ہے ہمیں پتا ہے ہماری مشایعم کیسی ہے کوئی اور لڑکی آ رہی ہو گی ڈرامے میں۔''ان کے گھر ٹی وی نہیں تھا وہ کئی سال پہلے اشفاق نے نشے کے لیے رقم نہ ملنے پر بیچ دیا تھا آج کل کیا چل رہا ہے انہیں کچھ نہیں پتہ ہوتا تھا محلے کی عورتوں نے آ کر انہیں یہ خبر دی جوان کے لیے واقعی حیرت کی بات تھی "مشایعم "نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

''کوئی اور لڑکی نہیں تیری بد چلن بہن ہی تھی میں خود اپنی ان گنہگار آنکھوں سے دیکھ کر آئی ہوں ابھی تو بھی آ کر دیکھ لینا اب تو روز ہی آئے گی تیری بہن۔''

''توبہ توبہ پہلے تو مجھے لگا کوئی اور ہے مگر جب دیکھا غور سے تو وہی تھی اور ایسے مردوں کے ساتھ کھڑی ہو کر تصویریں ویڈیو بنوا رہی تھی آوارہ کہیں کی۔''

پانچ عورتیں مسلسل کچھ نہ کچھ بولنے میں لگی ہوئی تھیں مشایعم کو سیٹ پر جاتے دس دن ہو گئے تھے اور ان دس دنوں میں ہی اس کی بے پناہ خوبصورتی اور ایکٹنگ نے لوگوں کو اس کا دیوانہ کر دیا تھا ہر جگہ بس مشایعم نام ہی گردش کر رہا تھا اور آج جب وہ شوٹنگ کے لیے گئی تھی پیچھے سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سارے محلے کی عورتیں ان کے گھر جمع ہو گئی تھیں نگہت ابھی تک ماننے کو تیار نہیں تھی کہ اس کی مشایعم ایسا بھی کر سکتی ہے یہ قدم بھی اٹھا سکتی ہے مگر کیسے۔

عروہ نے غصے میں آکر دو چار باتیں سنا کر ان عورتوں کو گھر سے نکالا تھا مگر جب وہ واپس پلٹی تو اسے نگہت بہوش نظر آئی۔"امی"

(''واقعی اولاد بہت بڑی آزمائش ہے'')۔

****

وہ شام تک گاؤں کی بہت سی لڑکیوں عورتوں اور بچیوں سے مل چکی تھی واقعی دین کی کمی بہت تھی کسی کو نماز تک نہیں آتی تھی بلکہ وہاں موجود بہت سے لوگوں کو کلمہ تک کا مطلب نہیں آتا تھا مگر وہ عہد کر چکی تھی وہ مدد کرے گی اسے ایک دلی خوشی محسوس ہو رہی تھی۔

****

دن گزر رہے تھے اس کا گاؤں آنا جانا معمول بن گیا تھا۔اور اب اس نے اپنے ساتھ ایک عالمہ لڑکی بھی رکھ لی تھی جو ان کی اصلاح کر رہی تھی اس پورے وقت میں اس نے جس بات کو سب سے زیادہ نوٹ کیا وہ تھا وہاں موجود ہر انسان کا رویہ ان کا شکر ادا کرنا واقعی وہ جو بھی ہو جس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حال میں بھی ہو مگر ان کی زبان پر یا اللہ تیرا شکر موجود ہوتا بے شک وہ نماز نہ پڑھتے ہوں حدیث کے مطابق پڑھنا نہ جانتے ہوں کلمہ آتا ہو تو مطلب سے کوسوں دور ہوں مگر وہ شکر گزار تھے۔ گندا پانی جس میں نہ جانے کتنے ہی جراثیم ہو سکتے ہیں اور بہت دور کی مسافت طے کر کے بوتلوں میں لاتے ہوں مگر پانی کا ایک گلاس پیتے ہوئے بھی وہ نہ جانے کتنی بار شکر ادا کرتے دکھائی دے رہے تھے سوکھی روٹی کے ساتھ کبھی پیاز تو کبھی ٹماٹر کھاتے ہوئے ان کے منہ سے یا اللہ تیرا شکر ہے وہ جب جب سنتی تب تب خود کو بہت چھوٹا بہت بے علم پاتی کیا وہ شکوہ کرنا نہیں جانتے تھے؟ کیا وہ نہیں کہہ سکتے تھے اللہ پاک ہم بھی آپکے ہی بندے ہیں؟ کیا وہ ان جھگیوں کو چھوڑ کر ہماری طرح گھروں میں بسنا نہیں چاہتے تھے؟ وہ لوگ شکوہ نہیں کرتے تھے شکر ادا کرتے تھے تو وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ وہ خود سے سوال کرتی اور پھر اسکا ضمیر اسے جواب دیتا۔

کیونکہ وہ بے علم تو تھے مگر ہماری طرح جاہل نہیں تھے جنکے پاس بے شمار اشیاء موجود ہوں مگر شکر ادا کرنے کے بجائے اس شے کے لیے قسمت کو کوس رہے ہوں گے جو زیادہ ضروری بھی نہیں۔(" آج کل سب عالم بنے بیٹھے ہیں جبکہ علم بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے اور بغیر علم کے بھی اصل علم انکے پاس ہے شکر ان کے لبوں سے نہ جانے کتنی بار ادا ہوتا ہے جب کہ ہم ان سے

www.novelsclubb.com

اچھا کھاتے ہیں اچھا پیتے ہیں اچھا پہنتے ہیں اس حساب سے تو ہمیں ان سے کئی گنا زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے مگر بد قسمتی سے ہم میں شکر تو کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا")۔وہ خیالات کے گہرے سمندر میں غوطے کھانے میں مصروف تھی جب سامنے سے نائل آتا ہوا نظر آیا۔

"اسلام علیکم ڈاکٹرنی صاحبہ۔"

"وعلیکم السلام" وہ سلام کا جواب دیتی وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ وہ پھر راستے میں آگیا۔

"کیا پرابلم ہے آپکی کیوں سامنے آجاتے ہیں آپ۔" انعم نے عجلت بھرے انداز میں کہا۔

"اب اتنی عظیم ہستی جب سامنے سے گزریں گی تو کیا مجھ ناچیز کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ سلام ہی کر لیا جائے۔" اسنے شریر مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے مزید تنگ کرنا چاہا۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ نے سلام کیا میں نے جواب دیا اب سامنے سے ہٹیں۔"

نائل اسکی آنکھوں میں غصہ صاف دیکھ سکتا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" وہ ایسا ہی تھا بس دو منٹ لازمی رک کر انعم کو تنگ کرتا اور جب اسے غصہ آنے لگتا تب وہ سامنے سے ہٹ جاتا تھا۔

اس کی اس حرکت سے اب انعم کو نفرت ہوتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بد تمیز انسان چوہدری صاحب خود کتنے اچھے ہیں مگر بیٹا انتہائی عجیب۔" دل میں بڑبڑاتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

****

آج وہ بہت کچھ سیکھا کر گھر لوٹی تھی وہاں موجود بہت سی لڑکیوں نے نماز سیکھ لی تھی کچھ اس لیے انعم کو آسانی ہو رہی تھی کیونکہ وہ خود بہت لگن سے سیکھ رہی تھیں اور ("جو انسان خود سے علم حاصل کرنا چاہے تو اس کی راہ میں بھلا رکاوٹیں کیسی")۔

لاؤنج میں قدم رکھتے ہی زبیدہ بیگم کی گرجدار آواز نے اسکے قدم وہیں روک دیئے تھے وہ کسی سے بہت تیز آواز میں محو گفتگو تھیں اور ان کے چیخنے سے صاف واضح تھا کچھ غلط ہے اسے وہاں سے باہر جاتی رخشندہ نظر آئی۔

"کیا ہوا ہے رخشندہ؟" اس کی آنکھیں نم تھیں انعم سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر بات کیا ہوئی ہے اسے مہینہ ہو چکا تھا گاؤں میں تعلیم دیتے اور جب جب وہ گھر آتی اس کا سامنہ زبیدہ بیگم سے کم ہی ہوا البتہ صبح ناشتے اور رات کے کھانے کے وقت ہی ملاقات ہوتی۔ روشان بھی مہینے سے پہلے کا کہہ کر گیا تھا مگر کام ختم نہ ہونے کی وجہ سے وہ نہیں آسکا اس پورے مہینے میں اس نے محسوس کیا تھا زبیدہ بیگم اس سے پہلے کی طرح بات نہیں کیا کرتیں تھیں اس نے کافی حد تک

کوشش کی بات کر کے پوچھنے کی مگر زبیدہ بیگم نے دوٹوک الفاظ میں اسے خاموش رہنے کا ہی مشورہ دیا البتہ بات بہ بات وہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں انعم تم اب مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتی تم تو مہمان ہو اب۔

ان کی اس بات کو انعم زیادہ سیریس نہیں لیتی تھی وہ صرف وقتی غصہ سمجھتی اسے معلوم تھا زبیدہ بیگم کو اس کا گاؤں جانا خاصا پسند نہیں ہے مگر آج ان کا اس طرح غصے میں ہونا کچھ اور سگنل دے رہا تھا۔

"بتاؤ رخشندہ؟"

"یہ کیا بتائے گی میں بتاتی ہوں۔" وہ رخشندہ سے پوچھ رہی تھی کہ اپنے کمرے سے آتی سرخ چہرہ لیے زبیدہ بیگم کی آواز پر وہ ٹھٹک سی گئی۔

"امی جی کیا ہوا کوئی مسئلہ ہوا ہے۔"

"چٹاخ" اس کا اتنا پوچھنا تھا کہ زبیدہ بیگم کا ہاتھ انعم کے رخسار کو سرخ کر گیا وہ اس حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی اس لیے لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب گرنے کو ہو گئی مگر پیچھے سے آتے روشان نے اسے تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''موم یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟''۔جہاں انعم فریز ہو گئی تھی وہیں اس پورے چل رہے ڈرامے کو روشان بالکل سمجھ نہیں پایا تھا۔

''ہاں ابھی تمہیں ہی فون کرنے والی تھی اور بلایا ہے اس کے باپ کو آتا ہو گا وہ بھی تو دیکھے اپنی بیٹی کے لچھن۔''

''پر موم بات کیا ہوئی ہے؟''روشان دونوں کو دیکھ رہا تھا انعم جس نے ہاتھ منہ پر رکھا ہوا تھا اور آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے اور دوسری جانب زبیدہ بیگم غصے سے انعم کو گھور رہی تھیں۔

''مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو پوچھو اپنی اس بد چلن بیوی سے کیا کرنے جاتی تھی یہ گاؤں۔''غصے سے انعم کی جانب انگلی اٹھاتے ہوئے زبیدہ بیگم نے کہا۔

''بس امی جی بس بہت ہو گیا آپ یہ کیا بول رہی ہیں اور کیوں الزام لگا رہی ہیں مجھ پر آپ کو شرم نہیں آتی میں آپ کا احترام کر رہی ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھے ڈرپوک عورت سمجھ کر مجھ پر تہمت لگائیں۔''انعم کے ضبط کا پیمانہ جواب دے گیا تھا تبھی وہ زبیدہ بیگم کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔''الزام اور تم پر میں تو اس منحوس گھڑی کو کوس رہی ہوں جب تم جیسی عورت کو اس گھر کی بہو بنا کر لائی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”مجھے کوئی بتائے گا آخر اس گھر میں چل کیا رہا ہے؟“روشان کے چلانے سے زبیدہ بیگم کچھ خاموش سی ہو گئی تھیں۔

”ایک منٹ میں دِکھاتی ہوں تمہیں۔“وہ اپنے کمرے سے ایک لفافہ لائی تھیں جس میں انعم کی اور ساتھ نائل کی ناقابل برداشت تصویریں اور کچھ لیٹرز تھے زبیدہ بیگم نے پھینکنے کے سے انداز میں روشان کے ہاتھ میں وہ دونوں چیزیں تھمادی تھیں۔

روشان ہر تصویر کو بغور دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی چوڑی پیشانی پر موٹی موٹی لکیریں ابھرنے لگی تھی اور آنکھیں سرخ ہوتی جارہی تھیں۔انعم نے اس کے ہاتھ سے تصویریں لی اور ایک نظر تصویروں پہ ڈالتے ہی بے ساختہ چیخ ماری۔

”نہیں یہ نہیں ہو سکتا روشان یہ جھوٹ ہے یہ سب غلط ہے یہ دھوکا ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔“

****

”واہ شاور ماننا پڑے گا تمہارا کام قابل تعریف ہے یقین نہیں ہوتا یہ سب جھوٹا مواد ہے بالکل سچ لگ رہا ہے۔“فون کی دوسری جانب سے آنے والی آواز میں خوشی صاف جھلک رہی تھی۔

”شکر ہے سر آپ کو پسند آگیا۔“مخاطب نے سکون کا سانس لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

''شرم آتی ہے انعم مجھے تمہارا نام لیتے ہوئے تم! تم یہ سب کر سکتی ہو تم اس قدر گر سکتی ہو تم نے آج میرا یقین توڑ دیا کیوں کیا تم نے ایسا۔'' روشان کی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ نمی در آئی تھی اس کی آواز دکھ سے لبریز تھی۔ ''تم نے آج تک جو مانگا میں نے تمہیں دیا تم نماز پڑھتی تھی تم قرآن کی تلاوت کرتی تھی تم خود کو اچھے سے ڈھانپ کر رکھتی تھی مگر تم اندر سے اتنی گری ہوئی تھی تم نے اس حرکت کے لیے اسلام کا سہارا لیا کیا تمہاری عبادت صرف دکھاوا تھی۔'' وہ دھیرے دھیرے بولتا اب تلخ ہو گیا تھا آنکھوں کی نمی دوبارہ غصے میں ڈھل چکی تھی۔

''نہیں روشان خدا گواہ ہے یہ سب جھوٹ ہے روشان میرا یقین کریں روشان خدا کے لیے میں یہ سب نہیں کر سکتی۔'' وہ تڑپ اٹھی تھی۔

''بس کرو انعم اور کتنا گرو گی مجھے تو پہلے دن ہی یقین کر لینا چاہیے تھا جب تم نے کہا تھا ممی کو تم کسی دوسری وجہ سے گاؤں جا رہی ہو''۔ انعم نے درد سے بھری نظریں اٹھا کر روشان کو دیکھا میں نے یہ تو کبھی نہیں کہا۔

''ایک ہفتے سے پورے ایک ہفتے سے کبھی کچھ کبھی کچھ ممی جی تمہارے بارے میں مجھے بتا رہی تھیں مگر میں تھا جس نے یقین ہی نہیں کیا میں نے تم سے بھی نہیں پوچھا میں نے انہیں کہا میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خود دیکھ لوں گا میں نے زندگی میں پہلی بار تمہاری وجہ سے اپنی ماں کی بات پر یقین نہیں کیا جب کہ وہ صحیح تھیں وہ غلط ہو ہی نہیں سکتیں تمہیں شرم نہیں آتی انعم تم اس قدر کیسے گر سکتی ہو مجھ سے طلاق مانگ کر تو دیکھتی میں تمہیں دے دیتا دین کا سہارا لینے کی کیا ضرورت تھی؟''

''نہیں روشان پلیز چپ ہو جائیں۔'' اس نے کانوں کو ہاتھ لگا لیے تھے روشان کے الفاظ اس کے کان میں کانچ کی مانند چبھ رہے تھے۔

''ممی جی پلیز آپ بتائیں نا ممی جی یہ سب جھوٹ ہے ممی جی خدارا بتا دیں ممی جی میں ایسا نہیں کر سکتی۔'' وہ روتی تڑپتی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

''کیا بتاؤں میں ہاں گھٹیا عورت تمہارا کردار ہی داغدار ہے مجھے تو کب سے شک تھا اور آج جب یہ تصویریں دروازے پر کوئی دے کر گیا اب تو یقین آ گیا تم نہایت ہی گری ہوئی عورت ہو۔''

''رخشندہ'' اس نے امید سے نظریں اٹھا کر رخشندہ کو دیکھا مگر وہ وہاں کہیں نہیں تھی روشان کے آنے سے پہلے ہی سب ملازم وہاں سے جا چکے تھے۔

''روشان آپ رخشندہ سے یا چوہدری صاحب یا گاؤں میں کسی سے بھی پوچھ لیں یہ جھوٹ ہے یہ الزام ہے پلیز۔'' اسنے اپنے ہاتھ جوڑ دیے تھے مگر اس کی صدا سننے والا وہاں کوئی موجود نہیں

تھا اسکی طرف داری کے لیے وہاں کوئی آنے والا نہیں تھا اسے مجرم بنا دیا گیا تھا اس جرم کا جو اس نے کیا ہی نہیں یہ کیسے ممکن تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں جھوٹی ہوں سچ سامنے آیا تو تم مجھے ہی جھوٹا بنانے بیٹھ گئی گھٹیا عورت تیری ماں بھی تیری طرح ہو گی۔"

"شٹ اپ! ایک لفظ اور نہیں۔" اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں اور وہ سامنے کھڑی انگلی اٹھا کر چلا رہی تھی زبیدہ بیگم ایک دم خاموش ہو گئی تھیں انہیں انعم کے چہرے سے خوف آیا تھا۔

"جو کہنا ہے جتنے جھوٹے الزام لگانے ہیں لگا لیں مجھ پر مگر میری ماں کے بارے میں کچھ کہا تو مجبوراً میں بڑے چھوٹے کی تمیز بھول جاؤں گی اگر بات میری ماں پر آئی تو بھول جاؤں گی آپ کون ہیں مجھے نازک عورت سمجھنے کی غلطی مت کرنا میں سن رہی ہوں آپ کی بکواس کیوں کہ میں رشتوں کی عزت کرتی ہوں۔"

"بس بہت ہو گیا دور ہٹو موم سے۔" روشان نے انعم کا ہاتھ پکڑ کر اسے دور کیا۔

"دیکھا روشان یہ عورت پاگل ہو گئی ہے ابھی فارغ کرواسے ابھی طلاق دو۔" زبیدہ نے انگلی اٹھا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”پر موم!“ روشان نے ماں کو دیکھا وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

”میں نے کہا ابھی طلاق دو نہیں تو میں اسے اور خود کو جان سے مار دوں گی۔“ وہ اپنے مقصد سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھیں وہ غصے میں اپنے کمرے کی جانب بڑھیں روشان بھی ان کے پیچھے بھاگتا ہوا گیا۔

وہ اب واڈروب میں موجود ریوالور نکال رہی تھیں۔

”یہ کیا کر رہی ہیں آپ موم؟“ روشان نے ڈرتے ہوئے ہوئے کہا۔

”میں خود کو شوٹ کر دوں گی اگر ابھی اور اسی وقت تم نے اس عورت کو طلاق نہیں دی تو۔“ وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

”موم یہ کوئی گڑیا گڈے کا کھیل نہیں ہے صبر سے کام لیں پلیز ایسا مت کریں موم۔“

”میں نے کہا ابھی تو ابھی۔“ ان کی آواز میں گرج تھی وہ اب دوبارہ لاؤنج میں آ گئے تھے وہاں کوئی نہیں تھا بس وہ تنہا زمین پر بیٹھی رو رہی تھی۔

”میں نے کہا دو طلاق وہ گن کو اپنے ماتھے پر لگائے انگلی ٹریگر پر رکھے چیخ رہی تھیں۔“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روشان کے لیے سب ہینڈل کرنا مشکل ہو رہا تھا اس کا حال برا تھا یہ سب کیا تھا کیوں تھا کس لیے تھا کچھ پتہ نہیں تھا اور پھر مجبوراً اسے ان تین الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کرنا پڑا جو لفظ انعم کے لیے انتہائی بدترین تھے اور زبیدہ بیگم کے لیے سکون بخش۔

روشان بول کر گھر سے باہر چلا گیا تھا جب کے زبیدہ بیگم گہری مسکراہٹ لبوں پہ سجائے مسکراتے ہوئے واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔بیٹے کی زندگی کی خوشیاں غموں میں بدل کر ایک معصوم لڑکی پر تہمت لگا کر وہ فتح یاب ہوئی تھیں اب جو بھی ہو گا انہیں کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا کیونکہ جو وہ چاہتی تھی وہ ہو گیا تھا۔

اس کی آنکھوں کے آگے دھند چھا رہی تھی زمین پر جگہ جگہ تصویریں بکھری پڑی تھیں اور وہ ان جھوٹے مواد کے بیچ بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

"اللہ پاک! اس نے آنسو اور درد سے بھری نگاہوں کو اوپر کی جانب اٹھایا آپ جانتے ہیں میں نے کچھ غلط نہیں کیا میں تو دین کو پھیلانا چاہتی تھی میں تو لوگوں کو نیکی کی طرف لانا چاہتی تھی اس کا صلہ آپ نے مجھے یہ دیا کیوں آخر کیوں اللہ پاک جواب دیں مجھے۔" اب وہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے ہوئے تھی اور پوری شدت سے چلا رہی تھی۔ "میں نے آپکی عبادت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی میں تہجد تک میں آپ سے ہر لمحے معافی مانگتی رہی پھر بھی آپ نے میرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساتھ یہ سب کیا کیوں اللہ پاک کیوں کیا میں انسان نہیں کیا میں آپ کو ستر ماؤں سے زیادہ پیاری نہیں کیا میری آنکھ سے بہتے آنسو میری سسکیاں آپ تک نہیں پہنچ رہی میرے رب میں تو آپ سے بے انتہا محبت کرتی ہوں پھر آپ نے کیوں مجھے رسوا ہونے دیا کیوں مجھے بدکردار بننے دیا میرے رب کیوں آپ کی رحمت میرے لیے نہیں تھی کیوں آخر کیوں؟" وہ روتے ہوئے باتیں کر رہی تھی اس رب سے جو دلوں کے حال جانتا ہے جس کے ہر کام میں بھلائی ہوتی ہے جو انسان کو اس کی برداشت سے زیادہ غم نہیں دیتا جو غم کے بعد خوشی دیتا ہے جو مشکل کے ساتھ آسانی بھیجتا ہے اس کی قدرت بے مثال ہے ہم ابن آدم اور بنت حوا نہیں سمجھ سکتے اس کے ہر کام میں خاصیت ہے وہ بہترین رب ہے اور اسے سمجھنے والی عقل ہمارے پاس کہاں؟

www.novelsclubb.com

انعم کی زندگی میں درد تھے مگر کیا پتا خوشیاں اس سے زیادہ ہوں کون جان سکتا ہے بھلا کیا پتا طلاق ملنا اس کے لیے بہتر ہو۔

****

"اگر آج میری بیٹی کو کچھ ہو گیا تو روشان تمہاری زندگی میں جہنم بنا دوں گا تم تڑپو گے موت مانگو گے تمہیں نہیں ملے گی سمجھے تم میں تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑوں گا۔" وہ ہاسپٹل کے باہر کھڑے فون پر روشان کو ٹھیک ٹھاک سنا رہے تھے۔ وہ کوئی کیس کے سلسلے میں مصروف ضروری ڈاکومنٹس دیکھ رہے تھے جب زبیدہ بیگم انعم کے بارے میں کچھ بتا رہی تھیں لیکن وہ نہ تو ان کی بات سن رہے تھے نہ ہی جواب دے رہے تھے انہوں نے کال اٹینڈ کر کے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے فون کان سے لگایا تو ابھی اور اسی وقت گھر آئیں یہی جملہ سنا اور دوسری جانب سے کال ڈسکنکٹ کر دی گئی تھی وہ اچھی طرح جانتے تھے انعم کی ساس کو زیادہ بولنے کی عادت ہے جس کی وجہ سے وہ ان کی بات پر کم ہی دھیان دیتے۔

ابھی وہ چلے جائیں گے مگر فی الحال انہیں ضروری کام تھا وہ مکمل کرنے کے بعد ہی اور انہوں نے ایسا ہی کیا تھا جب وہ وہاں پہنچے تو انہیں انعم زمین پر بیٹھی روتی ہوئی دکھائی دی ان کے تو مانو اوسان ہی خطا ہو گئے انہوں نے ایک نظر ساتھ پڑی تصویروں پر ڈالی اور پھر جیسے وہ سمجھ گئے تھے۔

"انعم اٹھو میری گڑیا۔"

"ڈیڈ روشان طلاق۔" اسنے باپ کی پکار پر بس اتنا ہی کہا تھا اور پھر وہ نہیں بول پائی تھی اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھی جیسے ایک مسافر طویل سفر طے کرنے کے بعد اپنی منزل کو جا پہنچا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

("جا تجھے الوداع اے روحِ جسم

کے اب دوبارہ نہیں جینا ہم نے")

****

اسے جلد سے جلد ہسپتال پہنچایا گیا اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔

کچھ اپنوں نے دیے زخم

کچھ قسمت کے ہاتھوں ہوئے بدنام

خطا تو کچھ نہیں تھی ہماری

پھر بھی داغدار ہوئے ہم

جنہیں سمجھا تھا سہارا ہم نے

انہی کے ہاتھوں بے آسرا ہوئے ہم

زندگی تو مختصر سی تھی ہماری

پھر بھی لہولہان ہوئے ہم۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

"نائل تمہیں پیرس جانے کی کیا ضرورت ہے؟" چوہدری صاحب نے سوال کیا۔

"بابا جان پلیز نا میں جانا چاہتا ہوں آجاؤں گا کچھ مہینوں بعد۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" چوہدری صاحب نے کچھ سوچ کر اسے جلد ہی اجازت دے دی تھی۔ وہ ڈزنی لینڈ جانا چاہتا تھا پریوں کے دیس اس بات سے انجان کے اس کا استعمال کیا گیا تھا اس کا استعمال کر کے ایک پری کا دل توڑ دیا گیا تھا ایک پری کو شدید تکلیف دی گئی تھی صرف اس کے نام پر جب کہ وہ اس بات سے دور دور تک واقف نہیں تھا اگر اسے پتہ ہوتا انعم کے ساتھ یہ سب ہو سکتا ہے تو وہ خود جا کر صفائی پیش کرتا خود اس جھوٹ کو منظرِ عام پر لاتا مگر وہ بے خبر تھا۔

"جی بی جان میں چند مہینوں بعد واپس آجاؤں گا تب میرے لیے کوئی اچھی لڑکی تلاش کر لینا ابھی نہیں نا۔" وہ بی جان کے آگے اپنا سر کیے ان سے دعا لے رہا تھا جب ساتھ ہی انہوں نے اس کی شادی کی بات کی انہیں ایک لڑکی پسند تھی اور وہ نائل کی ابھی بات پکی کرنا چاہتی تھیں مگر فی الحال نائل اس سب کے لئے تیار نہیں تھا بی جان چوہدری صاحب کی والدہ تھیں اور نائل انکا لاڈلا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

"تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم نے جو کیا وہ بالکل ٹھیک کیا وہ اسی لائک تھی چہرے پر پارسائی کا لبادہ اوڑھے رکھتی تھی اور اندر سے کتنی بدکردار تھی۔" وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ روشان ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔

"موم مجھے بھی یقین نہیں آرہا ایسا کیسے ممکن ہے انعم اس طرح کی لگتی تو نہیں تھی کہیں یہ سب جھوٹ تو نہیں سازش تو نہیں کسی کی اور وہ لڑکا اسے تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں۔"

بیٹا ایسی لڑکیوں کا یہی انجام ہوتا ہے منہ پر شرافت کا لیبل لگا کر پارسا بنی پھرتی ہیں نا جانے میں کیسے دھوکا کھا گئی اسے اپنے پھول سے بچے کی سر تھوپ دیا۔

روشان سوچ میں پڑ گیا تھا انعم کو طلاق دینے سے اس کا بہت نقصان ہو گا وہ ابھی ماں کو نہیں بتا سکتا تھا مگر یہ بات چھپنے والی کہاں تھی۔

("مصیبت بتا کر نہیں آتی اور جب آتی ہے تو چاروں اطراف سے انسان کو گھیر لیتی ہے اس کے بعد فرار کا راستہ کہاں ملتا ہے جلد۔")

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ماں کی گود سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چل دیا تھا اسے انعم کے فادر کی باتیں پریشان کر رہی تھیں نہ جانے کیوں اسے آگے کے لئے پریشانی ستا رہی تھی اس نے واقعی جو کیا وہ غلط تھا انعم جو بھی تھی جیسی بھی وہ اسے پڑا رہنے دیتا پر طلاق نہ دیتا مگر اب کیا فائدہ۔اس نے موبائل کو زور سے کاؤچ پر پٹخ دیا اب اپنی پیشانی کو دو انگلیوں اور انگوٹھے کی مدد سے دبا رہا تھا۔

****

"روشان یقین کریں میرا۔" وہ غنودگی کے عالم میں بڑبڑا رہی تھی۔

"انعم میری بچی آنکھیں کھولو پلیز۔" وہ انعم کا ہاتھ تھامے اپنی ننھی پری کو گہری نیند سے جگانا چاہتے تھے وہ باپ تھے ایک بیٹی کے باپ جو کہ خوبصورت ترین رشتہ ہے۔

("ایک باپ کو اصل تکلیف تب ہوتی ہے جب اس کی اولاد خاص کر بیٹی کو کوئی درد پہنچائے ان کا بس نہیں چلتا اپنی ننھی پری کی زندگی سے سارے کانٹے نکال لیں اور خوبصورت پھولوں کی ایک ایسی سرزمین انکے لیے آباد کر دیں جہاں نرم و ملائم شے ہی موجود ہو مگر کہاں ہر باپ کی ہر خواہش پوری ہو پاتی ہے۔")

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر انہوں نے سوچ لیا تھا اب جو وہ کریں گے روشان کے ساتھ اس کی ماں کے رونگٹے کھڑے کرنے کے لیے کافی ہو گا۔

"ڈیڈ آپ!" اس نے چھاج سی پلکوں کو اوپر کی جانب اٹھایا۔

"میری بچی!" وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔

"ڈیڈ روشان نے طلاق دے دی مجھے جبکہ میری غلطی نہیں تھی کیوں آخر کیوں میرے ساتھ ایسا ہوا؟"

اس کی خوبصورت آنکھوں سے بے رنگ مائع جو ہلکا گرم اور نمکین تھا کسی آبشار کی طرح گر رہا تھا درد خون کی مانند جسم میں سرایت کر رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں میری بچی کبھی غلط نہیں ہو سکتی آپ فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"ڈیڈ میں اب بچی نہیں رہی یہ تسلیاں نہ تو میرے زخم کم کر سکتی ہیں نہ ہی میرے کردار پر لگے داغ کو مٹا سکتی ہیں میں نے آخر کیا بگاڑا تھا ان کا پتا نہیں ڈیڈ!"

ایک باحیا لڑکی کو بے حیائی کا لقب دینا اسے جیتے جی قبر میں اتارنے کے مترادف ہوتا ہے۔

"میرے زندہ رہنے کا کیا فائدہ مجھے بھی تو مر جانا چاہیے ڈیڈ۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک عزت دار لڑکی کا کل اثاثہ اس کا کردار ہوتا ہے جس میں ذرہ برابر بھی جھول کا ہونا اسے بد کردار بنا سکتا ہے۔

****

وہ دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھے کاؤچ سے ٹیک لگائے موبائل میں مصروف تھا جب اپنے سر پر کھڑے عجیب نظروں سے کسی کو گھورتے پایا۔

کھڑی ناک چوڑی پیشانی سرخی مائل رنگت گہری آنکھیں اور سرخ رومان کی مانند ہونٹ بلاشبہ وہ خوبصورت مرد تھا۔

''تم یہاں کیسے ؟''اس نے نائل کو یوں دیکھ کر سوال کیا۔

''میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا حد ہی ہو گئی زوحان۔''اسنے دبے دبے سے غصے میں کہا۔''اگر بتا کر آتے تو شاید انتظار کی نوبت ہی نہ آتی۔''مختصر جواب دیا گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور بتا دیتا تو سرپرائز خراب ہو جاتا۔ ویسے اب یوں جاسوس بنے اپنی ان حسین نظروں سے گھورتے ہی رہو گے یا گلے بھی لگو گے۔" وہ مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کے گلے لگا تھا آج دو سال بعد دونوں اس طرح مل رہے تھے۔

"سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں جان تم تو ملیشیا کے ہی ہو کر رہ گئے ہو۔ جانتے ہو! سات سال یا شاید اس سے بھی زیادہ وقت ہو گیا تم پاکستان نہیں آئے مگر اب میں تمہیں لیے بغیر کہیں نہیں جا رہا۔"

"تم بدلے بدلے سے لگ رہے ہو نائل۔" اس کی پوری بات سننے کے بعد اس نے صرف یہی کہا تھا وہ ایسا ہی تھا مختصر بولنا ہی اس کی ذات کا حصہ تھا۔

"ہاں بس تھوڑا ہینڈسم ہو گیا ہوں۔ ہے نا جان؟" اسنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر بچوں کی طرح کہا۔

"ہینڈسم نہیں یہ اتنی بڑی بڑی مونچھیں دیکھو کہاں سے لگ رہا ہے تم وہی نائل ہو جس نے میرے ساتھ آکسفورڈ یونی میں تعلیم حاصل کی تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں چلو مان لیتا ہوں میں بدل گیا مگر تم کبھی نہیں بدلنے والے اسی طرح میرے ابا بنے رہتے ہو۔" منہ بنا کر کہتا وہ بالکونی میں آ گیا تھا۔

"ویسے حان تمہارا اپارٹمنٹ کے ایل ٹاور سے کتنی دور ہے؟" وہ زوحان سے دو سال پہلے نیو یارک ملنے گیا تھا ملیشیا وہ پہلی بار آیا تھا۔

"تم کافی پیو گے؟"

"حان میں تم سے کیا پوچھ رہا ہوں تم کیا جواب دے رہے ہو؟"

"میں وہ جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا جو بے معنی ہو۔"

"اُف ایک تو اس لڑکے کے جواب ایسا لگتا ہے اتنا بھی بولتا ہے تو مجھ پر احسان کرتا ہے یہاں کے لوگ کیسے برداشت کرتے ہوں گے اتنے کھڑوس قسم کے ڈاکٹر کو۔"

"اگر تمہاری فضول سوچیں ختم ہو گئی ہیں تو اپنے سر کو تھوڑا سا گھمانے کی زحمت کرو سامنے ہی کے ایل ٹاور ہے پانچ منٹ لگتے ہیں بس۔" آنکھوں کو پورا کھولے وہ ٹاور کو نہیں حان کو دیکھ رہا تھا جو کافی کو مگ میں انڈیل رہا تھا۔

"اپنے اس چھوٹے دماغ پر کم زور دیا کرو نائل۔"

"جان تم میرے بھائی نہ ہوتے تو تمہیں میں اس اپارٹمنٹ میں ہمیشہ کے لیے قید کر دیتا۔"

"تم بھولو مت یہ اپارٹمنٹ اور یہ کوالالمپور شہر میرا ہے میں یہاں کے لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور یہاں کے لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔"

"ہاں اور عدنان بھی تو تم سے محبت کرتا تھا۔" اسنے بات کا رخ تبدیل کیا۔ "تم ابھی تک ماضی کی باتیں لے کر بیٹھے ہو نائل؟"

اس نے ساری یادیں مٹادی تھیں پاکستان میں جو وقت گزرا وہ اسکا بچپنا تھا۔

"زوحان میں جانتا ہوں تم عدنان کی وجہ سے گاؤں نہیں آرہے مگر عدنان اور اسکی پوری فیملی ہمارے امریکہ جانے کے ایک ماہ بعد ہی گاؤں چھوڑ کر چلی گئی تھی اور وہ چھنو بھی واپس آگئی تھی وہ جو ہے نہ منور اسکے ساتھ بھاگی تھی۔"

"کیا یہ باتیں کرنا ضروری ہے نائل؟" اسنے کچھ اکتا جانے والے لہجے میں نائل کی بات کاٹ کر کہا۔

وہ تینوں بہت اچھے دوست تھے عدنان انکا کلاس فیلو تھا تینوں نے کالج ایک ساتھ جوائن کیا عدنان کی فیملی میں بس عدنان ہی تھا جو گاؤں سے بہت دور بنے کالج میں پڑھنے زوحان اور نائل

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے ساتھ جایا کرتا تھا عدنان کی ایک بہن تھی چھنوزوحان نے کبھی اس سے بات نہیں کی مگر وہ زوحان کے آگے پیچھے پھرا کرتی تھی ایک دن وہ دوسرے گاؤں کے کسی لڑکے کے ساتھ کہیں چلی گئی ان دنوں زوحان اور نائل چوہدری صاحب کے ساتھ شہر گئے ہوئے تھے جب وہ واپس لوٹے عدنان نے زوحان کا گریبان پکڑ کر اسے خوب سنائیں لڑائی کافی بڑی نوعیت اختیار کر چکی تھی زوحان پر اسکے بہترین دوست نے الزام لگایا تھا کہ وہ اس کی بہن کو بھگا کر لے گیا ہے مگر زوحان کو صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی اسکے ساتھ پورا گاؤں تھا سب جانتے تھے زوحان کسی لڑکی کی جانب نہ تو آج تک متوجہ ہوا نہ ہی کبھی کسی سے بات کی۔ مگر زوحان کو افسوس تھا تو اپنے دوست کی بے یقینی پر اسنے مزید گاؤں رہنا ضروری نہیں سمجھا اور پھر چودھری صاحب کو بھی بی جان کی بات مان کر ان دونوں کو امریکہ اعلیٰ تعلیم کے لیئے بھیجنا پڑا جہاں زوحان کی ملاقات پروفیسر حسین صابر نامی ایک بزرگ سے ہوئی جن کی صحبت میں رہ کر اسنے اسلام کی راہ چنی وہ زیادہ تر وقت انکے ساتھ گزارا کرتا وہ چاہتا تھا نائل بھی اس کے ساتھ پروفیسر حسین صابر کے پاس وقت گزارے مگر نائل اپنی دنیا میں مگن رہنے والا لڑکا تھا۔

****

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج وہ گزرے کئی دنوں سے بہتر تھی اسے ہاسپٹل سے جلد ڈسچارج کر دیا گیا تھا البتہ وہ گاؤں نہیں جا رہی تھی اس کی عدت پوری ہونے میں ابھی وقت تھا مگر اُس نے دو سے تین عالمہ گاؤں بھیج دی تھیں جو روز انہیں انعم کی طرح ہی پابندی سے پڑھا رہی تھیں۔انعم نہیں چاہتی تھی اس کی وجہ سے گاؤں میں موجود بچوں، لڑکیوں اور عورتوں کی تعلیم میں رکاوٹ آئے۔

(""سیکھنے والا جب سیکھنا چاہتا ہے تو سکھانے والے کو اس سے کئی زیادہ پابندی کرنی پڑتی ہے")

اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے تھے مگر چہرہ اسی طرح پُرنور تھا درد تکلیف میں بھی اس نے اپنی عبادت میں کوئی کمی نہیں آنے دی تھی ابھی وہ قرآن پاک لیے بیٹھی تھی براؤن کلر کا خوبصورت قرآن جس میں نہایت آسان الفاظ میں تفسیر بھی لکھی ہوئی تھی اسے ہاسپٹل سے آئے چھ دن گزر گئے تھے وہ چھ دنوں سے پابندی سے تفسیر کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی ہر بار پڑھنے پر اس کی آنکھیں نم ہو جاتیں یہ رب کے الفاظ تھے اس کے رب کے الفاظ جو ان کے لیے لکھے گئے تھے جو ہدایت چاہتے ہیں۔اس نے پیار سے قرآن پاک کو کھولا سامنے ہی اسے۔

سورۃ البقرہ کی آیت نظر آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(''اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند ہو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے'')(البقرہ آیت نمبر 216)

تو طلاق ملنا میرے حق میں بہتر تھا یقیناً میرے رب نے میرے لئے اِس سے بہتر سوچا ہو گا مگر میں نے اللہ پاک سے شکوہ کیا وہ سوچ رہی تھی۔ایک بار نہیں دو بار نہیں اس نے نہ جانے کتنی بار وہ آیت پڑھی تھی آنسو ابھی تک بہہ رہے تھے۔

اچانک اسکے ضمیر نے اسے مخاطب کیا

''انعم تم نے اپنے رب سے شکوہ کیا تم نے ناشکری کی پاک پروردگار کی''۔

اس کا ضمیر اسے چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

اب اسے سب یاد آرہا تھا اس کا رونا اس کا آسمان کی طرف رجوع کر کے ان الفاظ کا استعمال کرنا جو کفر ہیں جو اس کے ایمان کو خراب کر سکتے تھے۔

''پھر آپ نے کیوں مجھے رسوا ہونے دیا میرے رب؟''

''کیوں آپ کی رحمت میرے لیے نہیں تھی؟''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”کیوں مجھے بدکردار بننے دیا؟“

ایسے لگ رہا تھا کوئی چیخ چیخ کر اسے اس کے کہے الفاظ یاد دلوا رہا ہے اس کے ذہن میں مسلسل یہی الفاظ گردش کر رہے تھے ”میں اس قدر ناشکری کیسے کر سکتی ہوں کہ اپنی آخرت کو بھول جاؤں اگر خرت میں مجھ سے سوال ہوتا تو میں کیا جواب دیتی؟ کیا میرا ایمان اتنا کمزور ہے میں اتنے سے درد کو برداشت نہیں کر پائی میں نے اپنے رب سے شکوہ کیا جب کہ جو ہوا وہ میرے حق میں بہتر تھا میں کیسے بھول گئی میرے رب نے بہترین سوچا ہوگا میں کیسے اپنی زبان سے اللہ پاک کی ناشکری کر سکتی ہوں؟“

آنسو آنکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے اذیت درد تکلیف پچھتاوا کیا نہیں تھا جو اسے ہو رہا تھا۔

اسے قرآن پاک کے لفظ نظر آنا بند ہو گئے تھے اس کی آنکھیں دھندلا گئی تھیں اس نے قرآن پاک بند کر دیا تھا اور اب دونوں ہاتھوں سے منہ کو تھامے رو رہی تھی بہت زیادہ کیوں کیا میں نے ایسا؟ اللہ پاک مجھے معافی مل سکتی ہے وہ آج پھر اس کے حضور توبہ کر رہی تھی۔

(”بہترین انسان وہ ہے جو اپنے گناہ نظر آنے پر فوراً توبہ کرے اور آئندہ کے لئے خبردار رہے بیشک میرا رب کسی کو مایوس نہیں کرتا“)۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے غلطی کی ہے میرے رب میں درد میں اس قدر اندھی ہو گئی تھی میں اس فانی دنیا کی محبت میں خود کو مگن کیئے بیٹھی تھی کہ اپنی زبان سے کفریہ الفاظ ادا کر دیئے مجھے معاف کر دو میں آئندہ صابر رہوں گی میرے رب مجھ سے بہت بڑی خطا ہو گئی ہے میں کیسے وہ الفاظ اپنے منہ پر لا سکتی ہوں کیوں لائی آخر میں؟"

اسکی آنکھ سے آنسو اس وقت بارش کی مانند برس رہے تھے وہ رو رہی تھی اپنے رب کے حضور آج بھی وہ درد میں تھی مگر آج درد کسی انسان کے چھوڑ جانے کا نہیں تھا۔

آج درد اپنے رب سے کہے ان الفاظ کا تھا جو نہیں کہنے چاہیے تھے۔

"بعض اوقات ہم درد بھرے مراحل سے گزر رہے ہوتے ہیں اور پھر ہم شکوہ کرنے لگتے ہیں اپنے لبوں سے ان الفاظ کا استعمال کرتے ہیں جو اللہ پاک کو ناگوار گزر سکتے ہیں جس سے ہمارا ایمان بھی خراب ہو سکتا ہے مگر ہم روتے ہوئے ان سب باتوں کو بھول جاتے ہیں جو ہمیں سخت گناہ میں مبتلا کر سکتی ہیں۔"

("اپنے ایمان کی حفاظت کرو درد کو خود پر اس قدر حاوی مت ہونے دو کہ آپ رب سے شکوہ کرنے لگو اس رب سے جو بہترین فیصلے کرنے والا ہے")

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

سیاہ رنگ کا امبریلا فراک زیب تن کیے بازو میں پرس لٹکائے ایک ادا سے وہ گھر میں داخل ہوئی تھی اسنے سوچ لیا تھا وہ اپنی ایکٹنگ کا سب کو بتادے گی پھر انکا کیا رِی ایکشن ہو گا وہ دیکھا جائے گا۔

حسبِ معمول آج گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا چھوٹے سے صحن میں کوئی نہیں تھا وہاں ویرانیوں کا بسیرا تھا۔

ابا تو اس وقت تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں عروہ کبھی نماز تو کبھی تسبیح کر رہی ہوتی ہے اور امی وہ تو صحن میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی ہوتی ہیں صرف میرے انتظار میں۔

تو آج کوئی کیوں نہیں ہے کہاں ہیں سب امی عروہ ابا مگر کوئی نہیں تھا اسنے ہر جگہ دیکھ لیا مگر سارا گھر ویران پڑا تھا۔

"کہاں جا سکتے ہیں سب؟"

"لے تو آگئی اپنی ماں کو ہسپتال پہنچا کر مشایعم؟" مشایعم نے پیچھے دیکھا اس کا باپ نشے کی حالت میں دھت گھر لوٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاسپٹل کونسے ہاسپٹل کہاں ہیں امی کیا ہوا ہے انہیں؟ جلدی بتائیں۔" پریشانی کی لہر اس کے چہرے پر دوڑنے لگی تھی۔

تیری ماں کو پتہ چل گیا تیری ایکٹنگ کا وہ بے ہوش ہو گئی عروہ اسے ہسپتال لے کر گئی ہے۔

"کہاں کون سے ہاسپٹل؟ اور آپ کیوں نہیں گئے؟" اسنے سوال کرتے ہی اشفاق کی جانب دیکھا جو پسینے میں شرابور سرخ آنکھیں لیے سر ہلا رہا تھا مشاعیم کوئی جواب نہ پا کر دروازے کی جانب بڑھی۔

"ابا کون سے ہاسپٹل گئی ہے عروہ یہ تو بتا دو؟" اس نے جاتے ہوئے پھر پلٹ کر باپ سے پوچھا۔

"مجھے کیا پتا گئی ہو گی کہیں قریبی دیکھ خود جا کر۔" وہاں کوئی پروا نہیں تھی۔

"ایک شرابی انسان کو کہاں ہوش ہوتا ہے وہ بہک جاتا ہے وہ سب رشتے بھول جاتا ہے اسی لیے تو شراب اسلام میں حرام ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسے کچھ ہی وقت لگا تھا وہ قریبی سرکاری ہسپتال پہنچ گئی تھی اور توقع کے عین مطابق عروہ اسے سامنے ہی نظر آگئی تھی۔

"عروہ امی! کیا ہوا ہے انہیں؟" اسنے عروہ کو کندھوں سے پکڑ کر پوچھا۔

"دور ہٹو مجھ سے۔" اس نے دھکا دے کر مشایعم کو خود سے دور کیا۔

"اگر آج امی کو کچھ ہو گیا تو جان لے لوں گی میں تمہاری۔" عروہ نے اسے انگلی اٹھا کر وارننگ دی۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو آخر ہوا کیا ہے عروہ؟"

"دفع ہو جاؤ میری نظروں سے مشایعم زہر لگ رہی ہو مجھے تم۔" اس کا غصہ آسمانوں سے باتیں کر رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا آج وہ جان لے لے مشایعم کی۔

"ہٹو سامنے سے عروہ مجھے ملنا ہے امی سے۔"

"کیا کہا ملنا ہے؟ تم آئی کیوں ہو چلی جاؤ یہاں سے امی بھی تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی ہیں ہمیں پتہ چل گیا ہے جو تم ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر کرتی پھر رہی تھی بے حیا لڑکی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ذرا برابر بھی شرم نہیں آئی تمہیں ارے تمہیں تو پیدا ہوتے ہی مر جانا چاہیے تھا ماں باپ کی عزت کو مٹی میں روند دیا تم نے۔"

"ایکسیوزمی سسٹر یہ ہاسپٹل ہے آپ کی وجہ سے پیشنٹ ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔"

وہ نا جانے اور کیا بولتی مگر نرس نے آکر اسے بولنے سے منع کر دیا تھا۔

"اب اور مزید بدنام کرنا چاہتی ہو اور کیا کرو گی تم اور کتنا گرو گی یہ دیکھو اس نے دونوں ہاتھ مشایعم کے آگے جوڑ دیے تھے میں ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کے لیے مجھ سے اور میری ماں سے دور چلی جاؤ میری ماں کو اور درد مت دو وہ برداشت نہیں کر پائیں گی وہ مر جائیں گی مشایعم۔"

"یہ تم کیا بول رہی ہو وہ میری بھی ماں ہے میں بھلا ایسا۔"

"بس مشایعم اگر ابھی بھی تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہاری ماں ہیں تو چلی جاؤ ان کی نظروں سے دور وہ نہیں دیکھنا چاہتی تمہاری شکل چلی جاؤ مشایعم۔"

****

ہم ہار جاتے ہیں اکثر

ٹوٹ جاتے ہیں بکھر جاتے ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساری حسرتیں ساری خواہشیں

تھم جاتی ہیں ساکن دریا کی مانند

اور پھر سب چھوڑ کر ہم چنتے ہیں وہ راستہ

جس کے چننے سے ہم نہیں ہوتے مایوس

کیونکہ ہمارا انتخاب راہِ دین ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

رات دس بجے حیدر آباد مین روڈ۔

آسمان گھرے سیاہ بادلوں کی چادر تانے بجلی کی کڑک سے رات کے منظر کو مزید خوفناک بنا رہا تھا

وہ ایک بھیانک رات لگ رہی تھی اور وہ اس سیاہ رات میں بے یار و مددگار بھاگ رہی تھی اس کا ہاتھ تھامے پانچ سالہ بچی ٹھنڈ سے اب تھر تھر کانپنا شروع ہو گئی تھی۔

مگر فی الحال نا تو وہ کہیں ٹھہر سکتی تھی اور نہ ہی اس معصوم ڈری سہمی بچی کو چھوڑ سکتی تھی۔

اس بچی کا سہارا اس کا ہاتھ تھامنے والی اس کی ماں تھی جبکہ اس ماں کا سہارا وہ پانچ سالہ بچی۔

دونوں ہی اس بات سے خود کو تسلی دیتے اب مین روڈ تک پہنچ گئے تھے دل کی دھڑکن تیز سے تیز تر ہوتی جارہی تھی ڈر خوف دہشت سب ہی تو محسوس ہو رہا تھا۔

ابھی وہ آئے گا اور اس ننھے سہارے کو لے جائے گا اور اس آگ میں جھونک دے گا جس آگ میں کتنے ہی بچے جھونک دیے جاتے ہیں مگر وہ اس معصوم بچی کے ساتھ ہر گز ایسا نہیں ہونے دے سکتی تھی وہ اپنی بچی اپنے جگر کے ٹکڑے کو خود سے جدا نہیں کر سکتی تھی اسنے سوچ لیا تھا وہ اپنی بیٹی کو ہر طرح کا تحفظ دے گی پھر چاہے اس کی کتنی ہی قیمت اسے چکانی پڑے۔

"موم میں تھک گئی ہوں۔" اس نے اپنی بڑی بڑی چمکیلی آنکھوں کو امید سے اوپر اٹھا کر اندھیرے میں ماں کو دیکھنا چاہا۔

"بس میری گڑیا تھوڑا اور چلو اگر ہم یہاں رک گئے تو وہ بھیڑیا صفت انسان جو بد قسمتی سے تمہارا باپ ہے وہ تمہیں مجھ سے لے جائے گا۔

آپ موم کے ساتھ رہنا چاہتی ہو نا؟" اس نے نظریں نیچے کر کے اپنی معصوم گڑیا کو دیکھا جو اپنی تھکان کو بھول کر ماں کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلا رہی تھی وہ ایسی ہی تھی ہر بات آسانی سے مان جانے والی معصوم بچی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بادلوں کی گرج اب قدرے کم ہو چکی تھی وہ برسنا شروع ہو گئے تھے اس وقت پانی کے موٹے موٹے قطرے برف کی مانند اس کے جسم پر لگ رہے تھے مگر وہ رک نہیں سکتی تھی اسے خوف ستا رہا تھا خطرے کی گھنٹی اسے اپنے سر پر بجتی محسوس ہو رہی تھی کہ کہیں وہ شخص سنسان سڑک پر اس کا پیچھا کرتے ہوئے آ گیا تو! نہیں یا اللہ میری مدد فرما اس نے شدت سے آنکھیں میچ کر اپنے رب کو پکارا اچانک ہی اسے جھاڑیوں کی اوٹ سے کسی کے بھاگنے کی آواز سنائی دی۔

"تو بچ کر کہیں نہیں جا سکتی رک۔"

اور یہ آواز۔۔۔! اس آواز کو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی یہ آواز کسی اور کی نہیں اس بھیڑیا صفت انسان کی تھی۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ شخص ان کی جانب بڑھ رہا تھا اب اسے نہ تو گاڑیوں کی پرواہ تھی نہ ہی روڈ پہ گرتی موٹی موٹی بوندوں سے پھسلن کی اچانک ہی اسے ایک گاڑی ان کی جانب بڑھتی دکھائی دی جیسے جیسے وہ گاڑی قریب ہو رہی تھی ویسے ہی اس کا ذہن ماؤف ہوتا جا رہا تھا وہ کچھ نہیں سمجھ پا رہی تھی دائیں جانب جانا ہے یا بائیں جانب کچھ بھی نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(”اکثر جب ہمیں لگتا ہے ہم موت کے بالکل قریب ہیں ایک پل میں ہم دنیا کو خیر باد کہہ جائیں گے تب ہمارا ذہن مفلوج ہو جاتا ہے اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اس وقت ہم خود کو بالکل بے حس محسوس کرتے ہیں۔“)

اس کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔

مگر سامنے سے آتی گاڑی قدرتی طور پر ان سے ٹچ بھی نہیں ہوئی تھی وقت پر بریک لگ چکی تھی مگر گڑیا گر گئی تھی اسنے آگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں سمیٹا اس کے دماغ نے پھر سے چلنا شروع کر دیا تھا اب وہ زندہ تھی اس کی موت نہیں آئی تھی اس نے اپنی بچی کو سینے سے لگایا جو جلدی سے ماں کے ہاتھ پاؤں دیکھ رہی تھی کہ انہیں کچھ ہوا تو نہیں۔ مگر اس کے پاؤں میں صرف تھوڑی سی چوٹ آئی تھی وہ بھی پاؤں کے سلپ ہونے اور گاڑی کے ٹائر سے ناخنوں کے ٹچ ہونے کی وجہ سے۔

ہریرہ عزیز نے اس لڑکی کو مخاطب کیا جو بے خبر ایک دوسرے کی بانہوں میں جھول رہی تھیں اسکی آواز سے واپس حال میں لوٹیں۔

”ایکسکیوز می آپ کو لگی تو نہیں؟“ اندھیرے میں وہ انکے چہرے نہیں دیکھ پا رہا تھا مگر وہ پریشان تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پلیز پلیز ہماری مدد کریں وہ درندہ میری بچی کو لے جائے گا آپ پلیز اسے اپنے ساتھ لے جائیں بیشک مجھے چھوڑ دیں بس میری بچی کو کسی محفوظ پناہ گاہ میں لے جائیں پلیز میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔" وہ ڈر سے کانپ رہی تھی اور اس آدمی کے آگے ہاتھ جوڑ کر اپنی بچی کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی۔

ہریرہ کے لیے یہ سب نیا تھا وہ تو اس بارش میں جلد سے جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا پھر یہ بچی یہ سب کیا تھا۔

وہ تینوں مکمل طور پر بھیگ چکے تھے مگر وہ اس تیز بارش اور رات کی سیاہی میں بھی ان ماں بیٹی کے درد کو محسوس کر سکتا تھا وہ ایسا ہی تھا ایک نرم دل انسان۔

"وہ وہ دیکھیں!" اس نے بے جان انگلی کو اٹھا کر دور درختوں کی طرف اشارہ کیا جہاں اسلم انہیں گاڑی سے ٹکراتا دیکھ کر درخت کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔

ہریرہ نے اس کی انگشتِ شہادت کی سیدھ میں دیکھا اسے وہاں کوئی نظر نہیں آیا البتہ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسنے بنا کچھ سوچے ان دونوں کو گاڑی میں چلنے کا کہا اسے مدد کرنے میں خوشی محسوس ہوتی تھی مگر اس وقت کچھ بھی ہو سکتا تھا وہ کتنا بڑا رسک لے رہا تھا وہ سوچوں کے جال میں بری طرح سے جکڑا ہوا تھا۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں تھیں اسنے کار اسٹارٹ کی مگر ذہن الجھا ہوا تھا کیا پتہ یہ دونوں ماں بیٹی جھوٹ بول رہی ہو وں یا پتا وہ اسے بے وقوف بنا رہی ہوں کیا کیا نہیں چل رہا تھا اس کے دماغ میں۔

جب کہ پچھلی نشست پر بیٹھی وہ دونوں ماں بیٹی بھی ڈری سہمی ہوئی تھی۔

"کہیں میں نے غلطی تو نہیں کر دی ایک غلط انسان سے بچ کر دوسرے کے ہاتھ تو نہیں لگ گئ اگر یہ بھی اسی کی طرح ہوا تو۔۔۔! میرے اللہ پاک ہماری مدد فرما۔"

ایک پل کو وہ سب کچھ بھلا کر اپنی مدد کرنے والے انسان کے متعلق بدگمان ہوئی تھی۔

اسے برسوں پہلے ایمان کی کہی بات یاد آئی آج کل فریب دھوکے بازی جھوٹ مکاری بے اعتنائی اس قدر بڑھ چکی ہے کے اب نوے فیصد لوگوں میں انکا ہونا عام سی بات ہے جبکہ دس فیصد لوگ اگر اچھے نیک اور رحمدل ہوں تب بھی ان پر یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(”برے لوگوں نے اس دنیا سے اچھے لوگوں کو تو کہیں دور پس منظر میں اندھیروں کی بھرپور وادیوں میں چھپا دیا ہے اور خود شرافت کا روپ دھارے سر عام معصوم اور بے سہارا لوگوں کی زندگی سے کھلواڑ کر رہے ہیں مگر کیا کر سکتے ہیں انسان کی ہوس ابد سے اس کے اندر ہے اور یہ ہوس مزید بڑھتی جا رہی ہے۔اس لیئے تم سنبھل کر رہنا“)

گاڑی میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی کسی نے کسی کو بھی مخاطب نہیں کیا تھا تینوں کی زندگی کسی فلم کی طرح چل رہی تھی اکثر یہ سین اس طرح عورتوں کا گاڑی کے سامنے آنا اسنے فلم وغیرہ میں ہی دیکھا تھا مگر یہ سب حقیقت بھی ہو سکتا ہے وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

(”ایک رائٹر جب لکھتا ہے تو اس کی لکھائی میں سچائی ہوتی ہے وہ ہر ماحول کو ہر کہانی کو کہیں نہ کہیں حقیقت میں ہوتے دیکھ چکا ہوتا ہے۔اور اگر نہیں دیکھا تو قدرتی طور پر اس کی زندگی میں ہونے والے اتار چڑھاؤ سے کوئی گہرا تعلق ضرور ہوتا ہے جسے وہ محسوس کر سکتا ہے“)۔

”ایکسکیوزمی میم۔“آخر ہریرہ کو ہی خاموشی توڑنی پڑی۔

”جی!“اسنے کانپتے لبوں سے جی کہا۔

”میں کراچی جا رہا ہوں آپ کو کہاں جانا ہے آپ کا کوئی گھر کوئی رشتے دار؟“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمارا کوئی نہیں ہے اور اس رات میں ہم کہاں جائیں گے آپ ہمیں کراچی لے جائیں اس سے وہ شخص ہمیں ڈھونڈ بھی نہیں پائے گا۔"

"ٹھیک ہے جیسا آپ کو بہتر لگے۔"

کافی دیر انتظار کے بعد آخر وہ منزل کو پہنچ گئے تھے۔

اس نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اب وہ ان کا دروازہ کھول رہا تھا پلیز باہر آئیں۔

وہ دونوں باہر آ گئی تھیں گھر بہت خوبصورت تھا مگر سنسان پڑا تھا وہاں کسی ذی روح کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔

کیا اتنے بڑے گھر میں یہ شخص اکیلا رہتا ہے مگر جب وہ گھر کے اندر پہنچے تو اسے چند ملازم وہاں نظر آئے۔

"آپ گھبرائیں نہیں آئیں یہاں بیٹھیں۔" وہ تینوں مکمل طور پر بھیگ چکے تھے مگر گاڑی میں موجود ہیٹر نے تینوں کو ہی کافی حد تک سکھا دیا تھا بس اب ہلکی سی نمی باقی تھی۔

"شکور چائے وغیرہ کا انتظام کرو اور انکے لیے پہننے کے لیے کپڑے لے آؤ انہیں موم کا کوئی ڈریس دے دو اور اس گڑیا کو اپنی بچی کا۔"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بنا انکی طرف دیکھے ایک ملازم کو آواز دے کر ایکسکیوز می کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

اس کا ارادہ چینج کر کے پھر ان ماں بیٹی کی کہانی سننے کا تھا تقریباً تیس منٹ لگے تھے اسے اور اب وہ لاؤنج میں آگیا تھا جہاں وہ سیاہ رنگ کا سوٹ زیب تن کیے بیٹھی تھی وہ دونوں بھی چینج کر چکی تھیں۔

اس پورے وقت میں اسکی نظر اب اس ماہِ رو کے چہرے پر پڑی تھی اور حیرت کا زوردار جھٹکا لگا تھا اس نے اس کے چہرے کو تو اب دیکھا تھا۔

اور یہ چہرہ اسے تو وہ ہزاروں میں پہچان سکتا تھا اسے کیسے بھول سکتا تھا وہ۔

یہ تو اسے اپنی سانس کے ساتھ یاد تھی یہ یہاں کیسے کیا قسمت اس قدر بھی مہربان ہو سکتی ہے۔

جسے دیکھنے کے لیے اس کی آنکھیں ترس گئیں تھیں جسے مانگتے مانگتے وہ تھک چکا تھا۔

جسے وہ بھولنا چاہتا تھا مگر وہ ذہن میں گہرا نقش چھوڑتی چلی جا رہی تھی۔

جس کے ایک دیدار کی منتظر آنکھیں گھنٹوں راہ تکتی رہتی تھیں کہ بس ایک بار وہ نظر آجائے اور آج وہ خود اس کے سامنے تھی یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی نظریں اس کے چہرے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آہ آج میری محبت کے سفر مکمل ہوئے

تیرے راستوں کے سبھی عنوان مکمل ہوئے''

****

''تم کہاں جارہے ہو مجھے لے کر۔''نائل نے زوحان کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پوچھا

''مسجد۔''اسنے مختصر کہااور اسی طرح چلتا رہا۔

''کیاپر کیوں؟میں نے کہا تھاٹاور دکھاؤاور تم ہو کہ مسجد لے جارہے ہو نہیں جانا مجھے۔''

''پر کیوں؟''اس نے کچھ حیرانی کے عالم میں نائل کو دیکھا۔

''میں نماز نہیں پڑھتا۔''اسنے شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا۔

''تواب پڑھ لو۔''بنا کچھ اور کہے اس نے نائل کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھو تم زبردستی نہیں کر سکتے اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔"

"ہاں سہی کہا تم نے!" اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور خود وہ خوبصورت ماربل سے بنی نیشنل مسجد کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"زوحان رکو!" وہ دوڑتا ہوا اس کی جانب لپکا مگر اس کے پہنچنے سے پہلے ہی دو چار آدمی اور ڈھیر بچے اس کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے سب اسے سلام کر رہے تھے اور وہ مسکرا کر جواب دے رہا تھا۔ بہت مشکل سے وہ راستہ بنا کر زوحان تک پہنچنے میں کامیاب ہوا تھا۔

اتنا پروٹوکول کیا جادو کیا ہے تم نے؟"

"نماز پڑھنے والوں سے سب ہی محبت کرتے ہیں نائل۔" اسنے ویسے کہا جیسے وہ بچپن میں کہا کرتا تھا۔

"مطلب میں نماز پڑھوں گا تو یہ مجھے بھی سلام کریں گے۔"

"ہاں کیوں نہیں آؤ تو سہی۔"

"مجھے یاد ہے تم ہمیشہ مجھے اسی طرح لے کر گئے ہو مگر جب میں نہیں جاتا تھا تب تم مجھے کان سے پکڑ کر لے جاتے تھے تو اب بھی میں چاہتا ہوں تم پہلے کی طرح مجھے کان سے پکڑ کر ہی لے چلو زوحان۔"

"کیونکہ تم نے کہا دین میں زبردستی نہیں اب تم سمجھدار ہو گئے ہو نائل۔"

"نہیں تم مجھ پر رعب جماؤ مجھے تم اچھے لگتے ہو۔"

"حان کیا کر رہے ہو چھوڑو میرا کان۔"

زوحان نے اسکا کان پکڑ کر کھینچا۔

"چلتے ہو مسجد یا نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"چل رہا ہوں میرے باپ۔" دونوں مسکرا رہے تھے۔

"اچھا چلو پھر!"

بیچ میں بڑا فوارہ دونوں اطراف کیاریوں میں لگے مختلف طرح کے بیل بوٹے اور چمکیلی ٹائلز سے بنی ہوئی وہ صاف ستھری مسجد نہایت خوبصورت اور سکون دہ لگ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

("حقیقت ہے اللہ پاک کی جہاں عبادت کی جائے۔اس جگہ میں پائے جانے والا سکون کہیں اور نہیں ملتا")

آج نائل کافی عرصے بعد نماز پڑھ رہا تھا۔

نماز پڑھتے ہی وہ مسجد سے باہر آئے حان مسکرا رہا تھا اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی جب وہ مسکراتا اسے دیکھتے لوگوں کی نظریں اسکے چہرے سے ہٹنا بھول جایا کرتی تھیں وہ خوبصورت تو تھا ہی مگر نماز تہجد قرآن اپنے رب سے محبت نے اسے مزید پرکشش بنا دیا تھا۔

("Aao mari seeni")

"تم یہاں آؤ۔"

ایک وہیل چیئر پر بیٹھا ادھیڑ عمر آدمی نائل سے ملیشین میں کچھ کہہ رہا تھا۔

اس نے ان کی جانب دیکھا اور پھر زوحان کو جو کسی سے بات کر رہا تھا۔

("You orang aao mari seeni")

"تم لڑکے یہاں آؤ۔"

اس بوڑھے آدمی نے اسے پھر سے پکارا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حان لیسن وہ انکل کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔"

حان نے نا سمجھی میں اسے دیکھا اور پھر اس آدمی کو دیکھتے ہی مسکراتے ہوئے انکی جانب بڑھا۔ "اوہ دادا جی آپ آؤ ان سے ملو نائل یہ دادا جی ہیں۔"

"اور دادا جی یہ بھائی ہے میرا۔"

"اچھا تو اسے ملیشین نہیں آتی؟" وہیل چیئر پر بیٹھے بزرگ نے پوچھا۔

"نہیں اسے یہاں کی زبان نہیں آتی یہ پہلی بار ملیشیا آیا ہے۔" زوحان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

زوحان بالکل ملیشین لہجے میں وہاں رہنے والے لوگوں کی طرح ہی بات کر رہا تھا۔

نائل دونوں کو دیکھ رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"نائل یہ دادا جی ہیں جن سے میں نے قرآن پاک حفظ کیا ہے اور ساتھ ہی تجوید بھی انہوں نے ہی سکھائی ہے۔ ہمارے پروفیسر حسین صابری یاد ہیں تمہیں؟ یہ انکے والد صاحب ہیں۔"

"اوہ واقعی تو انہیں اردو نہیں آتی؟" نائل نے اب قدرے غور سے انہیں دیکھا۔

"ہاں کیوں نہیں بچے مجھے اردو آتی ہے" انہیں نائل کا یوں سوال کرنا اچھا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کے منہ سے ملیشین لہجے میں اردو سننا اسکے لیئے نیا تھا۔

"پھر آپ نے مجھے اردو میں کیوں نہیں پکارا؟" وہ مزید جاننا چاہتا تھا۔

"کیونکہ میں دیکھنا چاہتا تھا تم یہاں کے ہو یا ٹورسٹ ہو۔" انہوں نے وجہ ظاہر کی۔

نائل انہیں دیکھتا ہی رہا سچ ہے یہاں سب لوگ ہر طرح اپنے اندر ہر نئے انداز لیے بیٹھے ہیں۔

"آؤ اب چلتے ہیں نائل۔" وقتی علیک سلیک کے بعد وہ دونوں چل دیئے تھے۔

نائل نے جو چیز زوحان میں نوٹ کی وہ تھی اس کے بات کرنے کا انداز وہ بچوں سے نہایت محبت بھرے لہجے میں بات کر رہا تھا اور بزرگوں سے ادب سے اور ہم عمر لوگوں سے بھی اچھے ہی طریقے سے مگر نہایت مختصر جوابات میں۔

"یہ انسان واقعی عجیب مخلوق ہے نا جانے میرا بھائی کیسا ہے۔" وہ زوحان کو دیکھتے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

"کیا بڑبڑا رہے ہو؟" اپنی گہری نظروں سے زوحان نے اسے گھورا۔

"کیا اب تم میرا دماغ پڑھنا چاہتے ہو؟" اسنے کچھ چڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

''نہیں''اب وہ آگے بڑھ کر خوبصورت فوارے میں تیرتی مچھلیوں کو دیکھ رہا تھا۔

''شکر ہے! اب چلو مجھے کچھ دکھادو پھر پاکستان بھی جانا ہے ویسے تو میں ڈزنی لینڈ جانے کے لیے نکلا تھا گھر سے۔''

''اور کتنی بار جاؤ گے وہاں؟''ایک مچھلی دوسری مچھلی کے منہ سے کچھ لے گئی تھی وہ ابھی تک انہیں دیکھ رہا تھا۔

''مجھے پتا نہیں کیوں اس پارک سے انسیت سی ہو گئی ہے وہاں جا کر لگتا ہے میرا بچپن لوٹ آیا ہو حان تمہیں یاد ہے نا میں کتنے شوق سے پریوں کی کہانی دیکھا اور سنا کرتا تھا اور تم مجھے لڑکی کہا کرتے تھے۔''

وہ زوحان کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا ایک بڑی مچھلی منہ میں کچھ ڈالتی ہوئی آئی تھی اور اسے ننھی ننھی مچھلیوں کے پاس منہ سے خارج کر رہی تھی جسے اب وہ کھا رہی تھیں وہ ماں تھی اسے اپنے بچوں کا پیٹ بھرنا آتا تھا۔

****

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''پر میں ایک بار صرف ایک بار ہی سہی امی سے ملنا چاہتی ہوں۔''اس کی سرمئی آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے۔

''تم چلی جاؤ یہاں سے انہوں نے تمہاری شکل دیکھنے سے بھی منع کیا ہے ہمیں تو پتہ ہی نہیں چلتا اگر آج وہ محلے کی عورتیں اور تمہارے ڈرامے کی کاسٹ کا بینر نہیں نظر آتا تم بہت خوبصورت لگ رہی تھی تمہارا چہرہ مزید کھل گیا تھا بلکہ تم ملکہ لگ رہی تھی بالکل مشایعم نہیں اب روتے نہیں ہیں۔''وہ اپنی ہتھیلی سے اسکی آنکھوں سے ٹپکتے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے طنز بھرے جملے سنا رہی تھی۔

اور آج ہمیشہ کے برعکس اس نے کچھ نہیں کہا تھا کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ سن رہی تھی اسکے پاس کچھ نہیں تھا کہنے کو۔

(''جب غلطی سامنے آجاتی ہے تو الفاظ کھو جاتے ہیں۔بس بے رنگ مائع ہی ہوتا ہے جو آنکھوں سے بہہ جاتا ہے'')

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں ناز تھانا اپنے حسن پر کر لیا نیلام اسے چڑھا دیا خود کو گمراہی کی سولی پر مل گیا سکون اب چمکو تارہ بن کر کرو مزید ترقی ہو جاؤ مشہور مگر ہم سے دور رہ کر مشایعم۔" اس نے اسے دھکا دیا وہ جھٹکا کھا کر تھوڑا پیچھے ہوئی۔

اس نے بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑا اور مڑ گئی۔

"امی کو کہنا مجھے معاف کر دیں بنا عروہ کو دیکھے اس نے جاتے جاتے بس اتنا کہا اور وہ چلی گئی ایک نئی دنیا میں جہاں وہ کسی اور حیثیت سے جانی جانے والی تھی"

****

وہ بکنگ بنتا نگ ایریا میں ساتھ ہی چل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہے؟" وہ حان کو دیکھ رہا تھا جو کسی چھوٹے سے شیک سٹال سے ملک شیک لینے کے لئے آگے بڑھ رہا تھا۔

"میں نے تمہیں یہاں کا نہیں کہا تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ایک نظر سبز رنگ کی ٹی شرٹ پہنے سٹال پر کھڑے لڑکوں کو دیکھا وہ ملیشین نہیں لگتے تھے۔

"ہاں مگر میں ہمیشہ سے ملک شیک یہاں سے ہی لیتا ہوں ان کا ٹیسٹ اچھا ہوتا ہے عربین اسٹائل کا۔"

"کیوں یہ عربین ہیں؟"

"ہاں یہ وہی سے آئے ہیں۔" اس نے دو شیک کے گلاس لیے تھے اسٹال پر کھڑے لڑکے نے مسکرا کر پہلے سلام کیا اور پھر اسے گلاس تھما دیے۔

ساتھ ہی عربی میں تھوڑی بہت بات بھی کی اب اس نے ساتھ رینگٹ نکال کر اس لڑکے کے ہاتھ میں تھما دیے نائل بڑے غور سے ساری صورتحال کا جائزہ لے رہا تھا۔

"تمہیں عربی بھی آتی ہے؟" نائل نے اسے عربی بولتے دیکھ حیرانی ظاہر کی۔

سامنے رکھے بینچ پر بیٹھتے ہوئے اس نے ایک گلاس خود لیا اور دوسرا نائل کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"ہاں میں جس ملک میں جاتا ہوں وہاں کی زبان سیکھ لیتا ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''واہ! کمال ہو گیا مگر اس کی قیمت دس رینگٹ تھی تم نے ساٹھ کیوں دیے زوحان؟'' وہ سٹال کے اوپر لگے جوس کی قیمت کو دیکھ رہا تھا۔

''میں اگر کسی میعاری کیفے پر جاتا ہوں وہاں مجھے ایک گلاس تیس رینگٹ کا ملتا ہے جبکہ اِنکا اُن سے کئی گنا زیادہ بہترین ہوتا ہے اس لیے میں انہیں اتنی ہی قیمت دیتا ہوں جتنی وہاں پر دیتا۔'' اسنے تفصیل بیان کی۔

''اُف تمہارے لوجک حان۔'' وہ سوچ کر ہی رہ گیا زوحان کو سمجھنا واقعی آسان کام نہیں تھا۔

''اچھا چلو اب کچھ شاپنگ کر لیتے ہیں۔'' زوحان نے اٹھتے ہوئے کہا انکا ملک شیک ختم ہو گیا تھا۔

''ضرور پھر فلائٹ بھی بک کروانی ہے واپس جانا ہے پاکستان بس۔''

''پر میرا اہاسپٹل یہاں کے لوگ نائل میں کیسے؟''

''کچھ نہیں ہو گا اب پاکستان کے لوگوں کو وقت دو وہاں ضرورت ہے تمہاری۔''

''ٹھیک ہے!'' کچھ سوچ کر اس نے جانے کے لیے حامی بھر لی تھی۔

کچھ ہی وقت لگا تھا انہیں سوریا مال پہنچنے میں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جسے ٹوئن ٹاور بھی کہا جاتا ہے وہ بہت خوبصورتی سے بنایا گیا انتہائی بڑے پیمانے پر موجود ٹاورز کے بیچ مال تھا اور رات میں تو فاؤنٹین شو نے سماں مزید دلفریب بنا دیا تھا۔

جلد ہی انہوں نے گفٹس وغیرہ لے لیے تھے پھر ساتھ ہی بنے ایکیوریم دیکھنے کے لیے چل دیئے اندر داخل ہوتے ہی سب انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا گلاس سے بنے ہال کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے سمندر کے اندر ہی آ گئے ہو جبکہ بہت سے شوقین لوگ کاسٹیوم پہن کر مچھلیوں کے بیچ تیر رہے تھے۔آج پورا دن وہ ملیشیا کی سیر کرتے رہے نائل نے محسوس کیا ہاسپٹل ہو، مسجد ہو یا کوئی شاپ ہر فرد زوحان سے بہت محبت سے پیش آرہا تھا واقعی کوالا لمپور کے لوگ اس سے محبت کرتے تھے کیونکہ وہ عزت کرنا جانتا تھا۔

****

بس وقت لگتا ہے مختصر سا

پھر بدل جاتی ہے زندگی بھی

کبھی اندھیری سڑک پر روشنی کا جگنو لیے

مل جاتی ہے امید کی کرن

www.novelsclubb.com

کبھی انجان شخص کے ملنے سے

مل جاتا ہے نیا جینے کا مقصد

مگر زندگی ہے دلکش بہت

کیونکہ ہوتا نہیں اس میں کچھ بھی ہمیشہ کے لیے

شہر۔کراچی

وقت۔شام

کلفٹن ڈولمن مال میں اس کی شوٹنگ کی مکمل تیاری ہوگئ تھی رائیل بلو کلر میں سمپل شرٹ جبکہ وائٹ پینٹ پہنے بالوں کو ٹیل پونی میں قید کیئے منہ میں ببل چباتی وہ شاپنگ بیگز لہراتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔

جب کسی انجان آدمی سے ٹکرائی اس کے ہاتھ میں موجود بیگز گر گئے تھے اس نے سرمئی نظروں سے اس شخص کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واٹ دا ہیل اگر آپ کو نظر نہیں آتا تو علاج کروائیں اپنا یوں پاگلوں کی طرح کیوں چل رہے ہیں۔"

"آپ کو کس نے کہا مجھے نظر نہیں آتا میڈم؟"

اس نے شریر مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا یعنی نظر آتا ہے مگر یہ نیا ٹرینڈ لائے ہیں کہ یوں خوبصورت لڑکیوں سے جان بوجھ کر ٹکراتے پھریں۔"

کٹ کٹ۔

سین مکمل ہو گیا تھا ڈائریکٹر مطمئن تھا۔

آس پاس سے گزرتے لوگ ان کی جانب متوجہ ہو رہے تھے مگر ساتھ ساتھ اپنے کام میں بھی مصروف تھے۔

"بس موم بس کر دیں آپ کو فرانس جانا ہے اور آپ اتنی شاپنگ کر رہی ہیں جیسے وہاں کچھ نہیں ملتا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(ہاتھ میں ڈھیروں شاپنگ بیگز اٹھائے وہ اب تھک گیا تھا۔

آنکھیں تھکان کے باعث سرخ ہو رہی تھیں اسے شاپنگ کرنا پسند نہیں تھا اور پھر لیڈیز کی شاپنگ کا اس نے سوچ کر ہی جھر جھری لی۔)

"بیٹا سیکھ لو ایکسپیرینس ہو جائے گا کل کو میری بہو اگر آ گئی شاپنگ کی شوقین تو کیا بنے گا تمہارا۔"

"میں ان محترمہ کو یہیں چھوڑ کر چلا جایا کروں گا یہ تو آپ ہیں جن کی بات نہیں ٹالی جاتی۔" اس نے کچھ خفا ہوتے ہوئے ماں سے کہا۔

"بیٹا جب ایک لڑکا ایک شوہر بنتا ہے تو اس کی ذمہ داری ہوتی ہے اس کی بیوی۔" وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

"اچھا موم ابھی تو میرا کوئی ارادہ نہیں ہے ان ذمہ داریوں کے بوجھ تلے دبنے کا میں آزاد رہنا چاہتا ہوں۔" وہ کچھ اکتا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”آج کل کی نوجوان نسل یہی کہتی ہے اور عشق معشوقی میں لگ کر وقت برباد کر رہی ہوتی ہے۔“

”موم آپ کہنا کیا چاہتی ہیں میں ان سب میں انوالوڈ ہوں؟“اس نے سبز آنکھوں کو مکمل کھول کر بے یقینی کے عالم میں ماں کو دیکھا۔

”میرا وہ مطلب نہیں ہے میرے کیرے بلے۔“

”فور گارڈ سیک موم یہ لو وغیرہ کم عمری کی نادانیاں ہیں یہ وقت کا ضیاع ہے اور کچھ نہیں میں کبھی اس فضول قسم کے مرض میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔“

”چلو مان لیتے ہیں مگر یاد رکھنا انسان کی پسند ہر سات سال بعد تبدیلی کے مراحل سے گزرتی ہے زندگی ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی ہے۔“

”لگتا ہے یہاں شوٹنگ ہو رہی ہے ہریرہ؟۔“شوٹنگ ہوتے دیکھ کر انھیں اپنا ٹاپک چینج کرنا پڑا۔

”جی موم مگر چلیں پلیز۔اسنے جلدی سے انہیں ٹالنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! آؤ نا دیکھتے ہیں۔"

"اوہ گاڈ!" اسنے بچگانہ انداز میں شاپنگ بیگز کو ہاتھ سے جھٹکا دیا مگر اچانک اس کی نظر سامنے کھڑی دراز قد لڑکی پر پڑی اس نے فوراً نظریں جھکالیں مگر پھر اس نے دوبارہ اسے دیکھا اور اسکی نظریں کچھ پل کے لیے ٹھہر سی گئی۔

("کیا محبت ایک نظر میں اپنا اسیر بنالیتی ہے

کیا محبت کا مرض ایک جھلک میں بیمار کردیتا ہے۔")

****

"یہ تم کیا کر رہے ہو تم نے کہا تھا تم پاکستان چلو گے اور اب یہ سب کیا ہے تم بس چلو۔"

"نائل سمجھنے کی کوشش کرو میرا ہاسپٹل ہے یہاں میری ذمہ داریاں ہیں میں تین چار مہینے بعد آجاؤں گا تم چلے جاؤ۔"

"نہیں میں تمہیں لیے بغیر نہیں جانا چاہتا۔" وہ بضد تھا۔

"تو ٹھیک ہے تم بھی نہیں جاؤ۔"

"پر جان یہ سب کیا ہے۔" اسنے بچوں کی طرح منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”دیکھو نائل تمہیں پیرس جانا تھا تو تم ایسا کرو وہاں چلے جاؤ کچھ دن وہاں گھوم پھر آؤ اسکے کچھ مہینے بعد ہم ساتھ پاکستان چلے جائیں گے۔“

”چلو ٹھیک ہے تم اپنا کام ختم کر و دو مہینے ہیں تمہارے پاس پھر چلتے ہیں ساتھ۔“

وہ عہد کر کے آیا تھا وہ زوحان کو لیئے بغیر نہیں جائے گا سو نہیں جائے گا۔

****

انعم کی طلاق کو ہوئے چار ماہ سے زائد ہو چکے تھے ان گزرے ماہ میں نہ تو روشان کا کچھ پتہ چلا نہ ہی اس کی ماں کا البتہ طلاق کے پیپر ضرور آ چکے تھے۔

مگر کل جب وہ مارکیٹ جا رہی تھی تب اسے روشان ملا تھا وہ ہاتھ جوڑ کر اس سے معافی مانگ رہا تھا وہ کہہ رہا تھا انعم جو ہوا وہ اچانک ہوا میں سچ جان چکا ہوں وہ سب تم پر الزام لگایا گیا تھا مجھے معاف کر دو۔ ہریرہ انکل سے کہو یہ سب نہیں کریں تم تو جانتی ہو میں نے کتنی محنت کی تھی وہ گھر وہ فیکٹری وہ اس طرح واپس نہیں لے سکتے انہیں کہو نا پلیز۔

انعم کے لیے یہ سب نیا تھا وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زبیدہ بیگم کا اندازان کے اسٹیٹس سے ان کا ہائی کلاس لوگوں سے ملنا جلنا وہ تو سمجھ رہی تھی سب انکا ہے مگر در حقیقت یہ سب اس کے ڈیڈ کا تھا یہ سب کب ہوا؟ کب ڈیڈ نے یہ سب انکے نام کیا؟ اسکی شادی کو ایک سال ہو گیا تھا اتنے ماہ وہ اس گھر میں رہی ان کی زندگی میں تب بھی اسے نہیں پتہ چل سکا کہ وہ سب اس کے ڈیڈ کا ہے۔

"کیا اب اس سب کا جواز بنتا ہے؟ تم کیا سمجھتے ہو الزام لگا کر بعد میں کہو گے معاف کر دو غلطی ہو گئی اتنا بے وقوف مت سمجھیں میں اس ماں کی بیٹی ہوں جو تنہا زمانے سے لڑنے کی طاقت رکھتی تھی وہ کمزور پڑی تو بس میری وجہ سے وہ مجبور ہوئی تو اپنی اولاد کے خاطر مگر پھر بھی وہ ہاری نہیں تھی اور تمہیں کیا لگتا ہے میں بھی کمزور پڑ جاؤں گی ہر گز نہیں تم جیسے بزدل مردوں کا یہی انجام ہوتا ہے بہت اچھا فیصلہ کیا ڈیڈ نے مجھے فخر ہے انکی اولاد ہونے پر اور اب مجھے لگتا ہے بہت عزت افزائی ہو گئی ہے آپ کی اب امید ہے دوبارہ اسکی ضروت نہیں پڑے گی۔" وہ اٹھی

اسنے ٹائم دیکھا اب اسے مدرسے جانا تھا وہ اب ہاسپٹل نہیں جاتی تھی اس نے عالمہ کا کورس شروع کر دیا تھا وہ عالمہ بننا چاہتی تھی اسے جتنا آتا تھا وہ گاؤں میں موجود لڑکیوں کو سکھا چکی تھی مگر اب وہ وہاں مدرسہ تعمیر کروانا چاہتی تھی اور خود بھی وہاں پڑھانا چاہتی تھی جس کے لیے اس نے خود علم سیکھنا تھا۔

(بس بہت گزارلی دنیاوی زندگی اب میں اپنی زندگی دین کے لیے وقف کرنا چاہتی ہوں اب میں ساری زندگی دین کی تعلیم دیتے گزاردوں گی انسانوں سے میں نے سوائے دل دکھانے کے اور کچھ نہیں پایا اب میں سب چھوڑ کر اپنے اللہ کو پانے کا راستہ اختیار کروں گی) اس کی آنکھ سے گرتا آنسو اسکے رخسار کو تر کر گیا تھا ایسے قطرے جھوٹے الزام کو سوچ سوچ کر نہ جانے وہ کتنے ضائع کر چکی تھی مگر اب اسے صبر آ گیا تھا اسے رخشندہ بھی ملی تھی وہ نوکری چھوڑ چکی تھی اس وقت زبیدہ بیگم نے اسے وہاں سے بھیج دیا تھا مگر اس کے بعد روشان بھی ایک ماہ کے لیے ترکی چلا گیا تھا اور جب وہ آیا تو رخشندہ نے اسے بتایا کہ "بیگم صاحبہ ایسا کبھی نہیں کر سکتی وہ تصویریں پتہ نہیں کون دروازے پردے کر گیا تھا وہ سب جھوٹ تھا اس میں بیگم صاحبہ کا کوئی قصور نہیں تھا صاحب وہ بے قصور تھیں وہ تو دین سیکھانے جاتی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

مگر زبیدہ بیگم نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی تھی تم دفع ہو جاؤ یہاں سے تم نوکرانی ہو نوکرانی بن کر رہو اور پھر اگلے دن ہی اسے کام سے نکال دیا گیا تھا۔

****

"جہاں یقین نہ ہو وہاں کوئی رشتہ قائم رکھنا سب سے بڑی حماقت ہے رشتے امید کے سہارے تو قائم رہ سکتے ہیں مگر شک وشبہات اگر ان کے بیچ آ جائیں تو ان میں دراڑیں پیدا ہونے لگتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں۔ تم بچی نہیں ہو جو لوگوں کو پرکھنے میں تم ناسمجھی کا مظاہرہ کرو تم بڑی ہو چکی ہو انعم اب سوچ سمجھ کر فیصلے لیا کرو۔ تم کمزور نہیں ہو ایک عورت جتنی طاقتور ہوتی ہے اتنی طاقت کسی کے پاس نہیں ہوتی وہ ہر اس مرد کو مات دے سکتی ہے جو اسکے جذبات کے ساتھ کھیلے اس لیئے کبھی خود کو نازک سمجھ کر ہر شخص پر اعتبار مت کرنا۔ یہ اکیسویں صدی ہے یہاں جو جیسا دکھتا ہے ویسا ہوتا نہیں ہے یہاں بے اعتنائی دھوکے بازی بے حیائی سب بہت عام ہو چکا ہے۔ پہلے بہت کم یہ ساری چیزیں انسانوں میں پائی جاتی تھیں مگر اب تقریباً ہر انسان میں موجود ہیں جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ لوگوں نے دین کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ساری ساری رات نیند حرام کر کے اپنا اور دوسروں کا وقت برباد کرتے ہیں اب جو جیسا دکھتا ہے ویسا تو بالکل نہیں ہوتا اس لیئے خود کو تیار رکھو ہر لڑائی کے لیئے خود کو وہ سورج بناؤ جس کی جانب اٹھتی نگاہیں خود ہی جھک جائیں۔"

اس نے سیکھ لیا تھا اس نے خود کو مضبوط بنا لیا تھا وہ اب ڈرنا چھوڑ چکی تھی وہ جب بھی کمزور پڑنے لگتی اسے اپنے ڈیڈ کی باتیں یاد آجاتیں۔

****

"آگے کیا سوچا ہے انعم تم نے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”کیا مطلب کیا سوچا ہے؟“اس نے ساتھ بیٹھی اپنی دوست عزہ کو کچھ نا سمجھنے والی نظروں سے دیکھا عزہ کو وہ بہت پہلے سے جانتی تھی وہ اسکی دوست اور ہمسائی بھی تھی جو دادی کے ساتھ رہا کرتی تھی انعم کی طلاق ہونے کے بعد عزہ نے اسے بہنوں کی طرح سنبھالا تھا اور اب اسکے ساتھ ہی مدرسے میں داخلہ لے لیا تھا۔

”میرا مطلب ہے اتنی چھوٹی عمر میں تمہاری طلاق ہو گئی اب تمہیں اس سب کو پیچھے چھوڑ کر آگے کا سوچنا چاہیئے۔“

”عزہ تم کیوں پہلیوں میں باتیں کر رہی ہو صاف صاف بتاؤ پھر باجی بھی آنے والی ہیں کلاس شروع ہو جائے گی؟“انعم کو عزہ کی باتیں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

”میرا مطلب ہے تم دوسری شادی کر لو تمہارا یوں اداس اداس رہنا تھوڑی تھوڑی باتوں پر رو جانا صاف ظاہر کر رہا ہے تم اندر سے بہت ٹوٹی ہوئی ہو شریعت اس کی اجازت دیتی ہے تم اپنی زندگی یوں اندھیروں میں تو مت گزارو۔“عزہ نے اپنی بات مکمل کر کے امید سے اسکی جانب دیکھا۔

”تم اچھی طرح جانتی ہو میرا جواب نا میں ہی ہو گا پھر تم یہی بات دوبارہ دہرا رہی ہو۔“انعم اب تنگ آنے لگی تھی وہ پچھلے دو دنوں سے مسلسل ڈیڈ اور عزہ سے یہی جملے سنتی آ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے نہیں کرنی شادی عنزہ میرا اب مردوں پر سے اعتبار اٹھ چکا ہے میں اچھی طرح جان گئی ہوں سب کے مزاج ایک طرح کے ہی ہوتے ہیں شکی۔روشان نے شک کیا اور مجھے طلاق دے دی شادی کو ایک سال بھی نہیں ہوا تھا میں ایک طلاق یافتہ عورت میں شامل ہو گئی۔کل کو پھر میں روشان جیسے ہی کسی اور مرد سے شادی کر لوں تاکہ پھر سے طلاق لے سکوں ہر بار ذلیل نہیں ہو سکتی میں ہر بار اپنی عزت کا جنازہ اٹھتے نہیں دیکھ سکتی میں۔

ہر بار اس گناہ کی قصوروار نہیں ٹھہرائی جا سکتی میں جو میں نے کیا ہی نہ ہو جس سے دور دور تک میرا تعلق ہی نہ ہو یہ لوگ کیوں ایسا کرتے ہیں کیوں سچ جانے بنا جھوٹ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

جانتی ہو روشان ملا تھا مجھے معافی مانگ رہا تھا۔

میں نہیں جانتی وہ سچ میں سچائی جان کر شرمندہ تھا یا گھر اور کاروبار چھن جانے کے ڈر سے میرے آگے ہاتھ جوڑ رہا تھا مگر اس وقت مجھے اس پر ترس آ رہا تھا کیونکہ اس سب کے پیچھے اس کی ماں کا ہاتھ تھا نہ جانے عنزہ جب مائیں ساسیں بن جاتی ہیں تو کیوں انہیں اپنے بیٹوں کی خوشیاں اتنی چبھنے لگتی ہیں وہ کیوں اپنی بہو کو کسی اور کے گھر کی بیٹی اور اپنے گھر کی بہو سمجھتی ہیں کیا ہے اگر وہ اس بہو کو اپنی بیٹی سمجھ لیں وہ انہیں بہو سمجھ کر ان سے نفرت کرنے لگ جاتی ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اس نفرت میں وہ اپنے بیٹے کی خوشیوں کو اس سے چھین لیتی ہیں اور سمجھتیں ہیں ہم جو کر رہی ہیں وہ ٹھیک ہے اس میں ہمارے بیٹے کی ہی بھلائی ہے ایسی ہوتی ہیں سا سیں؟"

وہ آج بہت تلخ ہو گئی تھی آج عنزہ نے پہلی بار اسے اتنا طویل شکوہ کرتے دیکھا تھا۔

("جب انسان اندر سے ٹوٹ جاتا ہے تو وہ خاموشی اختیار کر جاتا ہے اور پھر ایک دن وہ بولتا ہے اتنا بولتا ہے کہ سامنے والا رو پڑتا ہے اس کے الفاظ میں درد ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے شکوہ ہوتا ہے نا امیدی ہوتی ہے وہ سامنے والے کو پل میں لاجواب کر دیتا ہے۔")

اس کی آنکھیں تڑپ تڑپ کر سارے دل کا درد نکال دینا چاہتی تھی وہ مسلسل پانی کی صورت تکلیف کو آنکھوں سے خارج کر رہی تھی ہاں وہ رو رہی تھی ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ تکلیف میں تھی بہت تکلیف میں۔

"اچھا اٹھو آنسو صاف کرو تمہارے انہی آنسوؤں کی وجہ سے بول رہی تھی میں خیر چھوڑو کلاس شروع ہونے والی ہے۔" اب وہ انعم کو کیا سمجھائے کے ہر ساس ایسی نہیں ہوتیں کچھ بہویں بھی بری ہوتی ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کالے رنگ کا برقعہ پہنے سر پر حجاب لیے ٹھنڈی ماربل کی ٹائلز پر چل رہی تھی اسنے ابھی نقاب شروع نہیں کیا تھا مگر کچھ بھی ایک دم سے نہیں ہوتا سب ہونے میں زندگی وقت تو لیتی ہے نا۔

("زندگی تکلیف کا نام ہے لیکن تکلیف کے ساتھ سکون بھی جلد ہی مل جاتا ہے زندگی در گزر کا نام ہے لیکن در گزر کے ساتھ پرانی یادیں کسی دشمن کی مانند ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتی ہیں لیکن جو بھی ہے زندگی ہے بہت کمال کی کیونکہ اس میں کچھ بھی ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتا سب ختم ہو جاتا ہے بچتا ہے تو صرف ہمارا ایمان۔")

****

جن کے حوصلے ہوتے ہیں مضبوط۔

جو ٹھان لیتے ہیں کچھ کرنے کی

پھر وہ نہیں رکھتے اپنے قدم پیچھے

وہ پہنچ جاتے ہیں منزل کی جانب

www.novelsclubb.com

انہیں نہیں ہرا سکتی طاقت کوئی دنیاوی

وہ اپنا آپ منوا کر ہی دم لیتے ہیں

ایسے لوگ ہوتے ہیں کامیاب

انکے ارادے ہوتے ہیں چٹان کی مانند مضبوط

وہ گرتے نہیں ہیں اگر ٹھوکر لگ بھی جائے

تو سنبھل جانے کا ہنر بخوبی جانتے ہیں

ایسے کئی شاہکار ہیں موجود یہاں

www.novelsclubb.com

وہ وہیں کھڑا کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا جب رافعہ کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"ہریرہ تم بھی اسے ہی دیکھ رہے ہو؟ دیکھو نہ کتنی پیاری سی ہے۔"

"نہیں ایسا نہیں ہے موم آئیں چلتے ہیں۔" اسنے مڑتے ہوئے ایک بار پھر اس ماہ رو کو دیکھا کون تھی وہ کتنی کشش تھی اس لڑکی میں کہ لڑکیوں سے کوسوں دور رہنے والا ہریرہ عزیز اس لڑکی کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھنے پر مجبور ہو گیا تھا جسکی اپنی خوبصورتی اور شاندار پرسنالٹی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتی تھی آج وہ کسی کی جانب مائل ہو رہا تھا۔

"اف کیوں دیکھ رہا ہوں میں اسے۔" اسنے جھرجھری لی۔

****

وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر چلی آئی تھی اسنے مڑ کر ماں کو نہیں دیکھا تھا اگر اسکی وجہ سے انکی زندگی متاثر ہو رہی ہے تو اسے چاہیے خود ہی دور ہو جائے۔

("اگر آپ کسی کے لیے ضروری نہیں تو دور ہو جائیں۔ آپ کی عزت آپکے اپنے ہاتھ میں ہے چاہے تو بچا لیں چاہے تو گنوا دیں۔")

وہ لاہور چھوڑ کر کراچی سیٹل ہو گئی تھی ویسے بھی اسکی اگلی شوٹنگ کراچی میں ہونی تھی وہ اب اکیلے رہنا سیکھ گئی تھی، اسکا ایک ڈرامہ مکمل ہوا تھا جس میں اسنے بطور ہیروئن کی بہن کام کیا تھا ڈرامہ شروع میں تو لوگوں کے دلوں میں گھر کرتا گیا مگر آہستہ آہستہ وہ ویسا نہ رہا اور جب ڈرامہ ختم ہوا تو سب کا کہنا یہی تھا مشایعم کی ایکٹنگ کمال کی تھی اور خوبصورتی بھی دیگر نئی اور پرانی اداکارہ سے زیادہ اسے سائیڈ رول نہیں کرنا چاہیے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکے کچھ ہی دنوں بعد اسے ایک ٹیلی فلم کی آفر کی گئی جو اسنے بنا کسی اسرار کے قبول کرلی اور یوں آج اسکی شوٹنگ کا آغاز کراچی ڈالمن مال سے ہوا۔

****

''انعم میں وکیل صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے انکل جی آپ جب چاہیں آ جائیں میں ڈیڈ کو کہہ دوں گی۔'' انعم نے اتنا ہی کہا تھا کیونکہ وہ پہلے بھی انکے گھر آ چکے تھے اب تو انعم کے فادر سے انکی اچھی خاصی انڈرسٹنڈنگ ہو گئی تھی وہ حویلی میں چوہدری صاحب کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

''اسلام و علیکم ایوری ون!'' سب جانی پہچانی آواز سنتے ہی دروازے کی جانب متوجہ ہوئے سامنے نائل اور زوحان کھڑے مسکرا رہے تھے۔

سب ہی یوں ان دونوں کے اچانک آنے پر حیران ہوئے تھے جبکہ انعم نے اپنا دوپٹہ درست کیا اور وہاں سے جانا چاہا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چوہدری صاحب نے خوشی سے اپنی باہیں پھلا کر زوحان کو اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا زوحان آگے بڑھ کر باپ کے سینے سے جالگا آج نہ جانے کتنے سالوں بعد انہوں نے اپنے لاڈلے بیٹے کو یوں سینے سے لگایا تھا۔

انعم سمجھ گئی تھی یہ انکا وہ بیٹا ہے جن کا ذکر وہ کئی بار چوہدری صاحب سے سن چکی تھی چوہدری صاحب نے جب اسے کہا تھا میرے دونوں بیٹوں نے ماشااللہ آکسفورڈ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی ہے اس وقت یہ بات اسے حیران کر گئی تھی نائل جو اسکے سامنے انگلش کے کچھ حرف ایسے بولا کرتا تھا جیسے اسنے نرسری سے آگے پڑھا ہی نہ ہو۔

"اچھا انکل جی میں چلتی ہوں۔" وہ بولتے ہی سائیڈ سے ہو کر چلی گئی تھی اسے روکنے کا وقت ہی کس کے پاس تھا بھلا۔

آج حویلی کے تمام مکین کا خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

"کیسے ہو زوحان بیٹا اتنے سالوں بعد اپنی شکل دکھا رہے ہو۔" بی جان محبت سے گویا ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب ہی وہاں جمع ہو گئے تھے وہ دونوں بھائی سکینڈ ایئر کے بعد امریکہ چلے گئے تھے چودھری صاحب تو تعلیم کے خلاف تھے مگر بی جان کے اسرار پر انہیں انکی پھوپھو کے پاس بھیج دیا گیا تھا جو شادی کے دو سال بعد امریکہ سیٹل ہو گئی تھیں یوں دونوں بھائی وہاں تعلیم حاصل کرنے لگے لیکن پھر دونوں بھائیوں نے ہاسٹل میں ہی رہنا شروع کر دیا اور پھر ماسٹر کر لینے کے بعد نائل کو زبردستی چودھری صاحب نے واپس گاؤں بلا لیا جبکہ زوحان ایم بی ایس کر لینے کے بعد ملیشیا چلا گیا جہاں کچھ عرصے بعد اسنے اپنا ہاسپٹل شروع کیا جس میں مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا تھا۔

"اچھا تو اب ملی ہے تمہیں فرصت پاکستان آنے کی ہم کب سے راہ دیکھ رہے تھے تمہاری اتنے سالوں بعد اپنی شکل دکھا رہے ہو میں تو ترس گئی تھی اپنی جان کو دیکھنے کے لئے۔" رخسانہ نے پیار سے اپنے بچے زوحان کو دیکھ کر کہا۔

وہ ماں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

"اور نائل تو پیرس گیا تھا اور وہ بھی ایک ماہ کے لیئے پھر تو اتنے عرصے بعد کیوں آیا؟" بی جان نے پہلے سوال کا جواب نا پا کر اب سوال نائل سے کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”اس نواب کی وجہ سے اتنا وقت لگ گیا اور پیرس ہی گیا تھا بی جان مگر ملیشیا سے اس ڈاکٹر صاحب کو اٹھا کر بھی تو لانا تھا۔“

”اچھا چلو چھوڑو ان باتوں کو بعد میں کرتے ہیں پہلے نہا دھو کر آجاؤ کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔اور زوحان تم نے یہ اچھا نہیں کیا میرے گبھرو جوان کو کتنا دبلا کر دیا۔“بی جان نے نائل کے رخسار کھینچتے ہوئے کہا۔

”لیجئے میں اتنے سالوں بعد آیا ہوں میری تو کوئی فکر ہی نہیں۔“زوحان نے منہ بنا کر بچوں کی طرح کہا۔

”لو بھلا اب یہ کس نے کہا تم تو میرے شہزادے ہو میرے زوحان۔“

****

”ارے واہ ڈاکٹرنی صاحبہ آپ نے تو بہت کچھ سیکھا دیا ہے ان لڑکیوں کو تبھی سر پر دوپٹہ سجا ہوا ہے ان کے۔“

وہ واپس گھر کے لیے جا رہی تھی جب نائل زوحان کو کھیت دیکھانے کے لیئے اپنے ساتھ لا یا ہوا تھا انعم کو آتا دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوا انعم کے پیچھے تین چار لڑکیاں اور بھی تھی وہ اکثر انعم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کورو ڈ تک ساتھ چھوڑ کر آیا کرتی تھیں اسے دیکھ کر نائل سے رہا نہ گیا وہ ہمیشہ کی طرح اس کے راستے میں آیا اس بات سے انجان کہ اب وہ اس کی شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتی اس کی وجہ سے جو کچھ ہو چکا آہ اس نے سرد آہ بھری جو ہو چکا اسے دہرانا واقعی دردناک تھا۔

''آپ کے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے کیوں آجاتے ہیں سامنے ہٹیں یہاں سے پلیز!'' نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

اس کے لہجے کی تلخی نائل نے تو نوٹ نہیں کی البتہ زوحان کافی حد تک اندازہ لگا چکا تھا وہ اس کا پورا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ اب وہ چہرے کو ڈوپٹہ سے ڈھک لیا کرتی تھی لیکن اسکی آنکھیں نظر آرہی تھی جس میں اترنے والی سرخی سے وہ جان گیا تھا۔

''نائل کیوں تنگ کر رہے ہو چلو تم یہاں سے۔'' زوحان نے نائل کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے جانا چاہا۔

''ارے رکو زوحان! لو ان سے ملو یہ ہیں عالمہ صاحبہ مطلب بن رہی ہیں اور دوسری مزے کی بات یہ ڈاکٹر بھی ہیں۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر آپ نے مزید کچھ کہنا ہے تو کہیں مگر میرے راستے میں نیکسٹ ٹائم آنے کی کوشش مت کیجئے گا آپ کی وجہ سے پہلے ہی اتنی پرابلمز آچکی ہیں اب خدا کے لئے میرا پیچھا چھوڑ دیں۔"

وہ غصے کی حالت میں نہ جانے کیا کچھ بول چکی تھی آنکھوں میں نمی در آئی تھی نائل یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا آخر انعم کو ہو کیا گیا ہے۔

"میڈم آپ کا دماغی توازن خراب ہو چکا ہے پلیز جائیں اور علاج کروائیں اپنا۔"

نائل راستے سے ہٹ چکا تھا اب انعم کو جاتا دیکھ پیچھے سے بول رہا تھا اسے تھوڑا غصہ آیا تھا آخر اس نے ایسا بھی کیا کر دیا۔

"سچ سچ بتاؤ نائل تم نے ایسا کیا کیا ہے؟" زوحان نے جانچتی نظروں سے اسکے چہرے کا جائزہ لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا پرابلم ہے میں کیا کروں گا میں خود اس کی عزت کرتا ہوں احترام میں اس کے سامنے کھڑا ہو کر سلام کرتا ہوں بس اور کچھ نہیں میں اسے صرف چھوٹی بہن ہی کی طرح تنگ کرتا ہوں اور ویسے بھی وہ شادی شدہ ہے مگر پتہ نہیں آج اسے کیا ہوا؟" وہ خود پریشان تھا زوحان اس کی بات سن کر مطمئن ہو گیا تھا مگر انعم کی موٹی موٹی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

"وہ آدمی کیوں پیچھے لگا ہوا تھا آپ کے؟" وہ چینج کر چکی تھی اور اب اس شخص کے سامنے بیٹھی اس کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔

"اس شخص سے میری شادی میرے ابو نے کروائی تھی وہ ابو کا دوست تھا مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ اس شخص کی ایج اتنی زیادہ ہے شادی کے شروع کے دنوں میں مجھے پتہ چل گیا تھا اسلم جوا کھیلتا ہے نشہ کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اسکی یہ عادت بڑھتی گئی وہ میری چیزیں بھی بیچنے لگا اور جب میں مشکل وقت میں کام آئے گی سوچ کر کوئی چیز چھپا لیتی تو وہ مجھ سے زبردستی لے لیتا اور جب میں کچھ دینے سے انکار کرتی تو وہ مجھے مارتا ابو کا انتقال ہوا تب بھی اسنے آخری بار مجھے ان سے ملنے نہیں دیا اور پھر کچھ عرصے بعد مجھے اللہ نے بیٹی کی رحمت سے نوازا مگر مجھے کیا پتہ تھا وہ شخص میری گڑیا سے نفرت کرنے لگے گا وہ سارا سارا دن مجھے طعنے دیتا رہتا لیکن میں سب برداشت کرتی رہی کیونکہ یہ سب میرے گناہ تھے۔"

اسنے گہرا سانس لیا وہ کیا بتاتی اپنی پچھلی زندگی سے اسے نفرت تھی۔

"اور پھر جیسے جیسے گڑیا بڑی ہوتی گئی اسلم کا رویہ بدلتا گیا وہ پہلے گڑیا کو پسند نہیں کرتا تھا مگر اچانک ہی مجھے اس میں باپ والی محبت نظر آنے لگی میں حیران رہ جاتی جب وہ گڑیا سے اتنی محبت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے پیش آتا اور پھر ایک دن مجھے پتہ چل ہی گیا کے اس شخص میں یہ تبدیلی کیوں رونما ہو رہی تھی۔

وہ شخص گڑیا کو بیچ دینا چاہتا تھا وہ اپنے اس دوست کو گڑیا بیچ دینا چاہتا تھا جو بچوں کو معزور کر کے ان سے بھیک منگواتے ہیں وہ رات میرے لئے قیامت کی رات تھی میں نے اسے فون پہ بات کرتے سنا تھا اور اگلے ہی دن میں اس شخص سے بہت لڑی تھی اور پھر اس نے مجھے طلاق دے دی ساتھ ہی گڑیا کو مجھ سے چھین کر مجھے گھر سے باہر نکال دیا مگر میں ماں تھی اور ایک ماں اپنی جان تو دے سکتی ہے پر اپنی اولاد کو تکلیف میں ہر گز نہیں میں چیختی چلاتی رہی سب کو بلاتی رہی کسی نے میری نہیں سنی اور پھر میں نے سوچ لیا گڑیا کو میں یہاں سے لے جاؤں گی اور میں نے ایسا ہی کیا پیچھے کی دیوار کو بڑی مشکل سے پھیلانگ کر میں گھر میں داخل ہوئی اسلم بے سدھ سو رہا تھا جبکہ گڑیا باہر صحن میں بیٹھی رو رہی تھی میں نے اسے ساتھ لیا اور دروازہ کھول کر بھاگ گئی لیکن وہ شخص دروازے کی آواز سنتے ہی جاگ گیا اور ہمارے پیچھے آیا اور پھر اللہ کی طرف سے فرشتہ بن کر آپ مل گئے۔"

اس نے اپنی شادی سے پہلے کی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

"یہ لیں پانی پیئں۔" اسنے پانی کا گلاس عبرش کے سامنے کیا جو اسنے بنا کچھ کہے تھام لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تواب آپ نے آگے کیا سوچا ہے؟" اسنے اسے خاموش پایا تو ایک اور سوال کیا۔

"پتا نہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر وہ شخص واپس آگیا تو؟"

"اس شخص کی فکر آپ نہیں کریں بلکہ آپ چاہیں تو میں آپ کو اپنے موم ڈیڈ کے پاس فرانس بھجوا سکتا ہوں وہ وہی سیٹل ہیں۔" اس نے مشورہ دیا۔

"نہیں نہیں آپ نے پہلے ہی اتنا کچھ کیا ہے اب بس آپ مجھے کوئی چھوٹا سا رینٹ پر فلیٹ دلوا دیں اور ہو سکے تو کوئی چھوٹی موٹی جاب میں وہ کر لوں گی پلیز۔" اس نے اس پورے وقت میں اب اپنی سرمئی آنکھیں اٹھائی تھی کتنی گہری آنکھیں تھیں اس کی کتنا درد چھپا ہوا تھا ان میں۔

"چلیں ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی پر ابھی مجھے کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد جانا ہے فی الحال آپ یہاں رہیں میں اسلام آباد سے واپس آجاؤں پھر اس بارے میں سوچتے ہیں ابھی رات ہو رہی ہے آپ بھی اوپر والے کسی بھی روم میں جاکر آرام کریں۔"

****

زوحان کو آئے پندرہ سے بیس دن ہو گئے تھے اس نے گاؤں میں فری میڈیکل کیمپ کا آغاز کیا تھا جو صرف دس دنوں پر مشتمل تھا جس میں انعم نے بھی اپنی خدمات سرانجام دی تھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسرے بھی کئی ڈاکٹرز شہر سے وہاں آئے تھے گاؤں کے مکین کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا ان کا مفت علاج ہو رہا تھا اور ساتھ ہی دوائیاں بھی مفت دی جارہی تھیں۔

اور اب وہ میڈیکل کیمپ سے فارغ ہو کر چوہدری صاحب کے ساتھ وکیل صاحب کے گھر آئے تھے۔سب نے خوشگوار موڈ میں کھانا کھایا یوں تو زوحان انکے گھر نہیں آنا چاہتا تھا مگر چوہدری صاحب زبردستی اسے اپنے ساتھ لے آئے تھے انعم تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھی رہی اور پھر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی جب کہ زوحان چوہدری صاحب اور وکیل صاحب تینوں باتوں میں مصروف رہے۔

"اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں وکیل صاحب۔"

"کیوں نہیں چوہدری صاحب یہ تو ہمارے لئے خوشی کی بات ہوگی بولیں میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی؟" چوہدری صاحب کچھ دیر خاموش رہے مگر پھر بول دیا۔

"آپ برا نہ مانیں تو میں انعم کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں زوحان سے اس کی شادی۔" چوہدری صاحب جملہ مکمل کر ہی رہے تھے کہ زوحان اپنی شادی کی بات سنتے ہی ایک دم کھڑا ہو گیا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا بابا یہ بات کرنے وہاں آئے ہیں وہ تو یہ ہی جانتا تھا انعم کی شادی ہو چکی ہے اسنے اسکے ڈاکومنٹس نہیں دیکھے تھے نہ ہی اسنے کبھی میڈیکل کیمپ میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک ساتھ کام کرتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا وہ تو صرف اسکے فادر سے ہی ملتا رہا تھا انعم تو اس کے لیئے اجنبی تھی پھر یہ سب کیا چل رہا تھا۔

"بیٹھ جاؤ زوحان بیٹا۔" چوہدری صاحب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھایا وہ بیٹھ تو گیا مگر اسکا ذہن بری طرح مختلف سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔

"آپکی بات تو ٹھیک ہے چوہدری صاحب ہمارے لئے تو خود فخر کی بات ہے مگر ابھی انعم کی طلاق ہوئی ہے اسے اس سب کو سمجھنے میں تھوڑا وقت لگے گا میں بھی چاہتا ہوں اس کی شادی کسی اچھے گھرانے میں ہو اور زوحان پر تو ہم آنکھ بند کر کے یقین کر سکتے ہیں مگر انعم اس بارے میں فی الحال بات نہیں کرنا چاہتی اس کا ہر انسان سے یقین اٹھ چکا ہے۔" انہوں نے زوحان کے رویے کو نظر انداز کرتے ہوئے بات جاری رکھی۔

"کوئی بات نہیں وکیل صاحب بچے ہیں ابھی تو ہم انتظار کریں گے جب انعم بیٹی راضی ہو گی تبھی ہم آگے کچھ سوچیں گے۔" زوحان اپنا غصہ ضبط کیئے انہیں دیکھ رہا تھا کبھی سننے میں آتا ہے وہ لڑکی شادی شدہ ہے تو کبھی طلاق یافتہ کہاں پھنسا دیا بابا نے۔ اس کیلئے ایک سیکنڈ بھی وہاں مزید رکنا محال ہو رہا تھا۔

****

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"باباجان آپ نے جو آج کیا وہ ٹھیک نہیں تھا آپ کیا چاہتے ہیں میں واپس چلا جاؤں؟" وہ حویلی واپس آگئے تھے زوحان سارے راستے خاموش رہا تھا مگر گھر آتے ہی وہ اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پایا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ کسی اور لڑکی کو پسند کرتا تھا بس وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"آخر کوئی بتائے گا ہوا کیا ہے کیوں غصے میں ہیں ڈاکٹر صاحب؟" نائل باہر سے آیا تھا اور زوحان کا پارہ ہائی دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کچھ تو ہے جس سے وہ لاعلم ہے۔

"بابا نائل بھی تو ہے جب کہ یہ تو رہتا بھی یہاں ہے میں ہی کیوں ملا آپ کو اس کی کیوں نہیں کر دیتے شادی اس لڑکی سے۔"

"واہ واہ واہ شادی کی بات چل رہی ہے کس کی شادی بھئی!" رخسانہ بیگم نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا ایسا ہو سکتا ہے بھلا کوئی بات ہو اور وہ ٹانگ نہ اڑائیں۔

یہ فیصلہ چوہدری صاحب اور ان کی ماں بی جان نے مل کر کیا تھا باقی کسی کو اسکا علم نہیں تھا بی جان کو انعم بہت پسند تھی پہلے تو انہوں نے نائل کا ہی سوچا مگر پھر نائل کے نام سے انعم پر الزام لگایا گیا تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی وہ الزام سچ ثابت ہو اور آگے اسے مزید کسی قسم کی پریشانی کا سامنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنا پڑے اس لیے انہوں نے زوحان کا نام لیا اور چوہدری صاحب سب کی بات ٹال سکتے تھے مگر بی جان کی نہیں ان کی بات کو وہ ہمیشہ سے اہمیت دیتے آئے تھے۔

"واہ تو برخودار کی شادی کی بات ہو رہی ہے اتنے ہائپر کیوں ہو رہے ہیں جناب مبارکاں مبارکاں۔"

نائل نے خوشی سے جھومتے ہوئے اسے ایسے گلے سے لگایا جیسے وہ شادی کے لیے صدیوں سے ترس رہا ہو۔

"شٹ اپ! نائل بچے مت بنو یہ کوئی مذاق کا وقت نہیں ہے میں نے سنا تھا اس کی شادی ہو چکی ہے اور آج اس کے ڈیڈ کہتے ہیں اس کی طلاق ہو گئی ہے یہ کیا ڈرامہ ہے یا تو آپ صاف صاف کہہ دیں مجھے پاگل خانے بھجوانا چاہتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ریلیکس جنگلی بلے کونسی لڑکی کی بات کر رہے ہو آخر بابا نے کس لڑکی کو پسند کر لیا تمہارے لیے؟" اسنے مسکراتے ہوئے مونگ پھلی کا دانہ اچھالا اور منہ کھول کر اسے چباتے ہوئے پوچھا وہ زوحان کے غصے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"وہی ڈاکٹر انعم۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا؟" نائل کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ "پر وہ تو شادی شدہ ہیں؟"

اس نے سوال چوہدری صاحب سے کیا تھا مگر جواب رخسانہ بیگم کی جانب سے آیا تھا۔

"لو جی اتنا وقت ہو گیا ہے تم دونوں کو ابھی تک نہیں پتا اس کی تو طلاق ہو چکی ہے اور وہ بھی تمہارا نام لے کر اس پر الزام لگایا تھا اس کی ساس محترمہ نے۔"

انہیں چوہدری صاحب کی بات پسند نہیں آئی تھی انہیں انعم خاص اچھی نہیں لگتی تھی اس لئے آگ تو لگانی تھی نا۔

"بکواس بند کرو۔" چوہدری صاحب غصے سے دھاڑے جس سے رفعت بیگم کی زبان کو بریک لگی اور وہ منہ بسورتی ہوئی چپ ہو گئیں۔

"ایک سیکنڈ کیا کہا میرا نام لے کر الزام لگایا گیا! مجھے پوری طرح کوئی بتائے گا آخر چل کیا رہا ہے کیا ہوا تھا میرے جانے کے بعد؟"

نائل کا سارا موڈ خراب ہو گیا تھا خوشی کی جگہ غصے نے لے لی تھی لہجہ سخت تھا رخسانہ بیگم نے چوہدری صاحب کے غصے کی پرواہ کیے بغیر ساری کہانی نائل کو سنا دی جو رخشندہ سے انہوں نے بڑے مزے سے پوچھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا پر ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں تو اسے بہن سمجھتا رہا ہوں اس نے تو کبھی کوئی بات تک نہیں کی مجھ سے اس کی ساس اور اس کے شوہر کو میں نہیں چھوڑوں گا انہوں نے یہ گھٹیا الزام آخر لگایا بھی کیسے اور آپ سب مجھے اب بتا رہے ہیں۔"

"رک جاؤ نائل۔" نائل غصے سے باہر جا رہا تھا جب چوہدری صاحب نے اسے پکارا۔

"تم کہیں نہیں جا رہے بیٹھو یہاں۔ لو پانی پیو جو ہونا تھا ہو گیا۔ اس واقعے کو ہوئے پانچ ماہ ہونے کو ہیں جب تم گئے تھے اس کے فوراً بعد ہی یہ بات ہو گئی تھی دوبارہ اس بات کو چھیڑنا انعم کی عزت خراب کرنے والی بات ہے چھوڑو بس اللہ جانتا ہے۔۔۔۔نہ تمہارے دل میں چور تھا نہ ہی انعم کے اسکی ساس اور اسکے شوہر نے اسکے ساتھ جو کیا اس کی سزا انہیں مل چکی ہے روڈ پر آ گئے ہیں وہ سب کچھ انعم کے باپ کا دیا ہوا تھا جو کہ وکیل صاحب نے لے لیا۔ اور تم!" اب وہ زوحان سے مخاطب تھے جو خاموش تماشائی بنا اس کہانی کو سن رہا تھا جس کا اب اسے حصہ بننا تھا۔

"دیکھو بیٹا زوحان ٹھنڈے دماغ سے سوچو وہ بچی بہت نیک اور سادہ ہے اور اب تو عالمہ بن رہی ہے تم بھی تو حافظ قرآن ہو تمہیں بھی ایسی ہی شریک سفر کی ضرورت ہے یہ فیصلے غصے سے نہیں کیے جاتے بیٹا سوچ سمجھ کر جواب دینا وہ بچی ہیرا ہے جس کی قیمت صرف جوہری جانتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم جوہری بن کر اسے دیکھو یقین مانو وہ بہت قیمتی ہے تم خود دیکھ لو کیا تھا اس چھوٹے سے گاؤں میں عورتیں کیسے گھومتی تھیں نماز انہیں نہیں آتی تھی نہ تو کبھی ہم نے اس بارے میں سوچا کہ تھوڑا بہت ہی سہی دین سکھا دیں اور نہ ہی کسی اور نے، اتنے امیر باپ کی بیٹی نے یہ سوچ لیا اپنا سب کچھ چھوڑ کر نکل آئی اپنے رب کی طرف بلانے کے لئے اسنے پرواہ نہیں کی الزام سہے مگر اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹی اب تمہاری مرضی ہے ہو گا وہی جو تم چاہو۔"

وہ خاموشی سے چودھری صاحب کی باتیں سن رہا تھا۔

ٹھیک ہے بابا اگر وہ راضی ہو جاتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

اب تک جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا کسی کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا اب اچانک وہ بات مان گیا تھا اور وہ انعم کے لیے ہاں کر کے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا مگر ذہن اس کا بری طرح متاثر تھا وہ کافی الجھا ہوا تھا۔

("کچھ فیصلوں کے آگے انسان اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ سارے ہتھیار ڈال دیتا ہے اور مان جاتا ہے کیونکہ ان فیصلوں سے اس کے اپنوں کی خوشی جڑی ہوتی ہے اور اپنوں کو ناراض کرنا ایک بہترین انسان کے بس کی بات نہیں۔")

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ زوحان تھا اس نے لوگوں کو ناراض کرنا نہیں سیکھا تھا۔

****

”ڈیڈ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں آپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں اب بھی میرا جواب وہی ہے میں شادی نہیں کرنا چاہتی کسی سے بھی نہیں ایک بار کر کے دیکھ لی کیا ملا آخر ذلت رسوائی لوگوں کے طعنے الزام اور اب آپ کیا چاہتے ہیں دوبارہ یہ سب ہو؟ یاد رکھیں پہلے صرف نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا مگر اب شاید آپ کو دوبارہ انعم نہ ملے۔“

وہ باپ کو وہیں جامد کر کے جا چکی تھی جو بھی ہو جائے وہ انعم کو نہیں کھو سکتے تھے انکے ایک غلط فیصلے نے انعم کو کتنا درد دیا تھا۔ اب مزید نہیں اب وہی ہو گا جو انعم چاہے گی۔

****

وہ گھر آ گیا تھا ڈرائیو کرتے ہوئے بھی اس کے ذہن میں وہی لڑکی تھی۔

”کیا ہو گیا ہے مجھے میں کیوں سوچ رہا ہوں اسے ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے روم میں آکر اپنے ذہن کو مختلف طرح سے مصروف رکھنا چاہا مگر پھر بھی وہ ذہن میں یوں ہی موجود رہی نہ جانے کیا سوچ کر اس نے رات بارہ بجے کے قریب اپنے دوست ارحم کو کال کی تھوڑی ہی دیر بعد ایک خوابیدہ مردانہ آواز اس کے کان کے پردے سے ٹکرائی۔

"ارحم کیا تم سو رہے ہو؟" اس نے کچھ دیر ٹھہر کر سوال کیا۔

"نہیں سوئمنگ کر رہا ہوں آجاؤ کرنی ہے تو۔" وہ اسکے اس عجیب و غریب سوال پر چڑ گیا تھا۔

"فی الحال میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں ارحم۔" اسنے روکھے سے لہجے میں کہا۔

"ہاں تو میں کیا تمہیں سرکس کا جوکر لگتا ہوں جو رات کے اس پہر تمہیں ہنساتا پھروں اور اب بتاؤ کال کیوں کی ایسی بھی کیا آفت آگئی؟"

www.novelsclubb.com

"وہ ایک لڑکی!" اسنے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" دوسری جانب موجود شخص کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں، خدا کو مانو رات کے اس پہر تم ایک لڑکی کو سوچ رہے ہو اور وہ بھی تم ہریرہ اس کے قہقہے بلند ہوئے۔"

"تم سیریس نہیں رہ سکتے۔" کچھ چڑتے ہوئے اس نے موبائل کو کان سے ہٹا کر سبز آنکھوں سے سکرین کو گھورا۔

"اچھا سوری بتاؤ کیا ہوا ہے کون سی لڑکی؟"

"آج شوٹنگ ہو رہی تھی ڈلمن مال میں کیا تمہیں پتا ہے وہ کس ڈرامے یا فلم کی شوٹنگ تھی اور اس میں موجود نیو ایکٹریس کون تھی؟"

"دیکھو میں ڈائریکٹر ضرور ہوں مگر جاسوس نہیں کہ نظر رکھتا رہو شوٹنگ کونسی کب کہاں ہو رہی ہے اور کون کون ایکٹریس ہیں اس میں۔"

"تو تمہیں نہیں پتا؟"

اس نے دانت پیستے ہوئے کہا جیسے غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی ہو۔

"ہاں میں نہیں جانتا۔" صاف انکار کیا گیا۔

ہریرہ نے بنا تا خیر کے کال کٹ کر دی وہ اب مزید بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ لیٹ تو گیا تھا لیکن اسکا موبائل مسلسل وائبریٹ کر رہا تھا پر اسے پرواہ نہیں تھی وہ زمانے سے بے نیاز کروٹ بدل کر نیند کی بھرپور وادیوں میں کھو جانا چاہتا تھا مگر کہاں وہ لڑکی اسکی آنکھوں کے پردے سے اوجھل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

****

درد تو آتے ہی ہیں راہوں میں

مگر انکا بھی وقت مختصر ہی ہوتا ہے

جیسے ڈھلتے آفتاب چمکتے چاند کی روشنی کا

جیسے برستی مینا میں کڑکتی بجلی کا

جیسے قوس وقزح کے ساتھ دلفریب رنگوں کا

جیسے تاروں کی جھرمٹ کے چمکنے کا

ایسے ہی ہوتے ہیں مختصر سے درد زندگی میں

www.novelsclubb.com

ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ٹائی کو سیدھا کرتا ہوا وہ اب گاڑی کی کیز اٹھا رہا تھا جب موبائل کی سکرین پر شناسا نام چمکتا ہوا دکھائی دیا کچھ دیر ٹھہر کر اس نے کال اٹینڈ کر لی۔

"یہ کیا طریقہ ہے ہریرہ تم جانتے بھی ہو رات میں نے کتنی کالز کی تمہیں پر تم نے رسیو کرنا ضروری نہیں سمجھا۔" ارحم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ فون سے نکل کر اسکا قتل کر دے۔

"جو سوال کیا جائے اسکا جواب اگر تم دینا سیکھ جاؤ تو میں تمہاری ہر کال اٹینڈ کر لیا کروں گا۔" ایک ہاتھ سے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ جواب دے رہا تھا۔

"اتنا ایگو اچھا نہیں ہوتا ہریرہ عزیز۔" اسنے کچھ چڑتے ہوئے بولا ہریرہ کا روکھا لہجہ اسے شروع سے ہی ناگوار گزرتا تھا۔

اس کے اس طرح بولنے پر ہریرہ مسکرا دیا۔

"اچھا سوری غلطی ہو گئی بتاؤ کال کرنے کی وجہ؟" وہ ایسا ہی تھا ایک پل میں انداز اور لہجے بدل لینے والا مرد۔

"تمہاری بہت یاد آرہی تھی تمہارے بغیر ایک لمحہ کاٹنا مشکل ترین عمل بن چکا تھا صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تمہاری یاد میں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہیلو تمہاری بیوی نہیں ہوں میں۔" ہریرہ نے فوراً کہا۔

"تم جیسی اگر بیوی مل گئی تو وہ میری زندگی کا آخری دن ہو گا شوق سے خودکشی کر لوں گا۔"

"پھر کہتے ہو تم میں کال اٹینڈ نہیں کرتا۔" اسے ارحم کی فضول باتیں پسند تھیں مگر فی الحال اسے کورٹ جانا تھا۔

"تم مجھے اتنے نخرے کیوں دکھاتے ہو ہریرہ؟"

"میں تمہیں بلاک کر دوں گا ارحم اگر اب تم نے کوئی فضول بات کہی تو۔"

"اچھا چلو کر دو بلاک مگر اتنا سن لو کہ بات تمہارے مطلب کی ہے۔" اسنے لالچ دینا چاہا۔

"بتاؤ پھر؟" وہ جلد سے جلد جانا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے نہیں پہلے کہو میرے پیارے سے حسین و جمیل شاندار پرسنیلٹی سے بھرپور مقناطیسی شخصیت کے مالک دوست مجھے بتاؤ پھر میں کچھ سوچتا ہوں۔" رولنگ چیئر پر بیٹھا آنکھوں پر نظر کی عینک لگائے سانولی رنگت والا وہ چھبیس سالہ نوجوان فلم ڈائریکٹر اور ہریرہ عزیز کا بہت اچھا دوست تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں یہ کہوں گا؟" مقابل ہریرہ عزیز تھا جس نے ہارنا کہاں سیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بات تمہارے مطلب کی ہے ہریرہ۔"

"کیا یہ بات اگر میں نہ سنوں تو دس منٹ کے اندر میں مر سکتا ہوں؟"

"نہیں توبہ بالکل نہیں۔"

"تو پھر مت بتاؤ۔" اسنے دوٹوک جواب دیا۔

"نہایت ہی بے ادب ہو تم ہریرہ عزیز۔" اسنے لفظ چبا چبا کر کہا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے؟" ایک اور بار پوچھا گیا۔

"نہیں" ارحم آج اسے اچھی طرح زچ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"میں کال کاٹ دوں؟" اسنے ایک اور حربہ آزمایا۔

"ہاں ہاں کاٹ دو۔"

"پکی بات ہے؟"

"ہاں بالکل پکی"

"اوکے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا سنو!"

"ہممم بولو!" منہ پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے اسنے بریک لگائی وہ کورٹ پہنچ گیا تھا۔

"وہ لڑکی جس کا تم رات پوچھ رہے تھے وہ مشایعم ہے نیو ایکٹریس۔"

اس کی بات پر اس نے چونک کر موبائل جواب تک کندھے کی مدد سے کان پر لگایا ہوا تھا کندھے سے ہٹا کر ہاتھ میں لیا۔

"وہ جو کل ڈالمن مال میں؟"

"ہاں وہی۔"

"تو بدتمیز انسان تم نے رات کو کیوں نہیں بتایا؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میرے لیے یہ نیا تھا ہریرہ عزیز لڑکیوں میں کب سے انٹرسٹ لینے لگا۔"

"نہیں میں بس ویسے ہی جاننا چاہتا تھا وہ لڑکی کون ہے۔"

"اچھا تو آج آجانا پورٹ گرینڈ بطور نیو ایکٹریس وہ انوائٹڈ ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔" اسنے مسکراتے ہوئے کال کٹ کردی۔

****

کئی روز اسنے یہی کیا وہ جہاں جاتی وہ وہاں ضرور جاتا اسنے کبھی مشایعم سے بات نہیں کی وہ بس اسے دور سے دیکھا کرتا اس بات کی اسے بھی سمجھ نہیں آرہی تھی آخر کیوں میرا دل اس لڑکی کی جانب کھینچا چلا جارہا ہے کیوں میں ایک بار دن میں اس کی جھلک دیکھنا چاہتا ہوں۔

ارحم نے اسے کئی بار کہا ایک بار ہی صحیح تم اس سے مل لو ایک بار اس سے بات کر کے دیکھ لو یا مجھے بتاؤ میں ملوا دیتا ہوں اس سے مگر اس نے ہر بار بات ٹال دی وہ اس سے نہیں ملنا چاہتا تھا بعض اوقات تو وہ مشایعم کے انتظار میں کئی کئی گھنٹوں ایک جگہ بیٹھے گزار دیتا نماز تک قضا ہو جاتی مگر اسے وقت کا پتا ہی نہیں رہتا۔وہ اسے دیکھتا اور سوچتا کاش یہ ایکٹنگ چھوڑ دے۔

www.novelsclubb.com

****

دن مہینے سال جیسے پنکھ لگا کر اڑ رہے تھے ان دنوں ہریرہ بھی بیرون ملک کسی کام کے سلسلے میں گیا ہوا تھا مگر مشایعم اسکے ذہن کے پردے پر ویسے ہی نقش تھی۔

دوسری جانب مشایعم کا شمار اب پاکستانی بہترین اداکارہ میں ہونا شروع ہو گیا تھا اسے محنت لگن اور جنون نے کامیاب بنا دیا تھا، مگر جیسے جیسے آپ ترقیوں کے زینے عبور کرتے ہیں ویسے ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپکے مخالفین میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اسکے عروج کو بھی زوال میں تبدیل کرنے کے لیئے دیگر ایکٹرس کو شو بزانڈرسٹری میں لا کر مشایعم کے مد مقابل کھڑا کیا گیا لیکن اسکے آگے کوئی بھی نہ ٹک پائی نہ صرف اداکاری بلکہ ڈانس میں بھی مشایعم کا کوئی ثانی نہیں تھا نہایت مختصر وقت میں وہ اپنے خوابوں کو پورا کرنے میں کامیاب ہوئی تھی یوں وہ دن بہ دن بلندیوں پر اپنے پنکھ پھیلا رہی تھی اسنے ایک بار بھی گھر کی جانب مڑ کر دیکھنا ضروری نہیں سمجھا جبکہ اسے ماں کی یاد راتوں میں سونے نہیں دیتی تھی پچھلے دو ہفتوں سے وہ بے خوابی کا شکار ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اچانک کیا ہو رہا ہے مگر اس سب کے باوجود اسنے اپنے گھر کی جانب یا کسی بھی فیملی ممبر سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے دو بجے کے قریب وہ کسی انجانی آواز سے بیدار ہوئی تھی جسم تھر تھر کانپ رہا تھا پسینے کے قطرے کان کی لو کو چھوتے ہوئے گردن میں جزب ہو رہے تھے یہ آواز تو جانی پہچانی تھی پر یہ آواز کیوں آرہی تھی مسلسل چار راتوں سے آنے والی آواز آج پھر آرہی تھی آخر کیوں سیٹ پر بھی اسکی پرفامنس خراب رہنے لگی تھی یہ آواز اسے ہر رات ستا رہی تھی یہ آواز کیسی تھی کس کی تھی کیوں تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی یا شاید یہ آواز اسکے ضمیر کی تھی جو اسے گمراہی کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دلدل میں پھنستے دیکھ کر اس کی قسمت پر بین کر رہا تھا اسکا ایمان دفن ہوتا جا رہا تھا اسکا دل مرتا جا رہا تھا سکون ساتھ چھوڑ گیا تھا اسنے جو سوچا تھا ایک ایک قدم ویسا ہی رکھا گیا تھا مگر پھر بھی وہ خوش نہیں تھی اتنی ترقی کر لینے کے بعد بھی مشایعم اشفاق اندر سے خالی تھی۔

"کیا میری زندگی میں خوشیوں کی کوئی جگہ نہیں پر میں نے تو جو چاہا تھا وہ پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر کیوں ایسا ہے میرا دل رو رہا ہے جیسے اسنے بہت کچھ کھو دیا ہو ایسا کیوں ہو رہا ہے۔" وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور خود سے سوال کر رہی تھی وہ آج پھر گزری چار راتوں کی طرح اٹھ گئی تھی اب نیند اسے چاہ کر بھی آنے والی نہیں وہ جانتی تھی۔

****

"انعم تم اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو؟ یہ اتنی بڑی بات تو نہیں تمہیں انکل کو یہ سب نہیں کہنا چاہیئے تھا وہ ڈیڈ ہیں تمہارے انہیں فکر ہے تمہاری تم کیوں نہیں سمجھتی ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا روشان الگ تھا اسکی ماں الگ تھی ضروری نہیں جن سے اب تمہارے ڈیڈ تمہاری شادی کرنا چاہ رہے ہیں وہ بھی ان جیسے ہوں فرق ہوتا ہے انسان انسان میں اگر تم یونہی بدگمان رہی تو تم اپنا ہی نقصان کرو گی خود سوچو کوئی بھی ہمیشہ کے لیے اس دنیا میں نہیں رہتا تمہارے ڈیڈ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساری زندگی تمہارے ساتھ نہیں رہیں گے خدانخواستہ اگر انہیں کچھ ہو گیا تب کیا کرو گی تم کیسے گزارو گی تنہا زندگی؟ یہ دنیا ایک لڑکی وہ بھی تمہاری طرح سادہ اور معصوم لڑکی کو سکون سے جینے نہیں دیتی انعم تم دماغ سے کام لو اپنے ماضی کو سر پر سوار مت کرو اپنے مستقبل کے بارے میں سوچو اپنے ماضی کو لے کر بیٹھی رہو گی تو تم اپنا حال اور مستقبل تباہ کر لو گی جو برا ہوتا ہے اسے بھول جایا کرتے ہیں یاد رکھ کر اپنی خوشیوں کو کیوں برباد کرنا برا کرنے والوں کا کچھ نہیں بگڑتا وہ اپنے گناہ کے خود ذمہ دار ہیں تم کیوں اپنی ذات کو تکلیف میں مبتلا کر رہی ہو بھول جاؤ اور ایک نئے سفر کا آغاز کرو انشااللہ تم دیکھو گی تم نے جو کھویا وہ تو عام سی شے تھی مگر جو تم پاؤ گی وہ تمہارا انعام ہو گا انعم۔"

وہ دونوں مدرسے کی قالین پر بیٹھے ہوئے تھے آج پھر اسکے ڈیڈ نے اس سے شادی کی بات کی تھی اور وہ ضرورت سے زیادہ بول گئی تھی مگر اب عنزہ کی بات سن کر شرمندہ ہو رہی تھی عنزہ اسے اپنی طرف سے ایک اچھے دوست کی طرح سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی آج وہ خاموشی سے عنزہ کی باتیں سن رہی تھی خلاف معمول اسنے آج عنزہ کی کوئی بات ترک نہیں کی تھی شاید وہ سمجھنے لگی تھی دل پر جمی پرانی دردناک یادوں کی برف پگھلنے لگی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

آج وہ پڑھانے کے بعد حویلی چلی آئی تھی اسکا وہاں جانے کا ارادہ نہیں تھا مگر اسے جانا پڑا۔

آج سب کا رویہ اسکے ساتھ کافی مختلف تھا عزت اور محبت تو اسے پہلے بھی دی جاتی تھی مگر آج سب اسکے آگے پیچھے پھر رہے تھے جیسے وہ کوئی بہت اہم مہمان ہو وہ آتے ہی بی جان کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی جبکہ رخسانہ بیگم نے آج اسکی آمد پر منہ نہیں بنایا تھا بلکہ خادمہ سے چائے اور مختلف قسم کی چیزیں منگوائیں تھی وہ سب کے چہروں پر اپنے لیئے پیار اور پسندیدگی کی چمک دیکھ سکتی تھی اتنا تو وہ جان گئی تھی یہ پسند کیوں اور کس لیے ہے مگر وہ کرتی بھی تو کیا چوہدری صاحب نے جب جب اسے حویلی بلایا ہے وہ ہمیشہ انکی بات مان کر گئی ہے اور اب بھی وہ انکی بات نہیں ٹال سکتی تھی اسنے بڑوں کی بات ماننا سیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بی جان سے باتوں میں مصروف تھی جب نائل اور چوہدری صاحب وہاں آئے اسنے سلام کیا اور نائل کو دیکھتے ہی وہاں سے جانا چاہا مگر چوہدری صاحب نے روک لیا۔ "ٹھہر و بیٹا! بیٹھ جاؤ۔۔۔ یہاں اس گدھے سے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے جانتی ہو بیٹا؟"

اسنے نائل کو نظر انداز کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا جان میں بتاتا ہوں! دراصل میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا اس لیے میں نے ہی بابا جان کو کہا تھا وہ آپ کو بلوائیں کیونکہ میں جانتا ہوں آپ میری شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتیں تو میری بہن جو آپکے ساتھ ہوا میں اس سب کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ میں سچ میں اس بات سے انجان تھا اگر مجھے پتا ہوتا تو میں خود آپکی صفائی پیش کرتا مگر شاید قسمت میں یہی لکھا تھا جسے ہم بدل نہیں سکتے اور اگر آپکو اب بھی لگتا ہے اس سب میں میری کہیں تھوڑی سی بھی غلطی ہے تو پلیز اپنا بڑا بھائی سمجھ کر مجھے معاف کر دیں۔"

انعم اسے دیکھتی ہی رہی یہ وہ نائل تو نہیں تھا جو بیچ راستے میں رک کر اسے تنگ کیا کرتا تھا یہ تو کوئی اور تھا سنجیدہ سلجھا ہوا، وہ کتنی غلط تھی اسکے بارے میں یا وہ غلط نہیں تھی لوگوں نے غلط سمجھا تھا وہ شرمندہ ہوئی۔

"میں آپو راستے میں آ کر اس لیے تنگ کیا کرتا تھا کیونکہ میں آپکو ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن ہی سمجھتا تھا اب آپ بتاؤ کیا کوئی بھائی اپنی چھوٹی بہن کو تنگ بھی نہیں کر سکتا؟" وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انعم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے وہ سوچ رہی تھی کاش یہ بات روشان سن لیتا اسکی ماں سن لیتی۔

"کوئی بات نہیں اس میں آپکی غلطی نہیں تھی شاید میرے لیے اسی میں بہتری ہو۔" اسنے حالات سے سمجھوتہ کرنا سیکھ لیا تھا۔

"جی جی بہتری ہی بہتری ہے سسٹر جی کیوں کہ جو ہمارے کھڑوس ڈاکٹر صاحب ہیں وہی پرفیکٹ ہیں آپکے لیئے ہاں غصہ جلد کر جاتا ہے مگر نیک اور دل کا صاف ہے بالکل آپ کی طرح میڈم جی۔" اسنے وہی پرانے انداز میں کہا۔

انعم نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی جبکہ سڑھیوں سے اترتا زوحان وہیں ٹھہر کر انہیں دیکھنے لگا۔

****

وہ جہاں دو دن کا کہہ کر گیا تھا وہیں پورے پانچ ماہ گزر گئے تھے ان پانچ ماہ میں ان دونوں ماں بیٹی کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا انکے لیے وہ گھر کسی جنت کے ٹکڑے سے کم نہیں تھا البتہ عبرش تھوڑی پریشان ہی رہا کرتی یوں تو اسے کوئی کام کرنے نہیں پڑتے تھے مگر اسے یوں بوجھ بن کر رہنا پسند نہیں تھا اسے اپنا آپ زبردستی اس پر مسلط کرنا لگ رہا تھا اسکا خیال

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پوری طرح رکھا جارہا تھا ساری ضرورت کی اشیا انکے لیے گھر ہی پہنچ جایا کرتی تھیں وہ زیادہ تر گھر میں ہی رہا کرتی باہر بھی اگر جاتی تو برقعہ میں وہ سب کی نظروں سے دور رہنا چاہتی تھی وہ بھٹک کر سنبھل چکی تھی۔

جبکہ ہریرہ کی کال اکثر آیا کرتی تھی جو عبرش کچھ جھجکتے ہوئے اٹھالیتی اور پھر تھوڑی بہت بات کرتی جس میں وہ ہریرہ کے آنے کا پوچھتی اور اپنے لیے کسی جاب کا۔

مگر وہ اسکی بات کاٹ کر ہمیشہ یہی کہا کرتا آپ اس گھر میں رہ رہی ہیں گھر کو سنبھالا ہوا ہے یہی آپ کی جاب ہے اور پھر وہ موبائل گڑیا کو دے دیتی اور گڑیا تو گھنٹوں اس سے باتیں کیا کرتی۔

عبرش نے اسکا قریبی اسکول میں ایڈمشن کروادیا تھا اور اب وہ گھنٹوں اپنے اسکول کے قصے ہریرہ کو بہت مزے سے سنایا کرتی ہریرہ کو بھی اس سے باتیں کرنا اچھا لگتا تھا

دن مہینے اور اب تو پورا سال گزر گیا تھا لیکن ہریرہ نہیں آیا تھا مگر ان ماہ وسال میں ہریرہ کی کالز کرنا بڑھ گیا تھا وہ اب گڑیا سے وڈیو کال کیا کرتا اسکی بہت اچھی دوستی ہوگئی تھی وہ دونوں گھنٹوں ایک دوسرے سے باتیں کیا کرتے عبرش کبھی کبھی ہریرہ کو دیکھ کر کچھ یاد کرنے کی کوشش کرتی جیسے وہ جانتی ہو اسے کبھی دیکھا ہو مگر کچھ یاد نہیں آتا اسنے ہریرہ کے موم ڈیڈ سے بھی وڈیو کال پر بات کی تھی وہ بہت محبت سے پیش آرہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

وہ نماز پڑھنے کے لیئے جائے نماز بچھا رہی تھی جب گڑیا بھی اپنی چھوٹی سی جائے نماز لے آئی اسکی عادت تھی وہ عبرش کے ساتھ ہی نماز پڑھا کرتی تھی وہ ہر عادت ماں کی سیکھا کرتی وہ کیسے کھاتی ہے کیسے بولتی ہے کیسے عبادت کرتی ہے اور پھر خود بھی اسکی بھرپور کوشش یہی ہوتی کے عبرش کی طرح ہی سب کیا جائے عبرش اسے ایسا کرتے بڑی دلچسپی سے دیکھا کرتی اور پھر ایک دم اداسی اور خوف کی لہر اسکے جسم میں دوڑ جاتی اور اگر میری بچی کا نصیب بھی میری طرح ہوا تو_____!

واقعی بیٹیوں سے ڈر نہیں لگتا انکے برے نصیب سے ڈر لگتا ہے کاش اللہ پاک ہر بیٹی کا نصیب اچھا کر دے کسی کو کوئی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے کوئی غم انکی راہ میں رکاوٹ نہ بنے مگر زندگی میں سب کچھ تو نہیں ملتا ناورنہ کوئی دعا ہی نہ کرے خدا کا شکر ادا ہی کرنا چھوڑ دے غرور میں مبتلا رہے اس لیے اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہے۔ جو ہوتا ہے اور جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے بہتر نہیں بہترین ہوتا ہے کیونکہ تقدیروں کو لکھنے والا بے مثال ہے وہ بادشاہ ہے ہمارے پاس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنی عقل کہاں کہ اللہ کے پلانز سمجھ سکیں کوئی شک نہیں کہ اللہ ہی بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

اسکی ہر نماز میں اپنی بیٹی کے لیے دعا ہوتی۔ وہ زندہ تھی اور زندہ رہنا چاہتی تھی تو وہ بھی اپنی گڑیا کے لیے وہ اب جس حال میں تھی وہ خدا کی شکر گزار تھی۔ جو زندگی اسنے گمراہی کی دلدل میں رہ کر گزاری کیا وہ زندگی تھی اور اگر اسے اسی گمراہی کی دلدل میں پھنسے موت آجاتی۔ وہ اکثر خود سے سوال کیا کرتی اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتی میری ماں میری فیملی میرا سب کچھ میرے گناہوں کی وجہ سے دور ہو گیا اور میں کتنی بے وقوف تھی دولت شہرت میں سکون خوشیاں تلاش کرتی رہی جبکہ خوشیاں تو واقعی عبادت میں ہیں سکون بھی اسی میں ہے۔

گڑیا نماز پڑھنے کے بعد اب لاؤنج میں بیٹھی کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی جب گھر میں آنے والے تین افراد کو دیکھتے ہی ایک دم خوشی سے کھڑی ہو گئی۔

"گرین آئیز والے انکل آپ؟ ماما جلدی آئیں!" وہ ماں کو بلاتی ہوئی خود ہریرہ کے سامنے تھی آپ ہریرہ انکل کے موم ڈیڈ ہیں نہ وہ ہریرہ سے ملنے کے بعد اب اسکے موم ڈیڈ سے مل رہی تھی انکی آواز سنتے ہی عبرش بھی نیچے آ گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسنے سب کو سلام کیا سادہ سے سیگرین کلر کے سوٹ میں ملبوس وہ آج کئی سال پہلے والی عبرش لگ رہی تھی وہی رنگ وروپ وہی مسکراہٹ ہریرہ نے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں وہ اسے مزید نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ ایک بار نظروں کا گناہ کر چکا تھا اب وہ جان گیا تھا کسی کو دعا میں رب سے مانگنا غلط نہیں ہے مگر اس سے کسی کے ساتھ غلط ہو بھی سکتا ہے۔اس لیئے دعا میں اللہ کی رضا مانگنی چاہیئے اور عبرش کے ساتھ جو ہوا کیا پتہ اگر وہ دعا نہ کرتا تو ایسا نہ ہوتا مگر وہ انجان تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ عبرش کی شادی ہو چکی ہے اگر پتہ ہوتا تو وہ کبھی بھی اسکی خواہش نہ کرتا مگر اب جو ہو چکا اسے بدلا تو نہیں جا سکتا ہاں مگر ٹھیک کیا جا سکتا ہے وہ اب بہت کچھ سوچ کر آیا تھا اور اب اتنے سالوں بعد وہ اپنے خوابوں کو پورا کرنا چاہتا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر آ گئے تھے بات چیت کا سلسلہ پھر سے جاری ہوا جبکہ عبرش کچن میں کھانے کا اہتمام کرنے خانساماں کے ساتھ آج خود بھی مختلف طرح کی ڈشز بنانے میں مصروف تھی اسے پہلے تو انڈا بھی بنانا نہیں آتا تھا مگر وقت نے سب سکھا دیا تھا(''جب انسان کا برا وقت آتا ہے نہ تب وہ وہ بھی سیکھ جاتا ہے جو اسنے کبھی کیا ہی نہیں ہوتا اس لیئے برا وقت اتنا بھی برا نہیں ہوتا وہ آپکا بہترین استاد ہوتا ہے۔'')

www.novelsclubb.com

انھوں نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا عبرش کا بنایا ہوا کھانا سب کو بہت پسند آیا اسکے بعد عبرش ڈیزرٹ لے آئی۔ جو سب سے زیادہ گڑیا کا فیورٹ تھا سب کھانے سے فارغ ہو کر چائے پیتے ہوئے آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے عبرش نے نوٹ کیا ہریرہ کے موم ڈیڈ ہریرہ کے مقابلے میں بہت زیادہ بولتے تھے۔ انکے ساتھ بیٹھ کر ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کے وہ ان سے پہلی بار مل رہی ہے۔

****

انہیں آج ہفتہ ہو گیا تھا عبرش اب وہاں سے جانا چاہتی تھی ہریرہ نے بنا کسی رشتے کے اسکی بہت مدد کی تھی مگر اب وہ مزید نہیں رہ سکتی تھی جبکہ اب تو انکے موم ڈیڈ بھی آ گئے تھے۔ یہی سوچ کر وہ لان میں انکے پاس پہنچی جہاں گڑیا ان تینوں سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ وہ بھی بڑی دلچسپی سے اسکے سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔

"آنٹی کیا آپ اب ہمارے ساتھ رہیں گی؟" اسنے معصومیت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”ارادہ تو نہیں ہے بس ایک بات کرنی تھی آپکی ماما سے اگر انھوں نے ہاں کہی تو ہم کچھ دن رک جائینگے۔“

”اور اگر ماما نے نہ کہی تو؟“

”تو ہمیں پرسوں جانا ہوگا۔“

”نہیں ماما ضرور ہاں کریں گی۔“ وہ بات کیا ہے نہیں جانتی تھی مگر نورین سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ سب جانتی ہو۔

”آہ میری دادی اماں موم کو پہلے بات تو کرنے دو آپکی ماما سے۔“ ہریرہ نے اسکی کینچی کی طرح چلتی زبان کو روکنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

”اوہ جی گرین آئیز والے انکل مگر بات کیا ہے کیا آپکو پتہ ہے؟“ اسنے ہریرہ کے قریب جا کر سرگوشی میں کہا۔

”لو آپکی ماما آگئی۔“ اسنے عبرش کو دیکھا جو وہاں کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عبرش بیٹا تم وہاں کیوں کھڑی ہو آؤ یہاں آؤ۔" نورین نے اسے اپنے پاس بلایا اسنے کچھ جھجکتے ہوئے انکے ساتھ والی نشست سنبھال لی۔

"میری باربی ڈول آؤ ہم آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔" ہریرہ نے اسکے گال چھوتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو آپ مجھے اس لیئے لے کر جا رہے ہیں تاکہ میں آنٹی اور ماما کی باتیں نہ سن سکوں میں جانتی ہوں گرین آئیز والے انکل آپ بہت شارپ ہیں۔"

"ٹھیک ہے پھر جیسی آپکی مرضی میں اکیلے ہی آئسکریم کھا کر آجاتا ہوں اور آج تو آئسکریم اور یو فلیور لینی چاہیے ہمم۔" اسنے منہ میں پانی لاتے ہوئے گڑیا کو دیکھا۔

"اچھا پھر ایسا کرتے ہیں ساتھ ہی چلتے ہیں میں بڑوں کے بیچ بیٹھ کر کیا کروں گی انکی اپنی پرسنل باتیں ہوتی ہیں بچوں کو نہیں سننی چاہیئے آئیں گرین آئیز والے انکل ہم چلتے ہیں اور ہاں ماما بس آنٹی کچھ بھی پوچھیں آپ نے ہاں ہی کرنی ہے۔"

"اچھا میری دادی اماں چلو اب آپ جاؤ انکل کے ساتھ شاباش۔"

"اوکے بائے بائے۔" وہ ہاتھ ہلاتی ہوئی ہریرہ کے ساتھ چلی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا آپ دونوں بات کریں میں زرا نیوز سن لوں ملک کے حالات دن بہ دن بگڑتے ہی جا رہے ہیں اللہ حفاظت کرے اس پاک ملک کی۔" وہ اپنی بات پوری کر کے ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر جا چکے تھے۔

"بیٹا میری بات کیا پتہ تمہیں بری لگے مگر تم دماغ سے کام لینا اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا اس میں تمہاری اور گڑیا کی بہتری شامل ہے۔"

"جی انٹی آپ بولیں؟" اسنے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"دیکھو بیٹا گڑیا ابھی چھوٹی ہے تم بھی اکیلی ہو چلو تم تو پھر بھی زندگی گزار لو گی مگر اس بچی کو بہترین فیوچر کیسے دو گی کیسے رکھو گی اس معصوم بچی کا اکیلے خیال کیا تمہیں نہیں لگتا اسے باپ کی ضرورت ہے جو اسے بہتر مستقبل دے سکے عبرش۔"

اسکے کانوں میں گڑیا کی آواز گونجی "ماما میرے بابا میری دوستوں کے بابا کی طرح کیوں نہیں ہیں؟" وہ اکثر اس سے یہ سوال کیا کرتی واقعی اسنے اس بارے میں تو کبھی سوچا ہی نہیں اس ننھی جان کو بھی تو باپ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آنٹی جی آپ کی بات بھی ٹھیک ہے مگر میں کیا کر سکتی ہوں؟" اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بس تم ہاں کرو پھر میں اپنی بیٹی کی زندگی میں خوشیاں لاؤں گی۔" انھوں نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

نہیں آنٹی جی میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں؟ شادی۔۔۔! اب نہیں میں خود دوں گی اپنی بچی کو بہتر مستقبل سب کچھ دوں گی۔"

"کیسے دو گی عبرش بتاؤ کیا پھر سے مشایعم بن جاؤ گی؟" انکی اس بات پر اسے کرنٹ لگا۔

"آپ۔۔۔! آپ۔۔۔۔۔۔"

"ہاں میں جانتی ہوں ہریرہ بھی جانتا ہے اور شاید گھر کے ملازم بھی تمہاری خوبصورتی ایسی نہیں تھی عبرش جو بُھلائی جا سکے تمہارا یوں انڈسٹری سے چلے جانا بہت سے لوگوں کا نقصان کروا گیا تھا اور اس سب میں سب سے زیادہ نقصان کس کا ہوا جانتی ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسنے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا گناہ تو گناہ ہی ہوتے ہیں چھوڑ بھی دو اسکے بعد بھی آپکے سامنے کسی بھی طرح آجاتے ہیں۔

"اس سب میں سب سے زیادہ نقصان میرے بچے کا ہوا تھا عبرش ہاں اس سب میں سب سے زیادہ نقصان ہریرہ عزیز کا ہوا تھا اسنے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا مشایعم اشفاق کو وہ تمہاری یاد میں سو بھی نہیں پاتا تھا۔ میں نے دیکھا تھا اپنے بچے کو تڑپتے ہوئے۔ تمہارے لیئے عبرش اسنے یہ چاہا تھا تم انڈسٹری چھوڑ دو مگر اسنے یہ نہیں چاہا تھا کے تم یوں کھو جاؤ۔ تم نے اسے ٹھکرا دیا تھا۔ وہ ہارنا نہیں جانتا تھا لیکن زندگی میں پہلی بار وہ بری طرح سے ہارا تھا اور اسے ہرانے والی مشایعم اشفاق تھی۔"

وہاں موت کا سا سماں تھا ان دونوں کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

اسنے سوالیا نظروں سے نورین کو دیکھا۔ جیسے جاننا چاہتی ہو میں نے کیسے مگر اسکے الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

"جاننا چاہتی ہو نا کہ تم نے کیسے؟ تو یاد کرو کیا یہ سبز آنکھیں تمہیں کسی کی یاد نہیں دلاتیں؟ کیا تمہیں بھرے مجمعے میں شادی کا پرپوزل یاد نہیں؟ کیا تم نے سب کے سامنے کسی کو فلم بنانے کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آفرکی تھی اسکے بعد تم شادی کے لیے راضی ہو جاؤ گی کیا تم نے نہیں کہا تھا؟ یاد کرو عبرش اس دن بھرے مجمعے میں تم نے اسے ٹھکرا دیا تھا۔"

"وہ ارحم سر کے دوست؟" اسکی آواز کانپ رہی تھی۔

"ہاں وہی ارحم کا دوست ہریرہ عزیز۔"

"مجھے یہاں سے جانا ہوگا میں یہاں نہیں رک سکتی میں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اسے اب اندازہ ہوا تھا وہ سبز آنکھیں اتنی جانی پہچانی کیوں لگتی تھیں کیوں ہریرہ کو دیکھ کر وہ اپنے ماضی میں کچھ تلاش کرنا چاہتی تھی۔اسکی آنکھوں پر لگے چشمے اور بڑھی شیو اسے کیسے دھوکے میں رکھ سکتی تھی؟

"کچھ نہیں ہوا بیٹھی رہو تم۔۔۔یہ مت سمجھنا کہ یہ سب باتیں میں نے اس لیے کہیں کہ تم چلی جاؤ بلکہ میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ تم بہت ضروری ہو عبرش! ہریرہ نے تمہیں دعاؤں میں مانگا ہے ہاں میں جانتی ہوں اسکا طریقہ کار غلط تھا اسنے صرف تمہیں پانے کی دعا کی اسے اللہ پاک سے تمہیں اپنے حق میں بہتر کروا کر مانگنا چاہیئے تھا اسکی اس غلطی نے تمہیں کتنی مشکلات میں ڈال دیا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں آنٹی جی یہ سب میرے گناہوں کی سزا ہے۔"

"ایسے نہیں بولتے وہ تمہاری آزمائش تھی اور دیکھو تم کتنی خوش نصیب ہو اللہ نے تمہیں اس گندگی سے نکال دیا مشایعم کا خوبصورتی اور ایکٹنگ میں کوئی ثانی نہیں تھا۔ مگر جو عبرش میرے سامنے ہے اسکی کوئی مثال ہی نہیں وہ اتنی پیاری ہے کہ میں اسے خود کہیں جانے نہیں دینا چاہتی میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں۔ بولو! عبرش کیا رہو گی میرے پاس؟ میری بیٹی بن کر؟"

"مجھے تھوڑا وقت چاہیے۔" وہ بول کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

"اور کتنے رنگ دکھائے گی اے زندگی" اسنے سوچتے ہوئے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

****

ایک دل کی آہ

ایک شخص کی فریاد

ایک سہارے کی تلاش

ایک ناکام محبت کا پچھتاوا

ایک درد میں لپٹا مسافر

ایک ازل سے گمراہ انسان

ایک ماں کے لیئے تڑپتی نگاہیں

بس ملنے کو ہے منزل سب کو

کٹ کٹ !

”مشایم کیا ہو گیا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری ؟“

”جی ٹھیک ہے۔“

”تو پھر پرابلم کیا ہے ؟“ڈائریکٹر نے غصے کو قدرے ضبط کرتے ہوئے اسے دیکھا جو مسلسل اپنے ڈائیلاگز بھول رہی تھی۔

”سوری سر آپ دوبارہ شروع کریں۔“اسنے اپنے داہنے ہاتھ کی مدد سے کنپٹی پر دباؤ ڈالا جیسے اپنے سر میں ہو رہے درد کو کم کرنے کی کوشش کی ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہریرہ دور سے اسے دیکھ رہا تھا۔اسکا بار بار سین بھول جانا وہ سمجھ رہا تھا اسے کوئی نہ کوئی پرابلم تو ضرور ہے مگر وہ کرتا بھی تو کیا آج تک اسنے کبھی اس سے بات نہیں کی تھی تو اب کیسے وہ اسکا حال طلب کرنے اسکے پاس جا سکتا تھا۔وہ کھڑا ہوا اور باہر کی جانب چل دیا وہ اب مزید مشایعم کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔اسکا یہی معمول تھا کچھ دیر بیٹھ کر اسے دیکھتا اور پھر خود ہی اٹھ کر وہاں سے چلا جاتا۔

"مشایعم تم یہ سین کیوں نہیں کر پا رہی ہو؟"اب پھر اسنے وہ سین ٹھیک طرح سے نہیں کیا تھا۔

"اگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو ڈاکٹر کو دکھاؤ۔"

"نہیں سر ایسی بات نہیں ہے میں ٹھیک ہوں۔"

"مجھے نہیں لگ رہی ہو۔کیا کچھ ہوا ہے؟"

برحان نے کچھ جانچتی نظروں سے اسکا جائزہ لیا۔

"چلو باقی کل کرتے ہیں تم ریسٹ کرو مشایعم۔"اس نے شوٹنگ رکوا دی تھی۔

****

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میڈم سب ٹھیک تو ہے نا؟“

وہ نو منزلہ بلڈنگ کے ساتویں فلور پر نسب گرل کے پاس کھڑی تھی ہاتھ میں بلیک ٹی کا مگ تھا اور ذہن بے شمار سوچوں کے جال میں بری طرح سے الجھا ہوا تھا جب اسے نکی کی آواز سنائی دی۔

”میں ٹھیک ہوں۔“ اس نے مختصراً کہا۔

”پر نہ جانے کیوں مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ رہی ہیں۔“ اسے مشایعم کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ تھی۔

”ایک بات پوچھوں نکی؟“ اسنے اسکے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے خود سوال کیا۔

”جی پوچھیں۔“ وہ کچھ آگے کو ہوا کیمل کلر کی ڈریس پینٹ جبکہ مختلف طرح کے پھولوں سے بھری شرٹ گلے میں چمکتی موٹی سی چین کانوں میں سلور بالیاں بالوں کو جیل کی مدد سے اوپر سے کھڑے کیئے سرمے سے بھری سیاہ آنکھوں سے اب وہ مشایعم کو دیکھ رہا تھا۔

”کیا تم نے کبھی سکون کو تلاش کیا ہے؟“ اسنے نکی سے پوچھا۔

”سوری میں کچھ سمجھا نہیں۔“ وہ سوچتا ہی رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم کبھی راتوں کو بیدار ہوئے ہو بے چینی کو محسوس کیا ہے؟" وہ بہت سست روی سے بول رہی تھی۔

"آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟" وہ مشایعم کی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔

"کیا کبھی تمہارے ضمیر نے تمہیں پکارا ہے؟" وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی نگاہیں سامنے ڈوبتے سورج کی جانب مرکوز تھیں۔

"نہیں پکارا۔" اسنے ناسمجھی کے عالم میں جواب دیا۔

"کیوں نہیں پکارا؟" اسنے سرمئی گہری آنکھوں سے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں بے شمار سوالات کے انبار تھے جسے نکی جیسا عام انسان نہیں سمجھ سکتا تھا۔

"نکی" اسنے نکی کو پکارا جو اسکی آنکھوں میں کچھ تلاش کرنا چاہ رہا تھا اسکی آواز پر اسنے چونک کر نظروں کا رخ تبدیل کیا۔

"کیا تم میری آنکھیں پڑھنا چاہتے ہو؟" اب وہ مسکرائی تھی نم آنکھوں سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میڈم۔" اسنے کچھ جھجکتے ہوئے اپنا رخ ڈوبتے سورج کی جانب کر لیا جہاں اب تک مشایئم دیکھ رہی تھی۔

"نکی" اسنے ایک بار پھر پکارا۔

"جی میڈم؟" اس بار اسنے اپنا رخ تبدیل نہیں کیا وہ اسی طرح سورج کو دیکھتا رہا۔

"تمہاری ماں کہاں ہے؟" آنسو کا قطرہ اسکی آنکھ سے چھن کر گرا جو اسنے فوراً صاف کر لیا۔

"وہ نہیں رہیں۔" پرندے اپنے اپنے گھونسلوں کی جانب بڑھ رہے تھے مغرب ہونے کو تھی۔

"کیا میری ماں بھی نہیں رہی ہوں گی؟" اسکے سر میں درد کی شدید ترین ٹیس اٹھی تھی آنسوؤں کا گولا حلق میں پھنس رہا تھا۔

"آپ رو رہی ہیں؟" اسنے اسکے چہرے کو دیکھا۔

"نہیں میں نہیں روتی۔" اس نے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

"تو یہ آنکھوں میں آنسو کیسے؟" نکی نے تعجب سے پوچھا۔

"یہ آنسو نہیں ہیں۔" اسنے نم آنکھوں سے کہا۔

"تو پھر کیا ہے؟" نکی نے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شرمندگی" اسے خود بھی نہیں پتا تھا وہ کیا کہہ رہی ہے۔

"کیسی شرمندگی؟" اس نے مزید جاننا چاہا۔

"اپنے رشتوں کو چھوڑ دینے کی" درد کی وہ لہر اور زور سے اٹھی اور اب سر کے پچھلے حصے تک سرایت کر گئی۔

"کیا آپ نے جان بوجھ کر کیا؟" اسے مشایعم کے لیے برا لگ رہا تھا۔

"ہاں شاید" اب وہ لہر جسم کے ہر حصے میں سرایت کر رہی تھی۔

"تو اب پچھتاوا کیسا؟" اس نے اور جاننا چاہا۔

"میں پچھتا نہیں رہی دیکھو۔۔۔۔میری طرف دیکھو میں خوش ہوں میں نے جو چاہا تھا وہ پا لیا۔" اب کی بار اسنے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں آپ رو رہی ہیں۔" اس نے دوبدو جواب دیا۔

"میں نے کہا نا میں نہیں رو رہی آنسوؤں میں 99 فیصد فیلنگز ہوتی ہیں جبکہ مجھ میں کچھ بھی فیل کرنے کی صلاحیت نہیں۔" اس درد کی لہر کو اس نے اپنے اندر ہی دفن کر دیا تھا۔

"یہ بھی جھوٹ ہے۔" نکی جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم بھول رہے ہو تم اسسٹنٹ ہو میرے۔" اس نے نکی کو مصنوعی ڈپٹنا چاہا۔

"سوری میڈم!" وہ شرمندہ ہوا۔

"مگر تم بول سکتے ہو نکی۔"

"پسند کرتی ہیں آپ مجھے؟"

"ہاں بہت۔" اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

"پر مجھے تو برحان سر پسند ہیں۔" نکی نے دبی دبی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اُس کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی

"نکی تمہیں میں نہیں پسند؟"

"آپکو پسند کرنے کے لیے پوری دنیا ہے۔" اسنے پُر سوچ لہجے میں کہا۔

"پر میں تمہاری بات کر رہی ہوں۔"

"مجھے لڑکے زیادہ پسند ہیں۔" نکی نے شرما کر کہا۔

"مگر تم لڑکی تو نہیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو کیا لڑکیوں کو ہی لڑکے پسند ہوتے ہیں؟"

"ہاں بالکل" مشایعم نے اسے زچ کرنا چاہا۔

"پھر آپکو کوئی کیوں نہیں پسند؟"

"کیا تمہیں لگتا ہے مشایعم اشفاق کے میعار پر جو پورا اتر سکے ایسا کوئی مرد آیا ہوگا اس دنیا میں؟"

"پتہ نہیں" اسنے نا سمجھی میں کہا۔

"تو سنو! مشایعم اشفاق شادی نہیں کرے گی" مشایعم نے اٹل لہجے میں کہا۔

"پر کیوں؟" اسنے سرمے سے بھری آنکھوں کو مکمل کھول کر حیرانی کی عالم میں اسے دیکھا۔

"کیونکہ مجھے کسی کے دباؤ میں رہنا پسند نہیں۔" اسکے ذہن میں اپنے ماں باپ کی زندگی فلم کی طرح لہرائی۔

"شادی اور دباؤ کیا مطلب؟" وہ اسکی باتیں نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

"چھوڑو نکی چلو چلتے ہیں۔" اسنے بات ختم کرنا چاہی۔

"مگر آپکی طبیعت!" اسنے پیچھے سے آواز لگائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''نہیں مرتی میں'' اسنے بنامڑے بس اتنا کہااور آگے بڑھ گئی۔

****

''ڈیڈ ٹھیک ہے میں شادی کرنے کے لیئے تیار ہوں۔'' ہریرہ عزیز کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے جب وہ اسٹڈی روم میں انکے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

''کیا سچ میں؟'' انھوں نے مسکراتے ہوئے انعم کو دیکھا

''جی! پر میں چاہتی ہوں میں عالمہ کا کورس مکمل کرلوں اسکے بعد ہی رخصتی ہو فی الحال آپ اگر نکاح کرنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔''

وہ ہر بات باپ سے کھل کر کیا کرتی تھی وہ انہیں ڈیڈ سے زیادہ دوست سمجھتی تھی۔ ہریرہ نے بھی کبھی اسے کسی چیز کے لیے نہیں روکا۔ وہ اسکی گڑیا تھی اور گڑیا کے لیئے وہ اسکے گرین آئیز والے ڈیڈی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کوئی بات نہیں تم جب چاہو کر لینا مجھے تو خوشی اس بات کی ہے کہ تم مان کیسے گئی! بتاؤ کس نے کی ہے میری گڑیا کی برین واشنگ؟ کیونکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں تم اتنی آسانی سے مان جانے والی نہیں ہو۔''

''ڈیڈ کوئی برین واشنگ نہیں کی کسی نے بس عنزہ نے تھوڑا سمجھایا تھا۔'' اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے اوکے ڈن میں چوہدری صاحب سے بات کرتا ہوں۔''

''جی ٹھیک ہے جیسی آپکی مرضی میں بس آپکو خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔''

ہریرہ نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا دونوں باپ بیٹی مسکرا رہے تھے اور اس مسکراہٹ کے دوران کب وہ یاد آئی دونوں کو تب اندازہ ہوا جب ایک دوسرے سے نظریں ٹکرائیں۔

''ڈیڈ۔۔۔! موم۔۔۔!''

''جی میری جان اگر آج وہ یہاں ہوتیں تو تمہارے اس فیصلے سے بہت خوش ہوتیں جانتی ہو انعم میں نے ایک بار تمہارے لیئے روشان کا انتخاب کر کے بہت بڑی غلطی کر دی اسکا گلٹ ختم نہیں ہوتا میں اب بھی یہی چاہتا ہوں کہ سب تمہاری مرضی سے ہو۔ میں مزید تکلیف میں نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھنا چاہتا تمہیں۔ تم بہت اہم ہو تم گڑیا ہو میری۔ تم آخری نشانی ہو اسکی جسے میں نے اپنے رب سے رو رو کر مانگا تھا انعم۔" انکی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔

"ڈیڈ آپ خود کو کیوں بلیم دے رہے ہیں وہ میرے نصیب میں لکھا تھا۔اور اب بھی مجھے وہ ملے گا جو میرے نصیب میں ہو گا اسے کوئی بدل نہیں سکتا نہ آپ نہ میں۔" وہ حالات سے سمجھوتہ کرنا سیکھ گئی تھی۔

****

"حان کہاں جا رہے ہو؟" نائل نے اسے کہیں جاتا دیکھ پیچھے سے آواز لگائی۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو میں اس وقت کہاں جا سکتا ہوں۔"

"حان تم واقعی کمال ہو تم جتنے بھی مصروف ہو جاؤ تم اپنی نماز نہیں چھوڑتے امریکہ میں بھی تم پڑھتے تھے تم اس قدر کیسے قریب ہو دین کے تمہیں دیکھ کر مجھے واقعی تم پر رشک آتا ہے۔اور خود سے شرمندگی ہونے لگتی ہے۔"

"جانتے ہو نائل ہم اس دنیا میں کیوں آئے ہیں اللہ کی عبادت کے لیے نا۔" اسنے اسکے ساتھ چلتے چلتے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”ہاں مگر افسوس حان یہ ہی نہیں کی جاتی جبکہ بہت سے غیر ضروری کام ہم آرام سے کر لیتے ہیں کل کا ہی دیکھ لو میں نے فلم دیکھنا شروع کی پتہ ہی نہیں چلا کب ختم ہو گئی جبکہ جب میں جمعہ کا خطبہ سن رہا تھا مجھے لگ رہا تھا ایک ایک منٹ گھنٹوں میں تبدیل ہو گیا ہو۔“

”جب ہم عبادت کر رہے ہوتے ہیں شیطان مختلف طرح سے ہمارے زہن کو مسلسل الجھانے کی کوشش کرتا ہے اور ہم انسان اسکی بات مان کر سست پڑنے لگتے ہیں اور اپنی عبادت کو چھوڑ کر شیطان کی مان لیتے ہیں جبکہ مزہ تو تب ہے جب آپ کا دل نہ چاہے تب بھی آپ عبادت کریں آپ کا دل نہ چاہے کہ نماز پڑھی جائے مگر پھر بھی آپ نماز ادا کر رہے ہوں ایسی عبادت بہت قیمتی مانی جاتی ہے رب کے حضور۔ آپ شیطان کو ہرا کر کوشش کرو دین کی جانب بڑھنے کی اور پھر دیکھنا نائل اگلے دن تمہارا دل خود چاہے گا کہ نماز پڑھی جائے اور اسکے بعد پھر آہستہ آہستہ تمہارے لیئے نماز تمہاری ضرورت بن جائے گی تمہیں اس سے محبت ہونے لگے گی اور پھر تم اسکے پابند ہو جاؤ گے۔ خود سوچو نائل اگر ہم رب کے آگے سجدہ شکر ہی نہ کریں تو ہم بھلا کیسے مومن۔۔۔؟ جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تب ہم بتا رہے ہوتے ہیں اپنے رب کو کہ آپ کا بندہ صرف آپکے آگے جھکنا جانتا ہے۔“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ایسی باتیں کر کے مجھے بھی نماز کا پابند بنا کر رہو گے جان۔" اسنے تفصیل سے بات سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"رہو گے سے کیا مراد؟ چلو میرے ساتھ۔"

"جی سرکار جو آپ کہیں۔" اسنے سر نیچے کر کے ادب سے کہا۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی یہ باباجان گاؤں میں مسجد کیوں نہیں بنوا رہے جبکہ انہیں عرصہ ہو گیا یہاں رہتے ہوئے اتنے دور جاتے ہیں نہ تو تمہیں نماز کی عادت ڈالی نہ ہی یہاں کے کسانوں کو کبھی کچھ سکھایا وہ جمعہ کے وقت بھی کھیتی باڑی میں مگن ہوتے ہیں جبکہ اس وقت کسی قسم کا کاروبار کرنا حرام ہے یہ سب باتیں اگر نہیں پتہ تو سیکھانی چاہیے۔"

"تم ایسا کرو جان تبلیغ شروع کر دو۔" اسنے مفت مشورہ دیا۔

"مشورہ برا نہیں ہے۔" اسنے اسکے رخسار پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے ماننا پڑے گا تم دونوں کے خیالات کس قدر مماثلت رکھتے ہیں۔"

"کون کون؟" زوحان سمجھ نہیں پایا۔

"ہونے والی بھابھی صاحبہ اور کون۔" اسنے آنکھ دبا کر اسے چھیڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تمہیں ہر وقت مزاق سوجھتا ہے۔''زوحان نے اسے آنکھیں دکھائی۔

''دیکھو نہ کل ہی بی جان بتا رہی تھیں بھابھی صاحبہ مدرسہ بنوانے کا ارادہ رکھتی ہیں اور اب تم مسجد بنوانا چاہ رہے ہو کیا بات ہے کمال ہے ناحان؟''اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

''شٹ اپ چلو جلدی اب۔''زوحان نے اسکی بات سُنی ان سُنی کرتے ہوئے قدم آگے بڑھا دیے۔

****

''باباجان؟''چوہدری صاحب چینجگ روم سے نکل رہے تھے جب حان نے انکے روم کے دروازے پر دستک دی۔

''آؤ برخودار اندر آؤ بولو کیسے آنا ہوا۔''چوہدری صاحب نے زوحان کو دروازے پر کھڑا پایا تو مسکراتے ہوئے اندر آنے کی اجازت دی۔

''باباجان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔''اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

''بیٹھو اور بتاؤ کیا بات ہے؟''زوحان نے انکے سامنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

"بابا جان! یہ گاؤں کی حالت دن بدن بہتر ہونے کے بجائے خراب کیوں ہوتی جا رہی ہے؟ بہت سے لوگوں کے گھر ہی نہیں ہیں مجھے لگا تھا گاؤں کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہو گا مگر یہ تو اتنے سالوں بعد بھی ویسا ہی رہا وہی تنگدستی وہی بے روزگاری اور تو گاؤں میں مسجد بھی اتنی دور ہے اور وہ بھی پورے گاؤں میں ایک آپ کچھ کرتے کیوں نہیں؟ یہاں کے لوگوں کے پاس دین ہی نہیں سب کے سب دین سے بے خبر ہیں کیونکہ انہیں کوئی گائڈ کرنے والا نہیں۔"

"دیکھو زوحان یہاں کا نظام بالکل ٹھیک چل رہا ہے تم فکر کیوں کر رہے ہو ویسے بھی تم کون سا ہمیشہ یہاں رہو گے تم بھی تو چلے جاؤ گے شادی کے بعد۔"

"بابا جان مجھے یہاں سے جانا ہے یا نہیں جانا یہ بات الگ ہے اور میں گاؤں میں تبدیلی یہاں جو اتنے سالوں سے رہ رہے ہیں انکے لیے چاہتا ہوں نہ کہ اپنے لیے۔ آپ انکی مدد کیجیے کم سے کم بے گھر لوگوں کو گھر ہی بنوا دیں اتنے ٹرسٹ فاؤنڈیشن انکے لیے ہر سال رقم لاتے ہیں وہ آخر جاتی کہاں ہے بابا جان میں کل سب گاؤں کے لوگوں کو اکھٹا کرنا چاہتا ہوں۔" زوحان نے آخر میں اپنا مدعا بیان کیا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے ٹرسٹ کی جو رقم آتی ہے اتنے سارے لوگوں میں تقسیم ہو جاتی ہے جبکہ رقم سے زیادہ راشن آتا ہے جو یہ مشکل ہی کچھ روز چلا پاتے ہیں اور تمہیں کیا لگتا ہے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انکی مدد نہیں کرتا میں انکی محنت سے کئی زیادہ معاوضہ انہیں دیتا ہوں مجھے بھی پرواہ ہے انکی اور رہی بات مسجد بنوانے کی تو یہ سب شیطان ہیں نماز سے زیادہ انہیں دولت عزیز ہے۔" انہیں زوحان کی بات پسند نہیں آئی تھی۔

"باباجان یہ لوگ دین سے بے خبر ہیں نہیں جانتے نماز کیا ہوتی ہے کس قدر ضروری ہے اگر جان جائیں گے تو ضرور ادا کریں گے۔ میں سوچ چکا ہوں یہاں مسجد تعمیر ہو جانی چاہیے اور ان لوگوں کی رہائش کا صحیح بندوبست بھی ہونا چاہیئے جو میں جلد کرواؤں گا انہیں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہو گا طوفانی بارشوں میں۔" اس نے دل سے گاؤں والوں کا دکھ محسوس کیا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو زوحان کیا میں انکے لیے کچھ نہیں کرتا؟" چوہدری صاحب نے طیش میں آ کر دریافت کیا۔

"میرا وہ مطلب نہیں ہے باباجان بس مجھے فی الحال کچھ رقم کی ضرورت ہے آپ دے دیں میں آپکو واپس کر دونگا۔"

www.novelsclubb.com

"واپس کرنے کی کیا ضرورت ہے سب تمہارا ہی ہے مگر اس طرح ضیاع تو مت کرو اس سب سے کوئی فائدہ نہیں ہونے والا وہ رقم تمہاری ہے تمہارے بیوی بچے عیش کریں گے۔ کیوں تم اس طرح برباد کر رہے ہو؟ جانتے ہو تم کس سے شادی کرنے والے ہو؟ اتنے امیر باپ کی اکلوتی اولاد ہے وہ اسکا آنے والا کل بہت روشن ہونا چاہیے تمہارے ساتھ اسکی ہر خواہش پوری ہونی چاہیے اگر یوں تم سب کچھ ان غریبوں میں بانٹ دو گے تو تمہارے پاس کیا رہ جائے گا؟ دماغ سے کام لو زوحان ہمدردی مجھے بھی ہے ان سے مگر اپنا نفع نقصان دیکھنا پڑتا ہے ورنہ ہر امیر انسان غریب بن جائے اور غریبوں کو امیر نہ بنا دیں۔"

"بابا جان زرا سی رقم سے نہ تو میں غریب ہو جاؤ گا نہ ہی وہ امیر ترین بس وہ سکون سے رہ پائیں گے اور رہا سوال انعم کی خواہشات کا تو میں وہ پوری کروں گا اور اگر اسکی بہت زیادہ ڈیمانڈز ہیں تو آپ انکار کر دیں اور میرے لیے کوئی نیک اور شریف خاندان کی غریب لڑکی بھی لے آئیں مجھے اعتراض نہیں ہو گا نہ تو مجھے شکل وصورت سے خاص لگاؤ ہے نہ ہی دولت سے میرے لیے بس دیندار لڑکی بھی کافی ہے۔"

("کتنے خوب سیرت ہوتے ہیں ناوہ مرد جو خوبصورتی اور دولت کو چھوڑ کر صرف پاک اور نیک بیویوں کے خواہشمند ہوتے ہیں۔")

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاگل ہو گئے ہو تم زوحان عقل سے کام لو انعم سے اچھی لڑکی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" چوہدری صاحب نے دبے دبے غصے سے کہا۔

"بابا جان معافی چاہتا ہوں! مگر سچ بتاؤں تو میں جان گیا ہوں آپکو انعم کی نہیں انعم کے ڈیڈ کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے آپ اس کی شادی مجھ سے کروانا چاہتے ہیں۔"

"بکواس بند کرو زوحان۔" یہ پہلی بار تھا زوحان نے چوہدری صاحب سے اس لہجے میں بات کی تھی ورنہ کسی کی کیا مجال انکے آگے کچھ کہہ دے مگر وہ زوحان تھا۔

چوہدری صاحب غصے سے گرجے تھے۔ زوحان خاموش ہو کر کمرے سے چلا گیا تھا۔

"مسجد، مدرسہ، غریب، مسکین پاگل ہو گئے ہیں یہ ایک وہ انعم مدرسہ بنوانا ہے اب یہ زوحان مسجد بنوادو انکی تاکہ یہ عبادت کریں اگر یہ عبادت میں لگ گئے تو کھیت میں ہل کون چلائے گا! گھر پکے کروادو انکے تاکہ یہ عیش کریں غریبوں کو جوتے کی نوک پر رکھنا چاہیے اور یہ آج کل کے بچے عقل نام کی چیز ہی نہیں میں پڑھتا ہوں نماز کافی ہے انہیں کیا ضرورت اگر پڑھنے والے ہوتے تو یہاں اقرا مسجد میں نہ چل لیتے دور ہے تو کیا ہوا۔" وہ شدید غصے میں خود سے ہمکلام تھے اپنے مخصوص انداز میں مونچھوں کو تاؤ دے رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB www.novelsclubb.com

"بعض انسان جیسے دکھائی دیتے ہیں ہوتے اسکے برعکس ہیں۔ چہرے پر نرمی اور ہمدردی سجائے رکھتے ہیں اور اندر سے دل نفرت اور بغض کے شعلوں میں گھرا ہوتا ہے۔ اکثر اچھے دکھائی دینے والے یہ لوگ اپنے اندر مکمل اور مضبوط قسم کا شیطانی جال بن رہے ہوتے ہیں مگر وہ بھول جاتے ہیں کے انکی رسی اللہ نے ڈھیلی چھوڑی ہوئی ہے۔ جس دن یہ سخت ہوئی اس دن انکا برا وقت شروع ہو جائے گا۔ اور جب برا وقت شروع ہوتا ہے ناتب ساری دنیاوی طاقتیں ماند پڑ جاتی ہیں۔"

****

رات کے درمیانی پہر کمرے میں خاموشی اور تاریکی کا راج تھا ہر شے خاموش تھی سوائے اس کے وہ بیڈ پر لیٹی سسکیاں لے رہی تھی نیند بہت گہری تھی مگر خوابوں کی دنیا بہت دردناک جسکا درد اسکی آنکھوں کی پوروں سے نکلتے ہوئے آنسوؤں کے قطرے بیان کر رہے تھے۔ آنسوؤں سے تکیہ بھیگتا چلا جا رہا تھا مگر وہ اسی طرح لیٹی ہوئی تھی اچانک اسکی سانسیں تیز ہوئیں اور وہ یک دم مدھم سی چیخ کے ساتھ خوابوں کی دنیا سے واپس لوٹی۔

"ماما ماما!" چاروں اطرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا وہ خوابیدہ آنکھوں سے کمرے میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ آج اسنے اپنی ماں کو دیکھا تھا آج اسکی ماں اسکے پاس آئی تھی وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی انہیں جانے سے روک رہی تھی مگر اسکی ماں جانے کے لیے ہی تو آئی تھی اسنے کمرے کی ساری روشنیاں جلادی تھیں۔گلاس میں پانی لے کر اسنے پانی کو اپنے سوکھے حلق میں اتارا اور پھر آنسو صاف کرتی ہوئی وہ واپس لیٹ گئی مگر اب لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی۔

"موم آج آپ کتنے عرصے بعد اس طرح میرے خواب میں آئی ہیں! موم آپکو پتہ ہے آپکی انعم آپکو بہت یاد کرتی ہے۔"

"وہ لوگ کیوں اتنی جلدی چلے جاتے ہیں دنیا سے جن سے دوسرے کئی لوگوں کی خوشیاں جڑی ہوتی ہیں اور ماں جیسی عظیم ہستی کا چلے جانا آہ! درد کے سمندر میں ڈوب کر تیرنا بھول جانے کے مترادف ہے۔"

ماں!

انگلی پکڑ کر آپ کی رکھا قدم میں نے

سیکھا آغوش میں آپ کے محفوظ رہنا میں نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب چوٹ لگی مجھے تب روتے ہوئے پایا آپکو میں نے

میرے ماں کہنے پر آپکو خوش ہوتے دیکھا میں نے

مجھے ڈانٹنے کے بعد مجھے سینے سے لگاتے دیکھا میں نے

میری ہر خوشی میں آپ کو خوش ہوتے دیکھا میں نے

آپ کی ہر ادا میں نور برستا ہوا دیکھا میں نے

پھر آپ کو خود سے بچھڑتے دیکھا میں نے

آپ کو ابدی نیند سوتے دیکھا میں نے

آپ کو بہت اٹھایا پر آپکو ساکن دیکھا میں نے

اب خود کو آپ کی یاد میں تڑپتے دیکھا میں نے

آپ کے ہجر میں خود کو ویران ہوتے دیکھا میں نے

موم آج آپ کو خواب میں دیکھا میں نے

www.novelsclubb.com

وہ لکھ چکی تھی آنکھیں نم تھیں جب عنزہ اسکے پاس آئی۔

"کیا کر رہی ہو انعم ؟" عنزہ نے اسے اکیلے بیٹھے دیکھا تو اسکے پاس ہی بیٹھ گئی۔

"آج موم آئیں تھیں خواب میں مجھے انکی یاد آج تک رلاتی ہے عنزہ میں بڑی ہو گئی ہوں مگر میرا دل چاہتا ہے میں وہ انعم بن جاؤں جس کے پاس اسکی ماں تھی جو روتی تھی تو وہ اسے چپ کروانے آجاتی تھیں مگر عنزہ وہ اب نہیں رہیں۔ کیوں اچھے انسان جلد چلے جاتے ہیں دنیا سے ؟" اسنے درد بھری آواز میں کہا۔

"بچوں جیسی باتیں کیوں کر رہی ہو ؟ سب ہیں تمہارے ساتھ اور یہ رونا کس بات کا اس دنیا میں ہر انسان کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ سب عارضی مہمان ہیں یہاں ہر ایک نے آج نہیں تو کل جانا ہی ہے تو کیوں جانے والوں کے لیے رویا جائے ؟ کیا ان آنسوؤں سے اچھا نہیں ہم انکے لیے دعا کریں جو انکے لیے بہتر ہے جسکا انہیں انتظار رہتا ہے وہ کہتے ہیں کب زمین سے کوئی ہمارے لیے کچھ بھیجے اور ہم ہیں کے رو کر انہیں مزید تکلیف دیتے ہیں جبکہ انہیں ہمارے آنسوؤں سے زیادہ دعاؤں کی تسبیحات کی نوافل کی ضرورت ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں یہ سب کرتی ہوں عنزہ پر کیا کروں ماں کا دور ہو جانا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے وہ اپنا خیال نہیں رکھتی تھیں انہیں بس ڈیڈ اور میری فکر رہتی تھی نا جانے وہ خود کو کس جرم کی سزا دے رہیں تھیں انہیں کینسر ہو گیا تھا عنزہ۔"

"چپ ہو جاؤ انعم ایسے نہیں روتے۔" عنزہ نے اسکے آنسو صاف کیے۔

"عنزہ اور انعم آپی اندر آجائیں بڑی باجی آگئی ہیں۔" وہ دونوں کلاس میں جانے کے لیے کھڑی ہو گئی تھیں۔

"تمام نعمتوں میں ایک خاص نعمت مخلص دوست بھی ہیں جن کے بغیر زندگی ویرانیوں کے جنگل میں کھو کر رہ جاتی ہے۔ اور بے شک انعم کو اللہ نے ایک مخلص اور بہترین دوست سے نوازا تھا۔"

****

سحر کن پھولوں کی مہک عدنان ولا میں گردشِ رواں تھی گھر مختلف طرح کی روشنیوں سے چمک رہا تھا نکاح کی تقریب لان میں کی گئی تھی۔ عبرش کی خواہش سادگی سے نکاح کرنے کی تھی جو بنا کسی اصرار کے مان لی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماما آپ شادی کر رہی ہیں گرین آئیز والے انکل سے؟" اسنے خوشی سے جھومتے ہوئے ماں سے کہا۔

"جی ماما کی جان ماما آپکو ہر طرح کا تحفظ دینا چاہتی ہیں پھر چاہے اسکے لیے ماما کو کچھ بھی کیوں نا کرنا پڑے۔"

"پر ماما برائڈ تو پارلر جاتی ہیں پھر آپ ان سے کیوں تیار ہو رہی ہیں؟" اسنے عبرش کی آنکھوں میں کاجل لگاتی ہوئی لڑکی کو دیکھ کر کہا۔

"کیونکہ یہ پارلر کا کام جانتی ہیں۔"

"پر ماما سلون جانے میں زیادہ مزہ آتا۔" اسنے ڈریسنگ پر پھیلے میک اپ کے سامان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اف! انعم تمہیں یہ ساری باتیں کون سکھاتا ہے۔"

"ماما میں بچی نہیں ہوں۔" اسنے منہ بنایا۔

"پر پھر بھی میری گڑیا گھر پر تیار ہونے میں بھی کوئی برائی نہیں ہے۔" اسنے اسکی ناراضگی کو بھانپتے ہوئے محبت سے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا پھر آنٹی ایسا کریں ماما کی طرح مجھے بھی تیار کریں دیکھیں میرا ڈریس بھی ماما جیسا لائے ہیں گرین آئیز والے انکل۔" اسنے اپنے مہرون لہنگے کو دونوں طرف سے پکڑ کر لہرایا۔

"جی ٹھیک ہے ڈیئر آپ بیٹھ جائیں ماما کے بعد آپ کی باری۔" بیوٹیشن نے نرمی سے کہا۔

وہ جلدی سے اچھلتی ہوئی عبرش کے ساتھ رکھے اسٹول پر بیٹھ گئی۔

****

نکاح ہو گیا تھا دونوں ایک خوبصورت رشتے میں بندھ چکے تھے عبرش کو کمرے سے لایا جا رہا تھا جبکہ ہریرہ وہیں اسٹیج پر بیٹھا مسکرا رہا تھا مہرون لہنگے میں نفاست سے کیے گئے میک اپ میں وہ آپسرا ہی تو لگ رہی تھی۔

اُسے آتا دیکھ ہریرہ کھڑا ہو گیا تھا اسنے جھکتے ہوئے کسی شہزادے کی طرح اپنا ہاتھ اسکے سامنے کیا جو اسنے تھام لیا۔ وہ اسے دیکھ رہا تھا آنکھوں سے آنسو رواں تھے مرد رویا نہیں کرتے یہی کہا جاتا ہے نا مگر جہاں محبت سچی اور پاک ہو وہاں مضبوط سے مضبوط مرد رو پڑتا ہے ہاں وہ رو رہا تھا سبز آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا تھا اسنے کسی کی بھی پرواہ نہیں کی اور وہیں سجدہ شکر میں گر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب اسے حیرانی کے عالم میں دیکھ رہے تھے مگر وہاں پرواہ کس کو تھی وہاں تو شکر کے سجدے کیے جا رہے تھے برسوں پہلے مانگی جانے والی دعا آج قبول ہو گئی تھی وہ کئی سال بعد بھی ناامید نہیں ہوا اسے یقین تھا اسے اپنے رب پر یقین تھا۔

(''اور پھر جب یقین اللہ پر ہو تو اللہ کہاں اپنے بندوں کو مایوس کرتا ہے وہ عطا کرنے والا رب ہے وہاں دعا کی قبولیت میں دیر ہو سکتی ہے مگر انکار نہیں۔'')

اسنے جانا وہ برسوں پہلے بھی ہارا نہیں تھا بلکہ تب اسے آزمایا گیا تھا اسکی محبت کو دیکھا گیا تھا وہ کب تک پاک رہنے والی ہے کب تک وہ صابر رہ سکتا ہے اور آج اس کے صبر کا صلہ اسے عبرش کی صورت دے دیا گیا تھا وہ سجدے سے اٹھا آنسو صاف کیے اور عبرش کو دیکھنے لگا جو گُم صُم سی اسے دیکھ رہی تھی۔

''جانتی ہو عبرش تم مجھے پہلے کیوں نہیں ملی؟''

اسنے نفی میں سر ہلایا۔

''کیونکہ تب تم مشایعم تھی مگر مجھے عبرش چاہیے تھی جسے دین سے محبت ہو جو دولت سے زیادہ انسانوں کو اہم جانتی ہو میں شکر کیسے ادا کروں اپنے رب کا میں سمجھ نہیں پا رہا واقعی میرے رب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے فیصلے بے مثال ہیں عبرش۔" وہ مسکرائی اسنے آج پہلی بار ہریرہ عزیز کو اتنی دیر اور اتنے غور سے دیکھا تھا۔

"آپکی محبت قابلِ رشک ہے ہریرہ عزیز!"

****

"کیا تم آج ملنا چاہو گے مشایعم سے دیکھو میری بات مانو تو ابھی ہی مل لو بعد میں اسکے پاس وقت نہیں ہو گا مجھے ابھی ہی پتہ چلا ہے وہ اب اپنی فلم خود ڈائریکٹر کرے گیا ور پروڈیوسر بھی خود ہو گی۔"

وہ دونوں کیفے ٹیریا میں بیٹھے ہوئے تھے ارحم جاننا چاہتا تھا آخر ہریرہ مشایعم کے سامنے آنا کیوں نہیں چاہتا۔

"تم اسی شش و پنج میں مبتلا رہنا کہ میں اس سے بات کیوں نہیں کرتا۔"

"ہاں تو بتاؤ اتنا تو میں جان گیا ہوں کہ تم اسے پسند کرتے ہو۔"

"میں چاہتا ہوں وہ انڈسٹری چھوڑ دے۔"

"واٹ دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا تم اچھی طرح جانتے ہو وہ اسکا پیشن ہے وہ اپنے کام کو لے کر بہت سریس ہے پہلے مجھے وہ لاابالی سی لگتی تھی مگر جب اسکے ساتھ ایک فلم میں کام کیا تب اندازہ ہوا وہ بہت قابل اور محنتی اداکارہ ہے۔"

"مگر مجھے اسکا یوں دنیا کے سامنے آنا پسند نہیں۔" اسکی آنکھوں کے سامنے مشایعم کا چہرے لہرایا۔

"تو تمہارا مطلب ہے تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" اسنے مزید جاننا چاہا۔

"ہاں اگر وہ انڈسٹری چھوڑ دیتی ہے تو۔"

"مشکل ہے لیکن کوشش کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ جس طرح سے تم اس میں دلچسپی لے رہو ہو مجھے واقعی پریشانی نے آگھیرا ہے تمہیں تو کوئی لڑکی پسند نہیں آتی تھی پھر مشایعم کیسے؟"

"اپنے دماغ پر زیادہ زور مت دو اور کل میری ملاقات کرواؤ اس سے۔"

"پر اتنی جلدی کیسے یہ ناممکن ہے۔" اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"ممکن ہے یا نہیں وہ میرا ہیڈ ایک نہیں ہے۔" کافی کا خالی مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ جانے کے لیئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

"مشایعم میری جان کیا تمہیں ماں کی یاد نہیں آتی تم تو دیکھنے بھی نہیں آئی تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تمہاری ماں مر بھی جائے تو؟"

"مشایعم کیسی اولاد ہے تو میں نے تجھے ہیروئن بنوانے میں تیرا ساتھ دیا اور تو جب پیسے کمانے لگی تو باپ کو ہی بھول گئی۔"

"بے شرم لڑکی مل گئی دولت تمہیں بن گئی اسٹار تم! مگر دیکھنا کہیں سکون نہیں پاؤ گی تم تڑپو گی سکون کے لیئے جو راہ تم چن چکی ہو وہ جال ہے شیطان کا وہ اندھیرا ہے گمراہی کا اور گمراہی کی راہ چن کر بھلا کون پر سکون رہ سکتا ہے۔"

وہ چیخ کر اٹھی نائٹ بلب کی مدھم روشنی اسے مزید ڈرا رہی تھی اسنے کمرے کی ساری لائٹس آن کر دیں وہ پسینے سے شرابور اب لمبے لمبے سانس لے رہی تھی وہ پچھلی کئی راتوں سے ایسی ہی کیفیت سے دوچار ہو رہی تھی ماں باپ بہن سب اسکے خواب میں آ رہے تھے ایک پل کو اسنے سوچا کہ لاہور چلی جائے مگر دوسرے ہی پل اسے یاد آیا اسکی ماں آخری بار ہسپتال اسکی وجہ سے گئی تھی وہ انکی زندگی سے خود کو کوسوں دور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لے آئی ہے اب واپس لوٹنا نا ممکن تھا۔

****

اسکی طبیعت چاہے جیسی بھی ہو مگر اسنے اپنا کام نہیں چھوڑا تھا اسے اب مختلف ممالک سے فلم کی آفرز آنے لگیں تھیں اور جب اسے بولڈ سینز کرنے کا کہا گیا تو اسنے صاف انکار کر دیا وہ جتنی مرضی دین سے دور ہو مگر خود کو حد میں رکھنے کی قائل تھی۔

دن بدن وہ لوگوں کے دلوں پر راج کرنے میں کامیاب ہو رہی تھی مگر ذہنی سکون سے وہ ہر دن دور سے دور تر ہوتی جا رہی تھی۔

اسنے سکون حاصل کرنے کے لیئے کئی کام شروع کر دیے تھے وہ اب اپنی کمائی ہر رقم غریبوں میں دینے لگی تھی مگر پھر بھی وہ سکون سے دور تھی۔

اسے نکی نے کئی بار مشورہ دیا کے وہ ایک بار ہی صحیح مگر اپنے گھر والوں سے مل آئے مگر وہ راضی نہیں ہوئی وہ ان سے دور رہنا چاہتی تھی اور رہ رہی تھی۔

****

"یہ ریڈ روز والا بکے کیسا رہے گا۔"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ تم کیسے آنا ہوا اور یہ بکے؟" اسکے ہاتھ میں بکے دیکھ کر ہریرہ نے پوچھا۔

"یہ تمہارے لیئے مائے ڈیئر گرین آئیز والی گرل فرینڈ۔" اسنے بکے اسکے سامنے کرتے ہوئے ایک ادا سے کہا۔

"مزاق چھوڑو اور بتاؤ کیوں لائے ہو؟" وہ مزاق کے موڈ میں نہیں تھا۔

"اتنی بڑی اداکارہ سے تم ملنے جا رہے ہو اور پوچھ رہے ہو کس لیے۔"

"پر مجھے نہیں لگتا اس کی کوئی خاص ضرورت ہے۔"

"ضروری نہیں کسی کو ضرورت ہو تبھی اسے کچھ دیا جائے تحفے بغیر ضرورت کے بھی دیئے جاتے ہیں ہریرہ عزیزاب پکڑو اسے۔" ارحم نے سرخ گلاب سے بھرا ہوا بکے اسے تھمایا جو اسے تھامنا ہی پڑا۔

"چلو ہریرہ اب دیر ہو رہی ہے ویسے بھی آج کل اسکے پاس وقت ہی کہاں ہے ہم جیسے ڈائریکٹر کے لیے بہت مشکل اپائنٹمنٹ لی ہے۔"

"وہ تمہارے کہنے پر مان کیسے گئی؟"

www.novelsclubb.com

"بڑی منت سماجت کرنی پڑی ہاں دل کی بری نہیں ہے وہ مان تو گئی مگر صرف تیس منٹ کے لیئے اور اب تمہارے ہاتھ میں ہے تم اسے کس طرح پر پوز کرتے ہو ویسے ہر یرہ جو اس ٹائپ کی لڑکیاں ہوتی ہیں یہ زیادہ دولت کو ترجیح دیتی ہیں تم یہ بتا کر فارغ مت ہو جانا کہ تم وکیل ہو اپنی ساری پراپرٹی بینک بیلنس کا ہلکا پھلکا ذکر کرتے رہنا۔" وہ ناشتہ کر رہا تھا جب ارحم اس کے پاس آیا اور اب وہ اسکے ساتھ بیٹھا اسے کسی رشتے والی آنٹی کی طرح گائیڈ کر رہا تھا۔

****

"میڈم جی اس فلم کو پروڈیوس آپ خود کریں گی؟" اسنے اسکے چہرے پر فیس پاؤڈر لگاتے ہوئے کہا۔

آف کورس ڈیئر اور تم دیکھنا یہ فلم سپر ہٹ جائے گی۔" اسنے اعتماد سے کہا۔

"تو اور کیا میڈم جی آپ کی فلم اور سپر ہٹ نہ جائے ایسا بھلا کب ممکن ہے آپ کا تو نام ہی کافی ہے۔آپ کے فین آپکا نام سنتے ہی دیوانے ہو جاتے ہیں۔"

"ہاں صحیح! مگر تم ذرا جلدی آخری ٹچ دو مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں۔" وہ ڈریسنگ روم میں آئینے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی وہ بالکل تیار تھی۔ نکی اس کا میک اپ کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میڈم جی آپ نظر کا ٹیکہ لگالیں آپ کو نظر نہ لگ جائے آپ آج قیامت لگ رہی ہیں۔“

”اتنی کسی آنکھ میں بصارت کہاں جو مجھے نظر لگا سکے۔“اس کی ہر ادا میں شاہانہ پن تھا وہ قدرت کا ایک خوبصورت شاہکار تھی۔

”لیجئے میڈم آپ ہو گئی تیار۔“

”گڈ چلو اب چلتے ہیں۔“اسنے اٹھتے ہوئے کہا۔

****

www.novelsclubb.com

سرخ لباس زیب تن کیے شان بے نیازی سے وہ ریستوران میں داخل ہوئی۔آج اسکی شوٹنگ وہاں ہی تھی جس کا آغاز کچھ دیر بعد ہونے والا تھا تب تک وہ سوچ رہی تھی ارحم سر نے جس دوست سے ملنے کا کہا تھا اسے بھی دس منٹ میں فارغ کر دیا جائے۔

سرخ گلدستہ سامنے رکھے وہ کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا وقت کا ایک سیکنڈ بھی قیمتی جاننے والا ہریرہ عزیز آج ایک لڑکی کے لیے پینتالیس منٹ سے انتظار کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسنے نظریں اٹھائیں تو سامنے سے مشایعم آتی ہوئی دکھائی دی آنکھوں میں سن گلاسسز لگائے ہوئے تھے۔ سرخ لباس پہنے آج وہ اسکے عین سامنے تھی، اسکے ساتھ اسکا اسسٹنٹ نکی جبکہ دو گارڈز اور موجود تھے۔

اسنے ہریرہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے آنکھوں سے گوگلز ہٹا کر سر کے اوپر سجا لیئے۔

"آہ آج تجھے قریب سے دیکھا میں نے

گویا چاند کو دیکھا ہو میں نے"

اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو رہیں تھیں وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا یہ کیسی کیفیت ہے کون سی ایسی کشش ہے جو وہ اس نامحرم کی جانب کھچا چلا جا رہا ہے۔

"تو آپ ہیں ارحم سر کے فرینڈ ہریرہ عزیز؟" وہ اسکے روبرو تھی ایک اچٹتی سی نگاہ اسنے ہریرہ پر ڈالی اور پھر اپنے موبائل میں کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"جی تو مسٹر جو بھی نام ہے آپ کا بولیں کیا بات کرنی تھی آپ نے؟" وہ اسی طرح موبائل میں مصروف تھی مگر بات وہ ہریرہ سے کر رہی تھی۔

"ایکسکیوز می میم! برحان سر کی کال ہے وہ آپ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں کہیں میں مصروف ہوں۔" اسنے نظریں اٹھا کر نکی کو گھورا۔

"پر میڈم وہ کہہ رہے ہیں بات بہت ضروری ہے۔"

"اف کیا مسئلہ ہے اس شخص کے ساتھ اسنے غصے سے نکی کے ہاتھ سے موبائل جھپٹا عقل نام کی کوئی چیز ہی نہیں تم میں نکی وہ مجھے بھی کال کر رہے تھے میں نہیں سن رہی تو تبھی انہوں نے تمہیں کی ہے۔"

"پر میڈم ایک بار سن لیں۔" وہ مشایم کے لیے برحان کو چھوڑ چکا تھا مگر دل میں ابھی بھی کہیں نہ کہیں برحان کی محبت موجود تھی۔

"ایکسکیوز می!"

اسنے فون کان سے لگاتے ہوئے ہریرہ کو کہا۔

ہریرہ نے اثبات میں سر ہلایا ساتھ ہی ویٹر کو آنے کا اشارہ کیا۔

"جی بولیں برحان صاحب؟" اسنے فون کان سے اسی طرح لگایا ہوا تھا اور وہ برحان سے بات کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مشایعم تم نے بتایا بھی نہیں اور دوسری فلم میں کام کرنے لگ گئی، تم ایسا کیسے کرسکتی ہو تم کس کے ساتھ کام کررہی ہو تمہیں مجھے بتانا چاہیئے تھا۔"

فون کی دوسری جانب سے کہا گیا۔

"دیکھیں برحان سر میں آپ کی مرضی پر چلنے کی پابند نہیں ہوں میری اپنی مرضی ہوتی ہے۔"

"تم بھولو مت تم آج اس مقام پر ہو تو صرف میری بدولت۔"

"تو اسکا مطلب میں آپکی غلامی کروں؟ سنیں میں اپنے فیصلے اپنی مرضی سے لینے کی عادی ہوں آپکو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔اور فی الحال میں مصروف ہوں بہتر ہے آپ مجھے ڈسٹرب نہ ہی کریں۔"

"تم دوٹکے کی لڑکی کیا تھی تم اور آج میری وجہ سے اس قابل ہوئی ہو تو مجھے ہی نخرے دکھا رہی ہو۔"

"آپ حد پار کررہے ہیں مسٹر برحان۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گا مشایعم اشفاق۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوکے جائیں کر لیں جو کر سکتے ہیں۔" اسنے کال کاٹ کر ایک لمبا سانس لیا اور موبائل نکی کو تھما کر وہ دوبارہ ہریرہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

"سوری مسٹر۔" اسنے ہریرہ کو دیکھ کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔"

"جی اب بولیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔"

"مجھے آپ اچھی لگتی ہیں۔" اسنے ساری ہمت جمع کر کے بس اتنا ہی کہا۔

"جی تو؟" اسنے اسکی سبز آنکھوں میں غور سے دیکھا۔

"مطلب یہ کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" اسے گھما پھرا کر بات کرنے کی عادت نہیں تھی اسے اس وقت وہی کہنا ٹھیک لگا اسنے کہہ دیا۔

"واٹ؟" وہ کچھ حیران ہوئی آنکھیں پوری کھولے وہ اسے دیکھ رہی تھی جو کسی اسٹیج پر کھڑے بچے کی طرح نروس لگ رہا تھا۔

"آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟" اس نے سوالیہ ابرو اچکائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی میں مزاق نہیں کر رہا۔" اب وہ قہقہے لگا کر ہنسی۔

"دیکھیں شکل سے تو آپ اچھے خاصے سمجھدار اور ہینڈسم بندے لگتے ہیں دوسری بات پرسنالٹی بھی کافی شاندار ہے آپ سے ایسی کسی احمقانہ بات کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔"

وہ کھڑی ہوگئی تھی۔

اسے کھڑا دیکھ دور دور سے کئی لوگ اسکی جانب بڑھ رہے تھے۔

"واؤ وہ دیکھو وہ مشایعم ہے ناوہ مائے گاڈ بے پناہ کی ہیروئن یہ تو میرا کرش ہے۔"

"میم پلیز ایک سیلفی مل سکتی ہے پلیز میم۔" سب دیوانہ وار اسکی جانب بڑھ رہے تھے۔

"ہریرہ عزیز آپ یہ کراؤڈ دیکھ رہے ہیں؟" اسنے ہریرہ سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ سب مجھ سے محبت کرتے ہیں ہریرہ۔"

"نہیں یہ آپکو پسند کرتے ہیں۔" جواب دوٹوک آیا تھا۔ ہریرہ بھی اسکے مقابل کھڑا ہوگیا تھا۔

"چلیں پسند ہی ٹھیک ہے مگر میں ان میں سے کسی سے کہوں گی کہ مجھ سے شادی کرلیں۔۔۔

"تو کوئی نہیں کرے گا۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اسنے اپنا جواب دے دیا تھا۔

"جان سکتی ہوں کیوں؟" اسنے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"کیونکہ ایک ایکٹرس کسی کی پسند ہو سکتی ہے مگر کسی دیندار انسان کی شریک سفر ہر گز نہیں کوئی بھی غیرت مند مرد ہر گز یہ نہیں چاہے گا کہ اسکی بیوی یوں دنیا کے سامنے خود کا نظارہ پیش کرے۔"

اسنے زوردار قہقہہ لگایا۔

"کیا کہا ایک دیندار انسان کی شریک سفر نہیں بن سکتی میں؟ لسن ایوری ون لسن۔"

اسنے وہاں موجود لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کیا جواب تک موبائل نکال کر تصاویر اور وڈیو بنانے میں مشغول تھے اب وہاں میڈیا بھی پہنچ چکا تھا۔

"یہ صاحب کہہ رہے ہیں انہیں مجھ سے شادی کرنی ہے اور دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں ایک ایکٹریس کو کوئی بھی نیک انسان اپنی شریک سفر نہیں بنائے گا۔ اسکا مطلب آپ نیک نہیں ہیں مسٹر ہریرہ۔" اسنے پہلے وہاں کھڑے لوگوں سے اور اب ہریرہ عزیز سے سوال کیا۔

"آپ نے میری پوری بات نہیں سنی مس مشایئم۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی تو بولیے ناسن رہے ہیں ہم۔" وہ جیسے ان باتوں سے کافی محظوظ ہو رہی تھی۔

"میں چاہتا ہوں آپ انڈسٹری چھوڑ کر میرے پرپوزل کو ایکسپٹ کر لیں۔"

کیا کہا آپ نے میں انڈرسٹری چھوڑ دوں کیونکہ "آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں دماغ تو ٹھیک ہے آپکا؟"

"نہیں میں بس آپ کو گناہ کے راستے سے دور کرنا چاہتا ہوں۔"

"اچھا تو اب آپ بتائیں گے مجھے کہ میں گناہ کے راستے پر چل رہی ہوں؟"

وہ مسکرائی اور کچھ سوچ کر پھر سے اسے دیکھا جو بالکل خاموش تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو ٹھیک ہے ہریرہ عزیز میں آپ کا پرپوزل ایکسپٹ کرتی ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔" وہ اسکے تھوڑا قریب آئی سرمئی آنکھیں سبز آنکھوں کے عین مقابل تھیں دو حسین چہرے آمنے سامنے تھے۔

"آپ کو میرے ساتھ انڈرسٹری جوائن کرنی ہو گی نہ تو میں اپنی ایکٹنگ چھوڑوں گی نہ ہی چھوڑنا چاہتی ہوں مگر آپ کو مجھ سے شادی کرنے کے لیے میرے ساتھ ایک فلم بنانی ہو گی بولیں کیا آپ کو منظور ہے؟" وہ تھوڑا پیچھے ہوئی لبوں پر مسکراہٹ تھی آنکھوں میں چمک۔

"میرا ایمان اتنا کمزور نہیں ہے مشایعم اشفاق جو اپنے رب کو ناراض کر کے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو جائے میرا مذہب اسلام ہے جو لوگوں کو گمراہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔"

وہ یک ٹک اسے دیکھتی رہی ایک اسکی بہن تھی جو عبادت گزار تو تھی پر غرور سے لبریز عبادت دوسرا اسکا باپ جو مسلمان تھا بس نام کا اور آج وہ جس انسان کو دیکھ رہی تھی کتنا پختہ ایمان تھا اسکا کہ اپنی پسند کو چھوڑ کر اپنے رب کی محبت کو اہم جان رہا تھا وہ مسکرائی مگر کچھ سوچ کر اسکی مسکراہٹ واپس پھیکی پڑ گئی۔

"میرے خواب اتنے بیکار نہیں ہیں ہریرہ عزیز جو آپ سے شادی کرنے کے لیے انہیں چھوڑ دوں۔"

"چلو نکی۔"

وہ اپنا کلچ اٹھا کر گوگلز آنکھوں پر لگا کر واپس مڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور ہمیشہ جیت جانے والا ہریرہ عزیز آج ایک لڑکی کو ہار گیا تھا آج ایک محبت میں ناکام ہوا تھا۔

”ایک محبت کو کھو دیا میں نے

ایک محبت کو کھونے کے ڈر سے“

****

مجھے ایک بات کہنی ہے

میرا ایک دل ٹوٹا ہے

میرے ارمان بر سو کے

میرے سب خواب روٹھے ہیں

میرا شناسا چہرا بھی

آئینہ اجنبی دکھاتا ہے

www.novelsclubb.com

میرے پختہ درودیوار

سرِعام ٹوٹے ہیں

مجھے ایک بات کہنی ہے

مجھے زندہ نہیں رہنا

"یہ کیا طریقہ ہے ہریرہ ساری رات تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈتا رہا ہوں اور تمہارا کوئی پتہ نہیں فون بھی آف جا رہا تھا؟"

"پلیز ارحم کیا ہم کوئی اور بات کر سکتے ہیں۔" وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھا سرخ خوابیدہ چہرہ بکھرے ہوئے بال بہت کچھ ہارا ہوا وہ ایک ٹوٹا ہوا انسان لگ رہا تھا۔

"نہیں مجھے جواب چاہیے ہریرہ جب تمہیں مشایعم آفر کر رہی تھی تو تم مان جاتے ایک فلم ہی تو بنانی تھی اس میں آخر حرج ہی کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"تمہیں یہ سب کیسے پتہ ؟" کھوئے ہوئے ذہن کے ساتھ اس نے بے تکا سوال کیا تھا جبکہ وہ خود بھی جانتا تھا میڈیا وہاں موجود تھا۔

"میری کیا بات کر رہے ہو تمہارے موم ڈیڈ جو فرانس میں ہیں انہیں بھی تمہاری اس حرکت کا پتہ چل گیا ہو گا بریکنگ نیوز چل رہی ہو گی دی گریٹ لائر ہریرہ عزیز ایک ایکٹریس کو بھرے مجمعے میں نہ صرف پرپوز کر رہے ہیں بلکہ اسے انڈسٹری بھی چھوڑنے کا مفت مشورہ بھی فراہم کر رہے ہیں۔ تم پاگل ہو ہریرہ اتنا اچھا موقع ضائع کر دیا تم نے۔"

"تو کیا کرتا میں مان لیتا اس لڑکی کی بات بیچ دیتا اپنا ایمان اپنی محبت کے عوض صرف اس لیے کہ میں اس لڑکی کو پسند کرتا ہوں چھوڑ دیتا اپنے رب کو کیونکہ میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں نہیں ارحم میں جیسا بھی ہوں چاہے بہت زیادہ مذہبی نہ سہی مگر میری اللہ سے محبت اس قدر کمزور بھی نہیں میرا ضمیر ابھی مرا نہیں ہے کہ اس گمراہی کی آگ میں خود کو جھونک دوں فلم بناؤں تاکہ لوگ اسے دیکھ کر گمراہ ہو جائیں جانتے ہو کتنا گناہ ہے مگر کہاں تم کیسے سمجھ پاؤ گے تمہیں تو سکون کا دوسرا نام ہی بے حیائی لگتی ہے تمہیں دولت کمانے کا یہی ذریعہ ملا تھا؟ تم نہ جانے کیسے بھول گئے اپنے رب کو ارحم، مگر میں نہیں بھول پایا ہاں میں نے مشایعم کو چھوڑ دیا وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

واحد لڑکی تھی جواب تک کی زندگی میں مجھے نہ جانے کیوں اچھی لگنے لگی تھی محبت ہوگئی تھی اس سے مگر میں اب اسکے پیچھے نہیں بھاگوں گا پر میں انتظار کروں گا اپنے رب کے فیصلے کا انتظار میں اس لڑکی کو نہیں بھول سکتا وہ مجھے مجھ سے زیادہ یاد ہو چکی ہے۔''

اتنا طویل شکوہ اتنی لمبی باتیں ہریرہ عزیز سے وہ یک ٹک اسے دیکھتا رہا اسکی آنکھیں انتہائی سرخ ہو رہی تھیں۔

اسنے ایک لمبا سانس لیا اور آنکھیں زور سے میچ کر کھولیں اور اب اسکے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

''اتنا کچھ بول کر تمہیں رو دینا چاہیے تھا ہریرہ جبکہ تم مسکرا رہے ہو۔'' وہ بغور اسکا جائزہ لے رہا تھا۔

مجھے معاف کرنا ارحم میں نے تمہارے پیشے کے بارے میں کہا مگر میں چاہتا ہوں تم اس راستے سے ہٹ جاؤ۔

''میری جان کل جب تم نے مشایعم کو کہا تھا میرا ایمان اتنا کمزور نہیں اسی وقت میں خود کو اس راہ سے دور لے آیا تھا فکر نہیں کرو اب یہ ارحم فلم انڈرسٹری سے دور ہو جائے گا تم مجھے اس سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلے بھی اگر یہ بات کہتے میں اف تک نہیں کرتا اور مان جاتا تم سب کچھ ہو میرے لیے۔ لیکن اب تم آگے کیا کرو گے؟"

"صرف صبر۔" اسنے ایک لفظ میں ہی جیسے بات مکمل کر دی تھی۔

"اور اس صبر سے کیا ہو گا کیا مشا یعم مل جائے گی تمہیں؟"

"ہاں وہ مل جائے گی۔" وہ اسی طرح مسکرا رہا تھا کمال کا یقین تھا۔

"مسکرا لو جتنا مسکرا سکتے ہو مگر یاد رکھنا تمہارا درد مجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے ہریرہ عزیز۔"

"ہو جائیں گی ساری دعائیں قبول سنا ہے دل سے جو مانگا جائے وہ رد نہیں ہوتا ارحم۔"

اسنے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

****

"کیسی ہیں موم؟" اسنے کان سے فون لگایا ہوا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ وہاں سب ٹھیک ہے؟"

"جی موم"۔

"اچھا اور پرسوں تم اسی لڑکی کے ساتھ تھے جو اس مال میں؟"

"جی موم" وہ جانتا تھا مشایعم کے ساتھ ہونے والی باتیں ان تک پہنچ چکی ہوں گی۔

"اداس مت ہونا تم نے جو کیا وہ غلط نہیں تھا تم نے حرام تعلقات تو قائم کرنے کی آفر نہیں کی تم نے نکاح کرنا چاہا اور یہ غلط نہیں۔اور ویسے بھی لڑکیوں کی کمی نہیں ہے کل ہی آئی ہے ہیزل چارلیس کی پوتی نازرینہ انتہا کی خوبصورت ہے وہ۔"

وہ مسکرا رہا تھا کون ہیزل کون نازرینہ وہ نہیں جانتا تھا اسے کئی سال ہو گئے تھے وہ فرانس نہیں گیا تھا مگر اب وہ جانا چاہتا تھا اسکا دل پاکستان میں ٹوٹ چُکا تھا۔"موم میں کچھ عرصے کے لیے فرانس آنا چاہتا ہوں۔"

اسکے دادا شروع سے ہی فرانس میں سیٹل تھے انکا بزنس تو دیگر ممالک میں چل رہا تھا مگر انکی مکمل رہائش فرانس میں ہی تھی جب ہریرہ کے فادر عزیز ہمدان نے شادی کی تب انھوں نے پاکستان رہنے کا سوچا اور پھر تین سال پاکستان میں ہی گزارے مگر پھر ہریرہ کے دادا کے انتقال

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی خبر نے انہیں پھر سے فرانس بلوالیا اور پھر ہریرہ عزیز کی پیدائش فرانس میں ہوئی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہریرہ عزیز نے پاکستان رہنے کو ترجیح

دی اسے پاکستان سے محبت تھی جبکہ عزیز ہمدان چاہتے تھے ہریرہ ان کے ساتھ بزنس سنبھالے لیکن ہریرہ عزیز کو وکیل بننا تھا اور بھلا ہریرہ عزیز کے آگے کس کی چل سکتی تھی۔

"واقعی تم آرہے ہو ہریرہ تم مزاق تو نہیں کر رہے؟"

موبائل کے دوسری جانب سے آنے والی آواز میں خوشی جھلک رہی تھی جسے ہریرہ عزیز محسوس کر سکتا تھا۔

"جی موم! ڈیڈ کو بتا دینا۔"

"ٹھیک ہے میری جان تمہارا انتظار رہے گا۔" کال بند کر دی گئی تھی۔

وہ اس ملک یہاں کے لوگ سب سے دور رہنا چاہتا تھا اسنے سوچ لیا تھا یہاں رہنا اسے مشایعم کی یاد دلاتا یہاں سے چلے جانا ہی ٹھیک تھا اب وہ بس انتظار کرے گا اپنی دعاؤں کی قبولیت کا انتظار۔

("بکھر کر جب سمٹے ہم

بہت نکھرے نکھرے سے لگے خود کو")

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

****

اسکا دل اب ہر شے سے اچاٹ ہوتا جارہا تھا وہ اب ایکٹنگ ویسی نہیں کر پا رہی تھی وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی ساری ساری رات وہ جاگ کر گزارا کرتی آنکھیں بند کرتی تو کبھی اپنی ماں کبھی باپ یا کبھی بہن کا عکس اسکی بند آنکھوں کے سامنے لہراتا وہ اسے مختلف طرح سے اسکے گناہوں کا طعنہ دیتے اور کچھ ہی دیر بعد وہ سہم کر اٹھتی اور اپنی اس بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتی اسکی زندگی سے سکون نکل چکا تھا جسکی جگہ اب ڈر خوف فکر نے لے لی تھی وہ بے بسی کے اس دور سے گزر رہی تھی جہاں وہ نہ تو اپنا درد کسی کو بتا سکتی تھی نہ ہی اپنے مسئلے کا حل معلوم کر سکتی تھی۔

"جب گناہ اپنی ذات سے جڑے ہوں تب ان گناہوں کو کسی دوسرے انسان کو دکھایا نہیں جاتا خود گھٹ گھٹ کر جینا پڑتا ہے مگر کیا جانے بے علم انسان پوری دنیا سے گناہ چھپا کر کیا فائدہ جب وہ دیکھ سکتا ہے جس کے آگے روز محشر پیش ہونا ہے جس سے کوئی شے چھپی ہوئی نہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت سے لوگوں نے اس سے اس مسلئے پر کئی سوالات اسکے سامنے پیش کیے اسکی ذہنی حالت متاثر تھی وہ ایکٹنگ ویسی نہیں کر پا رہی تھی سب جان تو گئے تھے مگر وہ کیوں نہیں کر پا رہی تھی اس سے انجان تھے۔

اسنے کسی طرح سب کو ٹال دیا تھا مگر کچھ عرصے بعد اسنے سائیکاٹرسٹ کے پاس جانے کا فیصلہ کیا اور بہت سوچنے کے بعد اسنے اپنی دوست ردا کی بہن کا انتخاب کیا ردا بہترین مصنفہ تھی جس نے اسکی نئ ٹیلی فلم کی اسکرپٹ لکھی تھی ردا زیادہ مذہبی تو نہیں تھی البتہ اسکی بہن ایمان بہت اچھے اخلاق کے ساتھ ساتھ دین کے کافی قریب تھی اور وہ جانتی تھی ایمان کے پاس علاج کے لیے جانا اسکے کیرئیر کے لیے کوئی خطرے کی بات نہیں ہو گی اور ایمان جیسی لڑکی ہی اسکے راز کو راز رکھ سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈاکٹر ایمان کے پاس ابھی جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ ٹی وی پر اسکے دماغی حالت خراب ہونے کی خبریں گردش کرنے لگیں وہ جان گئ تھی یہ کام ایک ہی انسان کر سکتا ہے مگر اسے پرواہ نہیں تھی اسکا ایک انٹرویو ان تمام چل رہی خبروں کو غلط ثابت کرنے کے لیئے کافی تھا مگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فی الحال اسے ڈاکٹر ایمان سے ملنا تھا جنہیں وہ زیادہ تو نہیں جانتی تھی مگر رسمی سلام دعا ضرور تھی۔

****

"مشایعم کیا بات ہے جس کی وجہ سے تم تکلیف میں مبتلا ہو؟"

وہ ڈاکٹر ایمان کے سامنے تھی اور انکے نرم لہجے میں کیے جانے والے سوالات کے جواب دے رہی تھی۔

"میرا دل کرتا ہے میں مر جاؤں۔" بہت سے سوالوں کا جواب اسنے عام طرح ہی دیا تھا مگر اب وہ تھک گئی تھی اب وہ ایمان کو سچ بتانا چاہتی تھی۔

"اچھا اور کیوں مرنا چاہتی ہو؟"

"کیونکہ میں اپنی زندگی سے تنگ آچکی ہوں مجھے اب کسی شے میں دلچسپی محسوس نہیں ہوتی ہر انسان مجھے صرف خوبصورتی کی وجہ سے جانتا ہے ایکٹنگ کی وجہ سے پہچانتا ہے میرا اپنا کوئی نہیں جو مجھے سمجھے صرف مشایعم اشفاق کو سمجھے۔"

www.novelsclubb.com

"مشایعم ایک بات پوچھوں میں ایک ڈاکٹر کی طرح نہیں اب میں ایک دوست کی طرح تم سے سوال کرنا چاہتی ہوں؟"

"جی پوچھیں؟" اسنے کھوئے ہوئے ذہن کے ساتھ جواب دیا۔

"تم نے آخری بار نماز کب پڑھی تھی؟"

اسنے بغور ایمان کے چہرے کا جائزہ لیا اسے ڈاکٹر ایمان سے ایسے کسی سوال کی توقع نہیں تھی۔

"بتاؤ مشایعم؟"

"نہیں یاد" مختصر جواب اسکے بعد گہری خاموشی۔

"اچھا تو یہ بتاؤ تم نے آخری بار اللہ کا شکریہ ادا کب کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے ٹائم کچھ زیادہ ہو گیا ہے مجھے چلنا چاہیئے۔" وہ اٹھ گئی تھی۔

ڈاکٹر ایمان نے اسے نہیں روکا بس اتنا ضرور کہا تھا۔

"اللہ سے دوری بے سکونی کا سبب بنتی ہے مشایعم اللہ سے دور رہ کر سکون نہیں ملتا۔"

****

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”آگے آؤ مشایعم یہ دیکھو یہ کیا لکھا ہے؟“

”یہ عربی ہے۔“اسنے اس آیت کو دیکھا جس پہ عربی میں لکھا ہوا تھا۔

(”اللہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو۔“)

(سورہ القصص آیت نمبر 56)

”ہاں یہ قرآن پاک کی ایک آیت ہے۔کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا مشایعم؟“

”پڑھا تھا۔“اسنے مختصراً کہا۔

www.novelsclubb.com

”کب؟“دوسری جانب سے ایک اور سوال کیا گیا۔

”بچپن میں“

”اس کے بعد نہیں پڑھا؟“اب اس سے مسلسل سوال کیئے جا رہے تھے۔

”نہیں“اس نے یک لفظی جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور نماز آتی ہے تمہیں؟"

"ہاں آتی ہے"

"آخری بار کب پڑھی تھی؟"

"مجھے یاد نہیں امی نے ڈانٹ کر پڑھائی تھی اس کے بعد میں جھوٹ کہہ دیا کرتی تھی میں نے پڑھ لی اور پڑھتی نہیں تھی۔"

"اور اب کیا اب تمہارا دل نہیں کرتا نماز پڑھی جائے؟"

اس ضعیف عورت نے اس سے پھر سوال کیا وہ کسی سنسان پارک میں بیٹھے تھے ان دونوں کے علاوہ وہاں دور دور تک کسی ذی روح کا نام و نشان نہ تھا اور جو عورت اس سے سوال کر رہی تھی وہ اسے بھی نہیں جانتی تھی مگر پھر بھی کسی روبوٹ کی طرح جواب دے رہی تھی۔

"اگر میں کہوں کہ آؤ نماز پڑھتے ہیں عبرش تو کیا تم پڑھو گی؟"

اسے سمجھ نہیں آیا اسکا نام تو مشایعم ہے پھر وہ اسے عبرش کیوں کہہ رہی ہیں۔

"بولو عبرش پڑھو گی؟"

www.novelsclubb.com

”نہیں مجھے نہیں پڑھنی“

”پر کیوں؟“

”کیونکہ مجھے شرم آتی ہے“

”کس سے؟“

”اللہ سے“

”پر کیوں؟“

”کیونکہ مجھے باقی مسلمانوں کی طرح نہیں بننا۔“

”کیا مطلب؟“

”میں نے بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو مسلمان ہونے کا دعویٰ تو بڑے فخر سے کرتے ہیں مگر ہوتے بس نام کے مسلمان ہیں انکی عبادت ہوتی بھی ہے تو صرف دکھاوے کی۔“

”اچھا بھلا کون کرتا ہے ایسا؟“

”میری بہن“

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”عبرش اسلام ایسا مذہب ہے جو ہر عیب سے پاک ہے ہم انسانوں کو دیکھ کر مذہب کو جج نہیں کر سکتے ہر انسان میں اچھائی برائی ہوتی ہے اسکا مطلب یہ نہیں کے تم اسلام سے دور ہو جاؤاور اگرانسان ہی کو دیکھنا ہے تو کیا تم نے اپنی ماں کو نہیں دیکھا کیا وہ بھی دکھاوا کرتی تھیں ؟“

”نہیں وہ ایسی نہیں تھی۔“

”اچھا تو کیا تم نے ہریرہ عزیز کو نہیں دیکھا؟“ اسنے چونک کرا نہیں دیکھا۔

”آپ اسے بھی جانتی ہیں ؟“

”ہاں میں تم سے جڑے ہر انسان کو جانتی ہوں“

”پر کیسے ؟“

”وہ تمہارا جاننا ضروری نہیں تم بس جواب دو۔“ وہ کچھ دیرا نہیں گھورتی رہی پھر کچھ سوچ کر بولی۔

”مجھے وہ شخص اچھا لگا۔“

”تو تم نے اسکی بات کیوں نہیں مانی ؟“

”کیونکہ مجھے اپنے پیشے سے محبت تھی۔“

www.novelsclubb.com

"تھی مطلب اب نہیں ہے۔"

"ہاں اب مجھے کسی سے محبت نہیں۔"

"اپنی ماں سے بھی نہیں؟"

"یہ کیسا سوال ہے؟"

"یہ پوچھنا تمہارا کام نہیں تم بس جواب دو۔" نہ جانے کیوں وہ اس عورت کے ہر سوال کا جواب دینے پر مجبور ہو رہی تھی جبکہ اگر کوئی اور ہوتا تو وہ کب کا وہاں سے اٹھ کر جا چکی ہوتی۔

"مجھے محبت ہے ان سے۔"

"اچھا اور کیا تمہیں اللہ سے محبت ہے؟"

www.novelsclubb.com

"آپ ایسے سوال کیوں کر رہی ہیں؟"

"تم جواب دو عبرش"

"میرا نام عبرش نہیں"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کے سوال کا جواب میں نہیں جانتی۔"

"تو کیا تمہیں اللہ سے محبت نہیں؟"

"میں جا رہی ہوں۔"

"آخر کہاں تک بھاگو گی ہر راستے تمہیں ہر دن اللہ کے قریب کر دیں گے میری دعا تمہارے ساتھ ہے۔"

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی۔"

"نہیں سنو بس اتنا جان لو کہ تمہیں اللہ سے محبت ہے بہت محبت ہے تبھی تم رو رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

****

"آپ ہمارے مذہب میں کیوں نہیں آ جاتیں عبرش؟"

"آپکا مذہب!"

"ہاں ہندو مذہب"

"اچھا تو مجھے بتائیں کیا آپ کا مذہب اسلام سے بہتر ہے؟"

"ہاں بہت بہتر ہے۔"

"اچھا آپ کے مذہب میں کتنے بتوں کی پوجا کی جاتی ہیں؟"

"کانا کرشنا وہ کچھ سوچنے لگا۔"

"افسوس ہوتا ہے کریشن آپ اپنا مذہب ہی نہیں جانتے اور مجھے اس کی دعوت دے رہے ہیں کے میں اپنا مذہب چھوڑ کر اس مذہب میں داخل ہو جاؤں۔ جس میں آپ خود گمراہ ہیں اور اب تک اس مذہب کے مطابق نہیں چل پا رہے۔ آپ کتنے خدا بنا بیٹھے ہیں مگر کیا اپنے ہندو عالموں کی بات سنی ہے؟"

"آپ ہی کی ایک کتاب ہے"

chandogya Upanishad,

(chp،6 sec 2 shoka،1)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس میں سنسکرت میں لکھا ہے کہ ”بھگوان ایک ہے دوسرا کوئی نہیں اور آگے جب ہم دیکھتے ہیں“

svetaswataa Upanishad

(chp 6 shloka 9)

”اس میں لکھا ہے اس خدا کی نہ کوئی والدہ ہے اور نہ والد نہ ہی کوئی رب اور آگے“

svetaswatara Upanishad,

(chp 4 shloka 19)

www.novelsclubb.com

”لکھا ہے اس خدا کی طرح کوئی بھی نہیں“

اور سنو،

bhagawad gita.

(chp 7 v,20)

آپ کی مشہور کتاب اس میں لکھا ہے '

”جو لوگ دولت کے پیچھے بھاگتے ہیں وہ لوگ غلط خدا کی عبادت کرتے ہیں“

اسی طرح،

yajuvveda

(chp 40 v 9)

میں لکھا ہے ”وہ لوگ اہنکار میں داخل ہو رہے ہیں جو لوگ اسمبوتی کی عبادت کرتے ہیں ،اسمبوتی مطلب قدرتی چیزیں“

اور آگے لکھا ہے،

”جو لوگ انسانوں کی بنائی ہوئی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہ اور زیادہ گمراہ ہو رہے ہیں۔“

تو اب بتائیں مسٹر کریشن کیا اب بھی آپ کہیں گے وہ مذہب بہتر ہے اسے تھام لو جسے آپ خود بھی نہیں جانتے؟“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کسی مجمعے میں بیٹھی تھی اسکے ارد گرد بہت سے لوگ جمع تھے اسنے سیاہ برقعہ لیا ہوا تھا اور ساتھ ہی اچھی طرح سے نقاب لگایا ہوا تھا سب اسے سن رہے تھے۔

بولیں کریشن؟

****

آپ ایک نیک انسان ہیں میڈم یہ آواز یہ آواز یہ یہ سب وہ ایک دم چیخ مار کر اٹھی کمرے کی ساری لائٹس آن کرنے کے بعد اسنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا یہ کیا ہو رہا تھا یہ سب کون تھے اور اسے عبرش کیوں کہہ رہے تھے وہ تبلیغ کیوں کر رہی تھی وہ عورت کون تھی؟ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

اچانک اسکے موبائل کی آواز کمرے میں گونج اٹھی جس سے وہ مزید سہم گئی اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ موبائل دیکھا سامنے ڈاکٹر ایمان کی جانب سے بھیجا گیا میسج اسے موصول ہوا اس کی نگاہیں وہیں ٹھہر گئیں کیا یہ اس کے لیے لکھا گیا تھا۔

جب مجھ سے سوال کیا جائے گا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جواب دو کیا لائے تم دنیا سے کیا ہے تمہارے پاس

تب کوئی جواب نہیں ہو گا میرے پاس

آخر میں نے تیاری کب کی؟

میں تو دنیا کے رنگوں میں رنگ چکا تھا مجھے آخرت کی فکر ہی کب تھی

میں تو فانی دنیا میں موج مستیاں کرتا تھا

میں نے تیاری نہیں کی کوئی تیاری نہیں

مگر میں معافی مانگ رہا ہوں

اور اس وقت تمہیں معافی نہیں ملے گی

اس وقت صرف جہنم تمہارا انتظار کر رہی ہو گی

اور جہنم کہے گی میں تم جیسے گنہگاروں کا ٹھکانہ ہوں

اور جنت تم پر افسوس کر رہی ہو گی

کیوں بھول گئے تم اپنے رب کو جس نے تمہاری نیکیوں کے بدلے تم سے جنت کا وعدہ کیا تھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تمہیں حیا نہ آئی گناہ کرتے ہوئے

جبکہ دیا ہوا رزق تم اپنے پروردگار کا کھاتے رہے

کیا تھا اگر تم زندگی کے اتنے سالوں میں سے

کچھ وقت اپنے پروردگار کی عبادت میں گزار لیتے

آج تم مجھ میں رہتے جنت میں

مگر افسوس اے گناہگار انسان افسوس

تو نے مجھے ٹھکرا دیا گناہوں کے راستے پر چل کر

کیا تھا اگر تو اپنے پروردگار کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا

مگر افسوس اے گنہگار انسان افسوس

یہ سب کون تھے کیوں آرہے تھے اسکے سامنے کیوں اسے مزید تکلیف دے رہے تھے کیا یہ سب نہیں جانتے میں جس اذیت سے گزر رہی ہوں اس سے آگے میں مر جانا بہتر سمجھوں

www.novelsclubb.com

گی، کیوں یہ سب مجھے اللہ کے قریب کرنا چاہتے ہیں میں گنہگار ہوں میں جانتی ہوں بہشت مجھ جیسے لوگوں کے لیے نہیں بنی کیوں نہیں سمجھتے یہ لوگ آخر۔

"تمہیں مختلف طرح سے موقعے دیئے جارہے ہیں مگر افسوس اے انسان تم سمجھ نہیں پارہے۔" ایک اور میسج۔

"موقعے کیسے موقعے؟" سنے سوال کیا اسے اس وقت ایمان کا میسج ملنا اچھا لگا تھا وہ ڈر رہی تھی اور ایمان اس کی مدد کر سکتی تھی۔

"کیا تمہیں نہیں لگتا تمہیں ہر راستے کچھ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کیا تم نہیں سمجھتی کے تمہیں دعوت دی جارہی ہے مشایعم۔"

"کیسی دعوت؟"

"کل میں تمہارا انتظار کروں گی مشایعم۔"

"پر میرا سوال!"

"اسکا جواب بھی کل"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”ٹھیک ہے میں ضرور آؤں گی۔“

”کتنا مختصر سا وقت لگتا ہے نا جب کوئی اجنبی پل میں ہمدرد بن جاتا ہے۔“

****

”بیٹھیے چوہدری صاحب آج کیسے آنا ہوا؟“

”بس وکیل صاحب آج آپ کی یاد کچھ زیادہ ہی آگئی۔“

”واہ بھئی کمال ہو گیا آپ کو ہم یاد بھی آجاتے ہیں؟“

”ہاں یہ دیکھیں۔“ چوہدری صاحب نے کچھ پیپرز انکے سامنے کیئے۔

www.novelsclubb.com

”یہ ہماری کچھ زمین ہے جو ہم انعم بٹیا کے نام کرنا چاہتے ہیں ہمارے گھر کی ہونے والی بہو جو ہے۔“

”ارے نہیں نہیں چوہدری صاحب آپ کو اس سب کی ضرورت نہیں ہے انعم ہماری اکلوتی بیٹی ہے اور ہمارا جو کچھ ہے سب اسی کا ہی تو ہے۔“

”پھر بھی وکیل صاحب ہمارا بھی حق بنتا ہے انعم بٹیا کو کچھ دیا جائے۔“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے چوہدری صاحب آپ اتنا پیارا بیٹا دے رہے ہیں کیا اس کے بعد بھی کچھ لیا جا سکتا ہے؟"

"وکیل صاحب میں سوچ رہا تھا کیوں نہ بچوں کا نکاح کر دیا جائے اور رہا سوال رخصتی کا وہ بعد میں ہوتی رہے گی۔"

"آپ نے تو ہمارے منہ کی بات چھین لی چوہدری صاحب ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔"

"بس پھر کل مل کر رکھتے ہیں تاریخ۔"

www.novelsclubb.com

****

"بیٹھو مشایعم"

ہاتھ اٹھا کر مشایعم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"جی شکریہ!"

"طبیعت کیسی ہے اب؟"

"جی بس ٹھیک"

"اچھا تو کیا اس ٹھیک طبیعت کو بہت اچھا کرنا چاہو گی۔"

"میں سمجھی نہیں؟" اسنے نا سمجھی کے عالم میں انہیں دیکھا۔

"رات تم نے کوئی سوال کیا تھا کیا تمہیں یاد ہے؟"

"جی اس وقت میں انجانے خوف کا شکار ہو رہی تھی مجھے مختلف طرح کے خواب آرہے تھے جن سے میرا کوئی تعلق نہیں۔"

"کیا واقعی ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں؟" ڈاکٹر ایمان نے آنکھوں کو قدرے چھوٹا کر کے اسے گھورا جیسے اس کے چہرے پر لکھا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"شاید میرا تعلق ہو۔" اسنے منہ بناتے ہوئے اقرار کیا۔

"تم مجھے اپنے خواب سنانا پسند کرو گی مشایعم۔"

"دیکھیں ڈاکٹر ایمان یہ خواب کچھ الگ طرح کے تھے اس میں کوئی مجھے مشایعم نہیں بلا رہا تھا سب مجھے عبرش کہہ رہے تھے جبکہ میں ایسے کسی نام کی لڑکی سے آج تک نہیں ملی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تفصیل سے سارا خواب سنائیں پلیز۔"

"جی بہتر" اسنے اس ضعیف عورت سے لے کر اس کریشن تک دونوں خواب سنا دیئے تھے۔"

"کیا یہ دونوں خواب ایک ہی وقت میں آئے؟"

"جی پہلے ان خاتون کا پھر دوسرا جس میں میں تبلیغ کر رہی تھی۔"

"اچھا تو کیا تم نے جانا ان دونوں خوابوں میں کیا چیز کومن ہے؟"

"جی میرا نام جو کے میرا ہے ہی نہیں۔"

"ہمم اس کے علاوہ؟"

"میں نہیں جانتی۔"

"اچھا تو اب تم کیا چاہتی ہو مشایعم؟"

"موت!"

"وہ تو برحق ہے مگر اسکا ایک وقت مقرر ہے وہ تب ہی آئے گی۔اس کے علاوہ؟"

"سکون"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا واقعی تمہیں سکون چاہیئے؟''

''جی ہاں''

''تو بتاؤ تم اپنے پیشے سے کتنی محبت کرتی ہو؟''

''زیرو پرسنٹ''

''کیا اگر میں کہوں کہ تم اسے چھوڑ دو تو!''

''تو میں چھوڑ دوں گی۔''

''کیا تم مزاق کر رہی ہو مشایعم؟''

''نہیں مجھے اب بس موت یا سکون کی تلاش ہے۔ باقی کچھ بھی میرے لیے معنی نہیں رکھتا۔''

''تو تم چھوڑ دو ایکٹنگ مشایعم۔''

''ٹھیک ہے چھوڑ دی اور اگر اس کے بعد بھی میں سکون سے محروم رہی تو۔''

''تو اپنے رب کی جانب لوٹ جانا جو تمہیں بلا رہا ہے۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میں نہیں جاسکتی۔“ اسنے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

”پر کیوں؟“

”کیونکہ مجھے ان سے شرم آتی ہے بہت شرم آتی ہے۔“ وہ رونے لگی تھی آج ضبط کے ہر بندھن ٹوٹ چکے تھے آج مشایعم اشفاق اللہ کے لیے رو رہی تھی۔

”ایک آیت کا ترجمہ ہے مشایعم“

”ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے۔“ (سورہ بقرہ آیت نمبر 257)

www.novelsclubb.com

”تم اپنا ہاتھ آگے تو کرو وہ رب تھام لے گا تم اپنے گناہوں کی توبہ تو کرو وہ بخش دے گا وہ رحیم ہے مشایعم وہ انسانوں کی طرح آپ کی غلطیوں پر طعنے نہیں دیتا نہ ہی آپ کو شرمندہ کرتا ہے وہ تو آپکو باخوشی اپنی جانب آنے کی دعوت دیتا ہے وہ اتنا عظیم رب ہے کہ اپنے بندوں کو دن میں پانچ وقت بلاتا ہے کے آؤ کامیابی کی طرف۔

اور تم سکون چاہتی ہو تو تم سکون سے تب تک محروم رہو گی جب تک تم اپنی غلطیوں کی توبہ نہ کر لو نہیں دوبارہ نہ دھرانے کا وعدہ ں اکر لو تم نماز ادا کرو پابندی سے تم گناہوں کو چھوڑ دو اپنے پرانے رشتوں کی جانب لوٹ جاؤ جہاں سے تم نے اس بے حیائی کی راہ چنی تھی اس در پر واپس لوٹ کر وہاں سے اب اسلام کی راہ چنو اپنی ماں جیسی بنو مشایعم ایک پاک اور باحیا عورت۔"

"اور یہ لو۔"

"یہ کیا ہے؟"اسنے نم آنکھوں سے سوال کیا وہ لوٹ رہی تھی اپنے رب کی جانب وہ پا رہی تھی سکون۔

"یہ تفسیر القرآن ہے اس میں تمہارے ہر سوالوں کا جواب ہے تمہیں کچھ سمجھ نہ آئے تو یہ تمہیں سب سمجھا دے گا اور اب میں کبھی اگر تم سے ملوں تو تم مشایعم نہیں عبرش بن چکی ہو وہی دیندار لڑکی جس کو وہ عورت کہہ رہی تھی تم اللہ سے محبت کرتی ہو وہی باپردہ شہزادی جو دین کے لیے کوشش کر رہی تھی مسلمان ہونا کافی نہیں ہوتا عبرش مسلمان بننا پڑتا ہے اپنی خواہشات کو مار کر رب کی رضا میں راضی ہونا پڑتا ہے تب ہی تو ہم مومن بنتے ہیں اس لیے یہ مت سوچا کرو کہ وہ مسلمان ہو کر گناہ کر رہا ہے بلکہ یہ سوچو کہ کیا پتہ اللہ پاک کب کسے چن لے اور کب کسے گمراہ کر دے رب کے فیصلوں کے آگے انسان بے بس ہے اس لیے کسی کو جج مت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرو بس خود کو بہتر بناؤ اب جاؤ اپنے رب کے پاس تمہیں تمہارا انیا نام مبارک ہو عبرش خدا حافظ۔"

****

لوٹ جاتے ہیں لوگ دین کی راہ میں

ہدایت ملتے ہی

مگر ہدایت بھی ملتی ہے ان لوگوں کو

جو نکلے ہوں اسکی تلاش میں

جو ہو کر گناہوں سے دور چل پڑے ہو

اپنے رب کو راضی کرنے

"مجھے یقین نہیں آرہا آج کے دن مسجد بنی آج ہی کے دن مدرسہ اور آج ہی کے دن تم گھوڑی چڑھو گے واہ زوحان آج کا دن تو گنیز بک آف ورلڈ رکارڈ میں لکھا جانا چاہیے۔" نائل نے جوش سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کس نے کہا ہے میں گھوڑی چڑھ رہا ہوں؟"

"اف بدھو میں بس ایک بات کہہ رہا تھا ورنہ میں تو کہنے والا تھا آج کا دن واقعی اچھا ہے مگر شادی کا لڈو کھا کر خوب پچھتاؤ گے ابھی بھی وقت ہے سدا کنوارے رہنے کی قسم کھالو؟"

"نہیں بہت مہربانی! مجھے ہیوی چیزیں ہضم نہیں ہوتیں۔"

"کبھی کبھی مجھے تمہاری شکل دیکھ کر لگتا ہے تم اچھے خاصے جورو کے غلام بنو گے۔" اسنے آنکھیں چھوٹی کر کے اسکے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ کوئی شرمندگی کی بات نہیں لگتی بنا بھی تو اپنی بیوی کا ہی بنوں گا۔ ویسے بھی یہ معاشرہ تو کسی حال میں خوش نہیں خدمت کرو تو جورو کے غلام نہ کرو تو ایسے لڑکوں کی شادی ہی نہیں ہونی چاہیئے بیٹی دے کر ہی غلطی کی۔"

"تم تو کمال کے فلاسفر بنتے جا رہے ہو حان۔"

"شٹ اپ اب چلو قاضی صاحب آنے والے ہیں۔"

"بڑی جلدی ہے آپ کو شکر ہے رخصتی نہیں ہو رہی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس نے کہا رخصتی نہیں ہو رہی رخصتی آج ہی ہو گی۔"

"پر بابا نے تو!" اسکی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی۔

"ہاں انہیں میں نے ہی کہا تھا مگر اس لیے کے وہ کوئی ارینج منٹس نہ کر لیں میں بات کر چکا ہوں النعم کے ڈیڈ سے النعم بھی راضی ہو گئی ہیں انہیں بھی سادگی سے شادی کرنی تھی میں نے کہہ دیا ہے عالمہ وہ شادی کے بعد بھی بن جائیں گی۔"

"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے پہلی شادی ہو رہی ہے حویلی میں اور تم کہہ رہے ہو اس طرح ہو گی یہ کیا ہے زوحان؟"

"نائل جانتے ہو آج کل اتنی ڈائیورس کیوں ہو رہی ہیں کیونکہ لوگوں نے شادیوں میں بے حیائی عام کر دی ہے کیا ناچ گانے کے بغیر شادی نہیں ہوتی؟"

"ہو جاتی ہے مگر بابا!"

"اگر مگر کچھ نہیں میں سب کو دیکھ لو نگا اب چلو۔" وہ آگے بڑھ گیا تھا۔

****

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عروہ یہ تو کیا کر رہی ہے؟اب تو تُو برقعہ بھی نہیں لیتی اور یہ کن آوارہ لڑکیوں سے دوستی کر لی ہے؟"

اشفاق اس میں آئے بدلاؤ کو دیکھ رہا تھا جب سے اسکی ماں اور مشایعم گئیں تھیں اسنے سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔

نماز پردہ تسبیحات سب اسکی زندگی سے رخصت ہو گئی تھیں اسکا حال دیکھ کر کوئی اس پر ترس نہیں کھاتا تھا بلکہ اسے اس کے غرور ہی کی سزا مل رہی ہے کہہ کر اسکا مزاق اڑاتا مگر اسے پرواہ نہیں تھی اسے گناہ کی راہ اچھی لگنے لگی تھا اسکا خیال تھا صحیح کہتی تھی مشایعم مسلمان ہونے میں کچھ نہیں رکھا مگر وہ اس بات سے انجان تھی اللہ کو اس کی عبادت کی ضرورت نہیں تھی اللہ کی عبادت کے لیے تو بے شمار مخلوق موجود ہیں وہ تو موقعے دیتا ہے تاکہ تم آخرت میں کامیاب ہو جاؤ وہاں تم شرمندہ نہ ہو مگر اسنے یہ موقع ضائع کیا اس نے خود پر فخر کرنا شروع کر دیا اسکے نزدیک اسکی عبادت بہت معنی رکھتی تھی اور باقی ہر انسان گناہگار تھا مگر وہ نہیں جان پائی کہ جو رب توفیق دے سکتا ہے غرور کرنے پر توفیق چھین بھی سکتا ہے وہ بھول گئی تھی کہ ابلیس نے بھی غرور کیا تھا اس سے بھی توفیق چھین لی گئی تھی۔

****

شادی بہت سادہ طریقے سے کی گئی تھی جب چودھری صاحب کو علم ہوا تب انہیں وقتی غصہ آیا کیونکہ وہ زوحان کی شادی ایسی کرنا چاہتے تھے کہ اس کے بعد سالوں سال لوگ اس شادی کو یاد رکھیں مگر پھر انہیں بلیک میل ہونا ہی پڑا کیونکہ لڑکی بھی ان کی پسند کی اور اب شادی بھی زوحان کہہ چکا تھا اگر اب کوئی اعتراض ہوا تو میں یہ شادی ہی نہیں کروں گا اور پھر اس کے بعد کیا کیا جا سکتا تھا سب نے ہتھیار ڈال دیے۔

انعم پردے میں تھی خوبصورت دلہن ایک شہزادی لگ رہی تھی۔ جسے عام انسان کہاں آسانی سے دیکھ سکتے ہیں کچھ چہروں کو اسکے ڈلے ہوئے گھونگٹ پر اعتراض تھا جبکہ کچھ لوگ اس پر رشک کر رہے تھے اور ان کچھ لوگوں میں زوحان بھی شامل تھا اسنے جو چاہا تھا وہ پا رہا تھا اسنے کسی لڑکی کو غلط نگاہ سے نہیں دیکھا تھا تو کیسے کوئی اسکے نکاح میں آنے کے بعد اسکی بیوی کو دیکھتا وہ پاک مرد تھا اس لیے اسے شریک حیات بھی اسی جیسی ملنی تھی۔

****

وہ سارے راستے ایک ساکت مجسمہ بنی رہی ایمان کی ہر بات اسکے کانوں میں مسلسل گونجتی رہی اور پھر اسنے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہیں کارپٹ پر اپنا سر جھکا دیا آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے اسے کسی شے کا ہوش نہیں رہا تھا اسکی آنکھوں میں آج محبت تھی اللہ کی محبت اسکے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لبوں پر التجا تھی اسکے دل میں توبہ کی درخواست تھی وہ رو رہی تھی وہ اپنے ہر گناہ کی معافی مانگ رہی تھی وہ اپنے کیئے پر پچھتا رہی تھی۔

بہت دیر رونے کے بعد وہ خود کو کافی ہلکا محسوس کرنے لگی اسے آج سکون مل رہا تھا وہ اٹھی آنسو صاف کیے وضو کیا آج مشایعم اشفاق وضو کر رہی تھی جائے نماز ڈھونڈنے کی کوشش کی اور پھر وہ رونے لگی ہائے افسوس اے انسان اسے وہ نظم یاد آگئی اتنے بڑے گھر میں ہر شے تھی کوئی ایسا برینڈ نہیں تھا جس کے کپڑے نہ لیے گئے ہوں مگر "جائے نماز" اس گھر میں بس وہی نہیں تھی "جس گھر میں جائے نماز اور قرآن نہ ہو وہ گھر گھر نہیں گمراہ لوگوں کی جیل ہوتی ہے مشایعم۔" اسے اپنی ماں کے برسوں پہلے بولے گئے اس جملے کی آج سمجھ آئی تھی کس قدر گمراہی کی زندگی گزار رہی تھی میں بھول گئی تھی دولت سے ضرورتیں تو پوری کی جاسکتی ہیں مگر ذہنی سکون بری طرح متاثر ہو جاتا ہے۔

دو سے تین دن اسنے خود کو مسلسل گھر میں رکھا اسکا سارا وقت صرف نماز اور قرآن میں گزرتا اسنے ملازمین سے کہا تھا جو بھی آئے انہیں کہہ دیں میم ملک سے باہر گئی ہیں وہ نہ کسی سے ملنا چاہتی تھی نہ ہی اس سلسلے میں کوئی بات۔ مگر وہ کیسے لوگوں سے جان چھڑا کر جاسکتی تھی یہ مشکل امر تھا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

*****"" "*"

"مشایعم میری بچی تمہیں پتہ ہے آج تمہاری ماں کتنا خوش ہے تم نے جو راستہ چنا ہے مشایعم وہ راستہ بہت بہتر ہے مگر میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا جب ہم گناہ کو مکمل طور پر ترک کر دیتے ہیں تب کبھی کبھی ہمیں آزمایا جاتا ہے اور اگر تمہاری راہ میں کسی بھی قسم کی مشکل آئے تو ڈرنا نہیں ثابت قدم رہنا تم بزدل مت بننا مشایعم مگر رشتوں کی قدر ضرور کرنا عورتیں اتنی عظیم ہستی ہیں کہ ساری زندگی درد سہہ کر گزار دیتیں ہیں مگر اپنے رشتوں کو ٹوٹنے نہیں دیتیں اور وہی عورت اگر ماں بن جاتی ہے تو خود کو بھی قربان کر دیتی ہے اپنی اولاد کی خوشیوں کی خاطر اچھا اپنا خیال رکھنا میری جان۔"

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اسنے ٹائم دیکھا صبح کے چار بج رہے تھے وہ آج آنے والے خواب سے ڈری نہیں تھی آج خلاف معمول وہ مسکرا رہی تھی آج اسکی ماں اسے سمجھانے آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی جی آپکی مشایعم آپ کے پاس آرہی ہے امی جی آپکی مشایعم آپ کے گلے لگ کر رونا چاہتی ہے۔" اسنے دراز سے نوٹ پیڈ اور پین نکالا اب وہ اس پر کچھ لکھ رہی تھی۔

"اسلام و علیکم! میرے جانے کے بعد جو بھی اس تحریر کو پڑھتا ہے اس سے میری درخواست ہے میں نے تمام رقم اور پراپرٹی کے پیپر زوال میں نصب پینٹنگ کے پیچھے لا کر میں رکھ دیئے ہیں یہ ساری چیزیں یتیم خانوں میں جمع کروادی جائیں اور سب کو کہا جائے مشایعم اب اس دنیا میں نہیں رہی بہت شکریہ۔"

وہ اب ایک کالی چادر نکال رہی تھی وہ سب چھوڑ چکی تھی یہ رقم حرام کام سے کمائی گئی تھی وہ اسے ساتھ نہیں لے جاسکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

"آئے ہائے کون ہے بھئی آرہی ہوں کیا پاگلوں کی طرح بجارہے ہو۔" گیلے ہاتھ ڈوپٹے کے پلو سے صاف کرتی ہوئی وہ دروازے کی جانب بڑھی۔

"مشایعم تو۔۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔۔مشایعم تو؟" وہ رفعت بیگم تھی ان کی ہمسائی۔

"آہستہ بولیں خالہ اور بتائیں کیا آپ کے گھر میں کوئی ہے؟" اسنے چہرے سے نقاب ہٹا کر دبی دبی آواز میں سرگوشی کی۔

"نہیں کوئی نہیں ہے تو آ اندر آ۔" وہ اسے لے کر اندر چلی آئی۔

ہائے مشایعم تو تو بڑی ہی مشہور اداکارہ بن گئی تو تو بھئی لاکھوں میں کھیل رہی ہو گی مگر یہ بتا تو یہاں کیسے؟" وہ حیران پریشان سی مشایعم کو دیکھ رہی تھیں۔

"خالہ میں سب چھوڑ آئی ہوں۔" اسنے آہستگی سے کہا۔

"ہیں کیا بک رہی ہے سب چھوڑ آئی؟" انہیں سن کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

"ہاں خالہ میں سب کچھ چھوڑ آئی ہوں اب میں یہاں ہی رہوں گی بس آپ یہ بتا دیں امی کہاں ہیں گھر تالا کیوں لگا ہوا ہے؟"

"بتاؤ بھئی تیری ماں کو اس دنیا سے گئے تین سال ہو گئے تو اب پوچھ رہی ہے تیری وجہ سے ہی تو اٹیک آیا تھا بیچاری کو ایمان سے بہت اچھی عورت تھی اللہ جنت نصیب فرمائے۔"

"مشایعم اے مشایعم تجھے کیا ہو گیا؟ مشایعم آنکھیں کھول مشایعم!"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مشایعم سنتے ہی اپنے حواس پر قابو نہیں رکھ پائی تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی۔"

****

"بڈھے فراڈ یا مکار انسان کتنا گھٹیا نکلا تو اتنا بڑا دھوکہ دیا تو نے۔"

"دماغ تو ٹھیک ہے زبیدہ تمہارا یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔" چوہدری صاحب موبائل کے پیچھے سے دھاڑے۔

"زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں روڈ پر لا کر اس لڑکی کی ہزاروں برائیاں گنوا کر اس پر الزام لگا کر خود اسے اپنے گھر کی بہو بنانے چلے ہو۔"

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو رکھو فون میں نہیں جانتا تمہیں۔" چوہدری صاحب نے جھوٹ بول کر بات ختم کرنا چاہی۔

"کیا کہا تم مجھے نہیں جانتے اب تم دیکھنا پوری دنیا تمہیں ضرور جانے گی تمہاری اپنی اولاد تھو کے گی تم پر ارے مجھے تو اسی دن پتہ چل جانا چاہیئے تھا جب تم میرے دروازے پر آ کر مجھے انعم کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خلاف بھڑکا کر گئے تھے تمہیں اسکے باپ کی ضرورت تھی اور تم نے اس لڑکی کے ذریعے اپنا مقصد پورا کرنا چاہا۔"

"فضول بکواس مت کرو ایسا کچھ نہیں ہے۔" چوہدری صاحب نے پیشانی پر آئے پسینے کے چند قطرے پونچھتے ہوئے جواب دیا۔"

"ہاں ہاں کچھ نہیں ہے بتاؤں گی ہریرہ عزیز کو بھی کہ آج یہ بیٹی لے رہا ہے کل کو تم سے ان غریبوں کی زمینوں کی بات کرے گا اور آ رہی ہوں گاؤں بتاتی ہوں تیرے اس بیٹے کو جو انعم سے شادی کر رہا ہے انعم کی پچھلی زندگی تباہ کرنے میں اس کا بھی ہاتھ تھا یہ بھی مجرم ہے۔"

"چپ ایک لفظ نہیں گھٹیا عورت اگر کچھ کہا تو چھوڑوں گا نہیں۔" چوہدری صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا انہوں نے غصے سے فون زمین پر دے مارا یہ عورت خود کو سمجھتی کیا ہے۔

وہ بند کمرے میں زور زور سے چلا رہے تھے مگر انکی آواز کمرے سے باہر نہیں جا سکتی تھی آج خوف تھا چہرے پر سچ سامنے آجانے کا ڈر تھا قبضہ کر کے زمینیں تو لے لی تھیں مگر انہیں اپنے نام کروانا تھا اس کے لیے انعم کو ذریعہ بنایا گیا تھا مگر اب سچ سے پردہ ہٹنے والا تھا وہ تیز تیز بول کر اب لمبے لمبے سانس لے رہے تھے زوحان کو پتہ چل گیا تو ایک ہی خوف انکی روح کو چھلنی کر رہا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوحان میں انکی جان بستی تھی وہ زوحان کو اب خود سے دور نہیں کرنا چاہتے تھے پورے دن وہ ڈر اور خوف میں مبتلا رہے ابھی زبیدہ آئے گی اور سچ سے پردہ اٹھ جائے گا۔

****

"مجھے ہمیشہ سے نیک شریک حیات کی خواہش تھی انعم اور میں شکر گزار ہوں اللہ پاک کا جنہوں نے مجھے تم سے ملایا۔" اسنے اسکے چہرے کو اپنی نظروں میں قید کرتے ہوئے کہا۔

"شکر مجھے ادا کرنا چاہیے آپ نے ایک طلاق یافتہ۔۔۔۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زوحان نے اسے چپ کروا دیا تھا۔

"چپ تمہارے ماضی سے مجھے کوئی سروکار نہیں تم اب میری زندگی میں آئی ہو تو اب تم کیسی ہو میرے لیے بس اتنا کافی ہے مجھے ایک بات پوچھنی تھی اگر میں کہوں کہ میں آگے کی زندگی تبلیغ کرنے میں گزار دینا چاہتا ہوں تو کیا تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا؟" اسنے محبت سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہو گا!" اسنے مختصر جواب دیا۔

"آخر کیوں؟" اسنے حیرانی سے اس خوبصورت اور معصوم لڑکی کو دیکھا۔

"کیونکہ آپ نے صرف اپنا کہا میں چاہتی ہوں ہم مل کر گاؤں گاؤں جائیں اور جو لوگ دین سے محروم ہیں انکی مدد کریں دین اسلام کو عام کریں دین کے لیے کوشش کریں ہم مسلمان ہیں یہی تو کافی نہیں ہمیں کوشش بھی تو کرنی ہے آپ مردوں کی جماعت بنائیں میں عورتوں کی پھر ہم مل کر اپنی پوری زندگی اللہ کی راہ میں گزار دیں گے۔"

"ماشااللہ شادی کو ایک ہفتہ نہیں ہوا ہماری بیگم صاحبہ تو کافی سمجھدار ہو گئی ہیں مگر میری شہزادی میں چاہتا ہوں پہلے ہم عمرہ کر آئیں اسکے بعد کچھ عالم کو اکھٹا کریں گے ایک اسلامی جماعت بنائیں گے کوشش دین کے نام سے۔" اسنے تحمل سے انعم کی بات سن کر اپنا ارادہ بیان کیا۔

"جی بہت بہتر۔" انعم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"حان جلدی چلو حان وہ بابا جان بابا جان کو ہوش نہیں آ رہا حان۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں بیٹھے باتیں ہی کر رہے تھے جب نائل ہانپتا کانپتا انکے کمرے میں داخل ہوا انعم نے اسے دیکھتے ہی فوراً اپنے منہ کو دوپٹے سے ڈھانپ لیا وہ شرعی پردہ کرتی تھی۔

"کیا ہوا ہے بابا کو؟" زوحان نے اسے جلدی میں دیکھ کر سوال کیا۔

"پتہ نہیں حان وہ بہکی بہکی باتیں کر رہے تھے اور بس ایک ہی بات مسلسل کہہ رہے تھے وہ بتا دے گی اور پھر اچانک بیہوش ہو گئے۔"

"تم نے ایمبولینس کو کال کی ہے؟"

"ہاں کی ہے وہ آتی ہی ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

****

اسکے چہرے پر پانی ڈال کر اسے اٹھایا گیا۔

"کیا ہو گیا مشا ئیم؟"

"میری امی۔۔۔! نہیں خالہ امی مجھے ایسے کیسے چھوڑ کر جاسکتی ہیں خالہ بتائیں نا کہ آپ مزاق کر رہی ہیں خالہ پلیز بتائیں خالہ۔"

وہ زمین پر بیٹھ گئی تھی اب اپنے ہاتھوں سے خود کو مارتے ہوئے مسلسل رو رہی تھی۔

"مشایعم پاگل مت بن اٹھو بیٹھو یہاں۔"

"نہیں خالہ مجھے مرنا ہے مجھے موت چاہیے خالہ اب تو میں سب چھوڑ چکی اب کیوں یہ سب اب کیوں میں بہت بری ہوں خالہ میری امی کو میں نے کھالیا میں ڈائن ہوں ہاں میں ڈائن ہوں۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اسکی حالت دیکھ کر سلمیٰ کو بھی رونا آرہا تھا کوئی بھی اسے دیکھتا رو پڑتا اسکی آنکھوں سے آنسوں کا سیلاب امڈ آیا تھا بہت کچھ چھوٹ گیا تھا اسکی ماں جاچکی تھی وہاں جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آتا۔ آدھا گھنٹا مسلسل رونے کے بعد وہ سنبھل گئی تھی۔

"خالہ ابا کہاں ہیں اور عروہ؟"

"عروہ کی تو بات ہی مت کر توبہ استغفار تیری ماں کے جاتے ہی اسکے تو انداز ہی بدل گئے باپ سے بھی نہیں ڈرتی تھی۔ کیا تو سر سے دوپٹہ نہیں سرکتا تھا تب دوپٹہ لینا ہی چھوڑ دیا تھا یوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھرتی تھی گلیوں میں آوارہ وہ سجو نجو ہیں ناں وہ جو بد چلن اور گندی لڑکیاں ان کے ساتھ دوستی کرلی پھر کیا ایک امیر کبیر لڑکے پر اللہ جانے کیا جادو کیا اسے پھانس لیا اور پھر کون جانے شادی کی بھی یا یوں ہی بھاگ گئی مگر اسکے بعد کوئی پتہ نہیں اشفاق سے پوچھو تو کہتا ہے مر گئی میرے لیے بس کیا کریں جتنا اسے غرور تھا اپنی عبادت پر اس حساب سے تو ہونا ہی تھا اسکے ساتھ دنیا کو طعنے دیتی پھرتی تھی تیری تو ہر وقت برائیاں کرتی تھی اب ہو رہی ہو گی کہیں ذلیل اللہ کو عبادت پسند ہے مگر دنیاد کھاوے اور غرور والی عبادت نہیں بے شک وہی توفیق دیتا ہے اور وہی واپس لے لینے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔"

"اور ابو؟" اسنے تحمل سے ساری بات سن کر ایک اور سوال کیا۔

"اشفاق نے کہاں جانا ہے یہیں رہتا ہے بس جوئے اور نشے میں ہی پورا ہے ایک دن ہارتا ہے تو دوسرے دن جیت جاتا ہے عورت کوئی ہے نہیں ہم ہی دو وقت کی روٹی بھجوا دیتے ہیں بچارے کو۔"

"اچھا مگر گھر پر تو تالا ہے؟"

"ہاں وہ جاتا ہے لگا کر مگر اب آگیا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے خالہ میں چلتی ہوں مگر وعدہ کرو کسی کو نہیں پتہ لگنے دو گی کہ میں آپ کے گھر آئی تھی۔"

"ہاں میں نہیں بتا رہی پر تو جائے گی کہاں؟"

"میں ابھی تو ابو کے پاس جا رہی ہوں اسکے بعد ابو جہاں بھیج دیں۔"

"پر مشایئم بات تو سن مشایئم۔"

"بہت شکریہ خالہ اب چلتی ہوں خدا حافظ منہ پر نقاب لگا کر وہ واپس چلی گئی تھی۔"

اس نے آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے دروازے پہ دستک دی مگر کوئی جواب نہیں آیا اسنے ایک بار پھر دروازہ کھٹکھٹایا مگر اب بھی خاموشی رہی اسنے اب زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔

"ارے بھئی کون ہے؟ کس کو آفت آ گئی اس وقت رے تو کون ہے بی بی؟"

اشفاق نقاب میں لڑکی کو دیکھ کر چونکا۔

"ابو میں مشایئم ہوں اسنے نقاب ہٹایا۔" کچھ پل کے لیے تو وہ حیرانی کے عالم میں اسے دیکھتا رہا جب یقین آ گیا تو قدرے سنبھل کر اسے اندر آنے کا کہا۔

"آ آ اندر آ پر تو یہاں کیسے لے بیٹھ یہاں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسنے سامنے چارپائی پر اشارہ کیا مشایعم وہاں بیٹھ گئی اسنے مڑ کر دروازے پر کنڈی لگائی اور اب خود زمین پر بچھی چٹائی پر بیٹھ گیا۔

''ابو وہاں کیوں اوپر آؤ ابو۔'' اسنے باپ کو نیچے بیٹھتے دیکھ جلدی سے کہا۔

''نہیں نہیں تو بیٹھ میں یہاں ہی ٹھیک ہوں مگر تو بتا تو یہاں کیسے آج کیسے یاد آگئی مجھ غریب کی تیری ماں بھی چھوڑ گئی اور وہ عروہ آگ لگے اس کو بھاگ گئی کمبخت اور تو بڑے دعوے کرتی تھی امیر ہو کر یہ کروں گی آپ کو اتنے پیسے دوں گی کیسے بدل گئی تو دولت آتے ہی مگر خیر چھوڑ پچھلی باتوں کو اب بتا تو باپ کو دینے آئی ہے نا پیسے تو تو کرے گی نہ اپنے باپ کی مدد۔''

''ابو میں وہ!'' چارپائی سے اٹھ کر اب اشفاق کے ساتھ زمین پر ہی بیٹھ گئی تھی۔''

''میں سب چھوڑ آئی ہوں سب غریبوں میں تقسیم کرنے کا کہہ آئی ہوں۔''

''لے اتنی دولت تو غریبوں میں بانٹ آئی تجھے میں نہیں دکھا میں بھی تو غریب ہوں کچھ نہیں ہے میرے پاس وہ تو میرا ایک دوست ہے حیدر آباد میں اتنا اچھا ہے جب بھی آتا ہے مجھے کچھ نہ کچھ ضرور دے جاتا ہے اپنا پورا ہوٹل ہے اسکا اس کمبخت عروہ کی اسی سے تو شادی کر رہا تھا جو وہ بھاگ نکلی اپنے یار کے ساتھ۔''

www.novelsclubb.com

"پر پر تو ہے نا" اسنے مسکراتے ہوئے مشایعم کو دیکھا تو اب یہاں رہے گی تیری شادی میں اس سے کرواؤں گا۔

"نہیں ابو مجھے شادی نہیں کرنی۔"

"لے پھر کہاں رہے گی کون رکھے گا میں تو بھئی نہیں رکھ سکتا تجھے بڑی ہو گئی ہے اکیلی کیسے رہے گی میرا کوئی پتہ نہیں ہوتا آج یہاں کل کہاں اور تجھے تو سب ایک نظر دیکھتے ہی پہچان لینگے تو وہی ہیر ون ہے پھر کیا کرے گی کہاں منہ چھپاتی پھرے گی میری مان لے گھر میں رہے گی بیٹھے بٹھائے کھانا مل جائے گا اور کیا چاہیئے باہر بھی نہیں جانا پڑ گا۔"

"ٹھیک ہے ابو آپ جو کہیں گے میں کرنے کو تیار ہوں مگر بس وہ لڑکا دیندار ہو اور مجھے بس گھر میں ہی رکھے اور میری ایکٹنگ کو راز رکھے۔"

"اے تو فکر ہی نہ کر سب ہو جائے گا تو بس یہ بتا کب بلاؤں اسے میں۔

"ابو یہاں نہیں اس گلی میں سب جانتے ہیں مجھے اگر کوئی ڈھونڈنے آیا تو یہاں آجائے گا۔"

"اچھا پھر میں اسے کال کر کے سب بتا دیتا ہوں تا کہ وہ نکاح کا بندوبست کر لے پھر ہم وہیں جا کر نکاح کر آئیں گے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”جیسا آپ کو بہتر لگے۔“

وہ راضی ہو گئی تھی اپنی مرضی سے فیصلے لے کر دیکھ چکی تھی اب باپ کے فیصلے پر عمل کرنا چاہتی تھی۔

****

”بابا آخر آپ کو اچانک ہوا کیا تھا؟“ زوحان نے چوہدری صاحب کے ہوش میں آتے ہی یوں بیہوش ہونے کی وجہ دریافت کی۔

”اپنے گناہ نظر آگئے تھے میں نے وہ دیکھا زوحان جس نے مجھے شرم سار کر دیا میں بہت برا آدمی ہوں زوحان اسکا اندازہ مجھے آج ہوا جب موت کا فرشتہ میرے سامنے تھا وہ میری روح قبض کرنے والا تھا اور فضا میں ایک آواز گونجی تھی اسے جہنم میں لے جاؤ میں میں جہنم میں نہیں جانا چاہتا زوحان ! انعم۔۔۔۔انعم کہاں ہے ؟“ چوہدری صاحب کسی ڈرے ہوئے بچے کی طرح کپکپا رہے تھے آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے ہستپال کے بیڈ پر پڑا یہ شخص آج نیم پاگل لگ رہا تھا ایمر جنسی روم میں بس وہ اور نائل موجود تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوحان نے انعم کو آنے کا اشارہ کیا وہ سامنے آئی۔

"انعم مجھے معاف کردو میری بچی۔" انہوں نے دونوں ہاتھ جوڑنے کی کوشش کی انعم نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"میں بہت برا انسان ہوں میری بچی تمہاری زندگی میری وجہ سے ہی خراب ہوئی میں ہی تھا جس نے تمہاری نقلی تصاویر تمہاری ساس کے پاس بجھوائیں میں چاہتا تھا تمہاری طلاق ہو جائے پھر تمہیں میں اپنی بہو بنا کر وکیل صاحب سے فائدہ اٹھا سکوں غریب لوگوں کی زمینیں لے کر انہیں اپنے نام کروا سکوں مجھے معاف کردو انعم۔"

انعم سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر اب یہ بات دوبارہ اور اس سب میں چوہدری صاحب بھی شامل تھے اسنے کوئی جواب نہیں دیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

کچھ ہی دیر بعد زوحان کمرے سے باہر آیا تھا اسکی آنکھیں نم تھی۔

"انعم بابا۔۔۔۔۔!" زوحان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اسنے پلٹ کر زوحان کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہتی ہو اب بھی کچھ باقی رہ گیا ہے مگر زوحان نے جو کہا اسنے وہ کبھی نہیں چاہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا چلے گئے انعم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا جان چلے گئے انعم۔"

****

دو ماہ بعد

"انعم پر تمہاری ماما کو کیا ہوا تھا؟" زوحان نے سوال کیا۔

"انکے بابا یعنی میرے نانا نے اس شخص سے کچھ پیسے لے کر انکی شادی کروادی تھی اس شخص کے ساتھ جو بدقسمتی سے میرا باپ تھا اسنے ساری زندگی میری ماں کو نوکرانی بنا کر رکھا مار پیٹ کیا کیا عذاب نہیں جھیلے انہوں نے مگر وہ خاموش رہتی تھیں ایکٹنگ نہیں چھوڑی تھی انہوں نے بلکہ اپنا آپ بھی مار لیا تھا پھر میری وجہ سے انہوں نے اسٹیپ لیا اور طلاق کے بعد مجھے لے کر بھاگ گئیں اور پھر ہمیں ہریرہ انکل ملے جواب میرے ڈیڈ ہیں۔"

"میرے سوال کا جواب ابھی بھی ادھورا ہے انعم۔"" زوحان نے انعم کی پوری بات سن کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زوحان انہیں ایک چوٹ لگی تھی اور وہ معمولی سی چوٹ دو ماہ میں کینسر بن گئی تھی اور وہ کینسر انکی جان لے گیا جب میں پندرہ سال کی تھی تب ماما مجھے چھوڑ گئیں تھی اسکے بعد مجھے ڈیڈ نے ہی سنبھالا اور جس سے میرا خونی رشتہ تھا وہ شخص کبھی نہیں آیا۔"

"تمہیں کتنے درد ملے ہیں انعم اور میرے بابا نے جو کیا اسکے لیے انہیں معاف کر دینا پلیز۔" اسنے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں اسی دن معاف کر دیا تھا زوحان بس اللہ انکی بخشش فرمائے اس طرح اچانک موت!"

"ہاں مگر میں کافی کچھ ٹھیک کر چکا ہوں جن کی بھی زمینیں بابا نے لی تھیں سب انہیں واپس کی ہیں اور باقی رقم سے اب گاؤں میں ایک ہسپتال بنوانا چاہتا ہوں۔"

"اللہ پاک آپ کو ہمیشہ کامیاب کریں زوحان وہ دیکھیں ہم اپنی منزل پر پہنچ گئے ہیں۔"

"ماشااللہ نزدیک سے دیکھنے پر خانہ کعبہ کتنا خوبصورت لگتا ہے۔"

زوحان نے مسکراتے ہوئے اس منظر کو اپنی آنکھوں میں قید کرتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا آپ بھی پہلی بار یہاں آئے ہیں؟" انعم نے سوال کیا وہ خانہ کعبہ کو دیکھ رہی تھی جسم میں سنسنی سی دوڑ رہی تھی آنکھوں سے نہ جانے کیوں آنسو بہنے لگے تھے۔

"نہیں میں بہت بار آچکا ہوں مگر پہلی بار اپنی شریک حیات کے ساتھ آیا ہوں۔"

وہ آگے آگے چل رہا تھا اسکے لبوں پر سورۃ رحمان جاری تھی وہ اسکے پیچھے چلتی ہوئی مسکرا رہی تھی کتنی خوبصورتی سے تلاوت کرتا تھا وہ۔

"میری ہمیشہ سے یہی خواہش تھی کے اپنی شریک حیات کے ساتھ بھی یہاں آؤں اور روتے ہوئے اپنے اللہ پاک کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے مجھے تم سے ملوایا انعم واقعی تم ویسی ہی لڑکی ہو جسکی میں نے خواہش کی تھی۔

آؤ وعدہ کرتے ہیں اللہ پاک سے کے اب ساری زندگی ہم انکے احکامات پر عمل کرتے گزار دیں گے اسلام کو عام کریں گے دین کے لیے کوشش کریں گے۔" بات مکمل کر کے اس نے آواز بلند کہا۔

"اللہ اکبر"

"اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔" (سورہ رحمٰن آیت نمبر 13)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ختم شد۔

www.novelsclubb.com